کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ

قرآن (القرآن)

مخالفِ مسیح کی گواہی

از قلم

ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی)

COPYRIGHT

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

Copyright © 2021 by Rev. Joseph Adam Pearson, Ph.D.

This work is a revision of these earlier versions copyrighted by the United States Copyright Office:

Copyright 2018 (TX-008-565-606)
Copyright 2017 (TX-008-368-084)
Copyright 2014 (TX-008-056-307)
Copyright 2010 (TX-007-330-043)
Copyright 1989 (TX-003-516-271)
and Copyright 1981 (TXu-000-075-639)
by Joseph Adam Pearson.

All rights reserved.

Paper Book Identifiers:
Urdu ISBN-13: 9780996222440
English ISBN-13: 9780985772833

Library of Congress Control Number: 2012921242

Published by
Christ Evangelical Bible Institute
(SAN: 920-3753)

Last edited on May 22, 2021
Dayton, Tennessee

انتساب

یہ کام اُن تمام ان گنت اشخاص کے نام سے منسوب کیا گیا ہے جو کہ پہلے ہی سے ستائے اور قتل کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اُن کے لئے بھی جو ابھی ستائے اور قتل کئے جانے کو ہیں، اُن تباہ کن، تاریکی کے کارندوں، تاریکی کی قوتوں اور تباہی کی طاقتوں کے ذریعے۔ محض ایک جھوٹے نبی کی خاطر جسکا نام ابدی لعنت کا حامل ہے۔(اپ ہ ل ہ)

(اپ ہ ل ہ)اُس پر ہمیشہ لعنت ہو!

یہ کام اُن انسانوں کے لئے بھی منسوب ہے جو یسوع مسیح خُدا کے اکلوتے بیٹے کے جب وہ زمین اِس پر اپنی پُر امن ہزار سالہ بادشاہی کے لئے دوبارہ واپس آئے گا، زندہ ہونگے۔(اُس وقت دُنیا کی آدھی آبادی جنگ و جدل اور قحط، وبا، بیماریوں اور تباہ کُن آفات کی وجہ سے ختم ہو جائے گی)۔

پیش لفظ

معزز قارئین!

یہ کتاب خُدا کے پاک روح کو نمایاں کرتے ہوئے اور اُسکی ہدایت کے ساتھ اور خود یسوع مسیح کی رضامندی اور حوصلہ افزائی کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اسلئے، بائبل مقدّس کا خُدا اِس کتاب کے لئے تمام ستائش کے لائق ہے کیونکہ اُسی نے مجھ کو نجات، روحانی تحائف، حکمت، سمجھ، لمبی عمر، اور روحانی کامیابی اور ساتھ ہی ساتھ تعلیم، شخصی بڑھوتری اور مسیحی خدمت سے با برکت کیا۔ میں خُدا کے اس فیصلہ کے لئے کہ مجھے باجود میری بہت سی کمی کمزوریوں کے استعمال کیا اُسکا نہایت ممنون و مشکور ہوں۔

مکاشفہ کی کتاب کے تعلق سے، جسکی مجھے سمجھ آئی اور کسی انسان نے مجھے نہیں سمجھائی (گلتیوں ا باب ۱۲ آیت)۔ صرف خُدا کا پاک روح ہی میرا واحد اُستاد بنا۔ اِس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ خُدا کا پاک روح ہی واحد سچائی کا اُستاد ہے (یوحنا ۱۴ باب ۲۶ آیت)۔ کیونکہ سب پاک چیزیں صرف بائبل مقدّس کے خُدا ہی سے آتی ہے، میں فخر نہیں کر سکتا کہ اس کتاب میں دی گئی سچائی کا موجد ہوں۔ اگرچہ ہم میں ہر ایک اپنے واسطے سچائی تلاش کر سکتا ہے، ہم یہ دریافت کر سکتے ہیں کیونکہ صرف خُدا ہی اپنی مرضی سے ہر چیز پر سے پردہ ہٹاتا ہے۔ جو کہ ہمیشہ خالص ہوتی ہے، اور اُسکے مخصوص شدہ وقت پر ہوتی ہے، اور ہمیشہ کامل ہوتی ہے۔

روحانی سچائی کے ساتھ میں اس کام کو آپ کی خاطر میں پیش کرتا ہوں تاکہ بہتیرے نجات کے بارے میں علم پاکر بچ جائیں۔ اس بات کو سمجھ کر کہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے۔ (مکاشفہ ۱۹ باب ۱۰ آیت)۔ وہ سب لوگ جنکو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو انجیل کی سچائیوں کی بنا پر داؤں پر لگائیں جو کہ بائبل مقدّس میں ہیں تو وہ مکاشفہ کی کتاب ہے۔

میں دُعا گو ہوں کہ آپ اِس کتاب میں موجود سچائی پر دھیان دیں تاکہ دوسروں کے ساتھ بھی بانٹ سکیں ۔ یہ کتاب محض ایک ایمان کا درس ہی نہیں بلکہ ایمان کا امتحان بھی ہے۔

یسوع مسیح میں آپ سب کو بہت سا پیار

Josyal Adam Pearson

ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن، پی ایچ ڈی

عبارت مزید: کیونکہ ضرورت اِس امر کی ہے کہ یہ کتاب کاغذی چھپائی کی صورت میں دستیاب ہو تا کہ تدریسی ضروریات پوری کی جاسکیں، یہ کتاب آن ڈیمانڈ چھپائی کی صورت میں بھی مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر دستیاب ہے

www.amazon.com

اگر آپ نے اس کتاب کی قیمت ادا نہیں کی کیونکہ آپ کو اِسکی ڈیجیٹل شکل میں مفُت فراہمی ہوگئی ہے، اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ مالی طور پر اپنا حصہ ڈالیں تو آپ اس کتاب کی کاغذی نقول خرید سکتے ہیں تا کہ دوسروں کو مفت میں بانٹیں تا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی گروپوں میں اِسکو پڑھ سکیں اور سیکھ سکیں۔ اس سے کمایا گیا نفع جو کہ اُسکی کاغذی چھپائی سے حاصل ہوتا ہے وہ کرائسٹ ایو نجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ کی برانچ کیمپس جو کہ یونائیٹڈ اسٹیٹ سے باہر کئی ممالک میں ہیں مدد کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اگر آپ پسند کرتے ہیں، تو آپ بلاواسطہ طور پر بھی کرائسٹ ایو نجلیکل بائبل انسٹیوٹ کو اپنا حصہ بھیج سکتے ہیں تا کہ پوری دُنیا میں بائبل مقّدس کی تعلیم کو عام کیا جاسکے۔ آپ مصنف کو بلا جھجک درجہ ذیل ای میل پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

DrJPearson@aol.com

عبارت مزید تر: اس کام کی اصلی ڈیجیٹل صورت میں مندرجہ ذیل دفعات اور شرائط پر بنائی جاسکتی ہیں:

(۱) یہ اشاعت دوبارہ شائع اور قابل بازیافت نظام ذخیرہ کی جاسکتی ہے، اور کسی بھی ذرائع ابلاغ میں منتقل کی جاسکتی ہے (الیکٹرانک، مکینیکل، فوٹو کاپی، صوتی ریکارڈنگ، وغیرہ) لیکن صرف بطور مکمل کام۔ کسی بھی تبدیلی کے بغیر۔ اِسکے ٹائٹل سے لیکر آخری صفحہ تک۔ (الف) نہ یہ کہ بیچی جائے، نہ کسی عوضانہ کے طور پر، نہ ہی تبدیلی یا پھر کسی خاص مسیحی فرقہ کی پیروی کے لیے (چونکہ مسیح کے بدن میں امتیاز کا وقت قریب آگیا ہے)۔ اور (ب) نہ یہ کہ کمرشل اشتہار بازی سے کسی چیز کا اضافہ ہو، درمیان میں، یا کسی بھی صفحہ پر۔ (۲) اس کام کو کسی بھی زبان میں ترجمہ کیا جاسکتا ہے جسکا ترجمہ اسکی اصل انگریزی متن تمام ڈیجٹل ترجموں میں شامل ہوں۔ (۳) تمام تراجم کی شائع شدہ نقول کو اصل انگریزی ٹائٹل کی نقل ہونا ضرور ہے اور اصل کاپی رائٹ (جملہ حقوق) کا صفحہ، اور پیش لفظ کا اصل انگریزی صفحہ ہونا ضرور ہے۔

میں حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ آپ اس کتاب کی ڈیجیٹل نقول کے ساتھ ساتھ کاغذی نقول گھرانوں، دوستوں اور احباب اور دیگر افراد کو جو اس سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں بھیج سکتے ہیں۔ آپ کو اجازت ہے کہ اس مکمل کتاب کو اس کی

اصل شکل بر قرار رکھتے ہوئے خط و کتابت کر سکیں(مثال کے طور، جیسے ابھی یہ ظاہر ہے)۔ آپ کی اپنی ویب سائیٹ یا دیگر ذرائع ابلاغ پر جو کہ ۲۰۲۰ میں موجود نہیں ہیں۔ بہر حال سوائے آپکی اپنی ذاتی نقل، آپ بالکل پوسٹ نہ کریں بشمول اپنے تبصرے بطور دائرہ(مثال، سرخیاں) یا اس میں سے کوئی صفحہ یا کوئی حصہ کسی قارئین کے لئے واضح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بالآخر، ماسوائے مصنف کسی کو اجازت نہیں کہ اس کتاب کی کاپیاں بیچے، یا اُسکی کسی اشاعتی ادارہ کو، اور نہ ہی کتاب خانہ اور اسٹورز جو کہ ہول سیل قیمت پر خرید یتے ہیں بیچے۔

نوٹس

اس کتاب میں جیسا کہ کنگ جیمز ورژن (کے جے وی) استعمال ہوا ہے بائبل مقدّس کا مخفّف ہے۔ تمام کتاب میں اُسکی درستگی کو یقینی بنانے کی کاوش میں، سارے فقروں کو جو عوامی نام کنگ جیمز ورژن کی بائبل کو پرکھتے ہوئے حتمی شکل دی گئی ہے۔(۱) عہد نامہ قدیم کے عبرانی متن تناخ (یہودیوں کی کتابِ مقدّس) فقروں کی درستگی جو کہ کنگ جیمز ورژن پرانا عہد نامہ سے ہیں اور (۲) ابتدائی یونانی متن کا درجہ جو کہ نیا عہد نامہ میں فقروں کی درستگی کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ مزید بر آں، متن کنگ جیمز ورژن عوامی نام کو پڑھنے کی اہلیت کو بڑھانے کے لیے الفاظ جیسا کہ

hath, thou, ye (صرف انگریزی کی کتاب میں)

کو جدید زبان کے مترادف الفاظ سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اکثر عبرانی اور یونانی نقل حرفی و لفظی جو کہ اس کتاب کے متن میں درج ہیں اپنے متعلقہ اعداد کے مطابق درج کئے گئے ہیں۔[جنکا شروع عبرانی کیلئے انگریزی حرف ایچ اور یونانی کیلئے انگریزی حرف جی ہوتا ہے۔] لغت عبرانی بائبل اور لغت یونانی بائبل جو کہ سٹرانگز ایگزاہاسٹیو کانکارڈینس میں پائی جاتی ہے جو جیمز سٹرانگ نے لکھی (حقوق جملہ ۱۸۹۰)۔

Strong's Exhaustive Concordance of the Bible
Crusade Bible Publishers, Inc., Nashville.

جس میں عبرانی اور یونانی زبان کے کثیر الفاظ کی شناخت قوسین میں بند اُنکے متعلقہ اعداد سے کی گئی ہے جو کہ اس کتاب میں جدول ۲ جو کہ باب چہارم میں دیئے گئے ہیں۔ چند مزید عبرانی اور یونانی الفاظ کی بھی جداگانہ طور پر وضاحت کی گئی ہے جو دیگر ابواب میں موجود ہیں بشمول اپینڈیکس اے (ضمیمہ الف)۔

اگرچہ خُدا باپ (جو کہ، خُدا قادرِ مطلق) اور خُدا بیٹا (جو کہ، خُداوند یسوع مسیح) ہم ٹھوس بنیاد پر متفق ہیں خُدائے واحد میں خُدا کے پاک روح کے ساتھ، خُدا باپ اور خُدا بیٹے میں تمیز کے لئے انگریزی بڑا ایچ

"H" (صرف انگریزی کی کتاب میں)

ضمیر شخصی کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو کہ خُدا باپ کی طرف خاص حوالہ دیتا ہے

(He, His and Him) (صرف انگریزی کی کتاب میں)

"h" اور چھوٹا ایچ

ضمیر شخصی کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو کہ خُدا بیٹے کی طرف خاص حوالہ دیتا ہے

(he, his and him) (صرف انگریزی کی کتاب میں)

"G" جب بھی اس کتاب میں خُدا بڑے حروفِ تہجی میں استعمال ہوا ہے

قارئین کو سمجھنا چاہیے کہ یہ بائبل مقدّس کے خُدا کا حوالہ دے رہا ہے جو کہ خُدا قادرِ مطلق ہے یا یہوواہ جو کہ واحد سچا خالق و مالک خُدا ہے۔ فرق دیکھتے ہوئے، جب بھی خُدا (انگریزی حروف کے چھوٹے حروف میں لکھا گیا ہے) تو قارئین کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ لفظ قرآن (القرآن) کے خُدا کا حوالہ دے رہا ہے۔ جو کہ بائبل مقدّس کا خُدا نہیں ہے۔ (یہ دونوں کیسے فرق ہیں اس کتاب میں اسکی وضاحت کی گئی ہے)۔ الفاظ کی بیرونی تلاش کے مقصد کے لئے کلیدی الفاظ میں شامل ہیں:

قرآن، القرآن، مخالف مسیح، ٦٦٦، محمد، اسلامی ریاست، (آئی ایس آئی ایس)، اسلامی مملکت عراق والشام، اسلامی مملکت عراق اور دولتِ اسلامیہ عراق و مفرور (آئی ایس آئی ایل)، الدولہ السلامیہ فی العراق و الشام، دولت الاسلامیہ فی العراق و الشام، داعش، نُصریٰ فرنٹ، القاعدہ، حاماس، حرکت المقوامہ الاسلامیہ، خلافت، مسلم بھائی چارہ، حزب اللہ۔

مزید وضاحت وصفائی کے لئے، قرآن (القرآن)

مخالفِ مسیح کی گواہی کا مصنف اس کتاب میں جب (موجودہ مصنف) کا استعمال کرتا ہے تو اسکا مطلب ہے کہ وہ اپنا ہی حوالہ دے رہا ہے۔

فہرست

کاپی رائٹ(جملہ حقوق)ؔ _____ 2

انتساب _____ 3

پیش لفظ _____ 4

نوٹس _____ 7

فہرست _____ 9

باب اوّل تعارف _____ 10

باب دوم اسماعیل اور اضحاق _____ 14

باب سوم یسوع اور محمد _____ 21

باب چہارم کیسے یہ سب اکٹھا ہوتا ہے _____ 48

باب پنجم نبوت زیرِ نظریہ اسلام _____ 69

باب ہشتم شدید ترین افسوس _____ 90

باب ہفتم مخالفِ مسیح کے تعلق سے وضاحت _____ 101

باب ہشتم وقت کی بھرپوری _____ 103

باب نہم انسانی تنازعہ _____ 118

اپینڈکس اے۔ ضمیمہ الف "٦٦٦" کے متعلق ممکنہ سوالات کے جوابات _____ 131

اپینڈکس بی۔ ضمیمہ ب اسرائیل کی سات عیدیں _____ 136

اپینڈکس سی۔ ضمیمہ ج حوالہ جات اور سفارشات _____ 139

اپینڈکس ڈی۔ ضمیمہ د تدریسی ہدایات برائے استاد _____ 146

پس نوشت _____ 151

کتابیات _____ 152

مصنف کے متعلق _____ 154

زیرِ صفحہ نوٹس(فُٹ نوٹس) _____ 155

باب اوّل

تعارف

قرآن(القرآن)اور بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے

قرآن(القرآن)، جو کہ اسلام کی کتاب ہے، جو کہ نا صرف ایک جھوٹے نبی کی گواہی ہے بلکہ مخالفِ مسیح کی گواہی بھی ہے۔ ابھی تک جنہوں نے یہ گواہی سنی ہے آج بھی وہ اس پر ایمان رکھنے پر آمادہ ہیں، جیسے کہ دل سے لگالیا ہو، اور اِس پر قائم ہوں، اور حتیٰ کہ اُسکے لئے مرنے کو بھی تیار ہیں جیسا کہ یہ سچائی کی روح سے لکھی گئی ہے۔

کیا آپ نے کبھی قرآن(القرآن) پڑھا ہے؟ یہ وہ کتاب ہے جس نے اُتنے ہی لوگوں کو متاثر کیا ہے جتنا کہ بائبل مقدّس نے۔ یہ وہ کتاب ہے جس نے دُنیا کی تاریخ کو شکل دینے میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جو اخیر دنوں کے واقعات کو بھی عظیم طور سے متاثر کرے گی۔ اگر آپ نے نہیں پڑھی تو میں آپ کو تجویز دیتا ہوں کہ آپ اسکو پڑھیں، لیکن بائبل مقدّس کے پڑھنے کے بعد۔ کیوں؟ اگرچہ آپ اس قابل ہوں کہ قرآن(القرآن) میں مندرج مضحکہ خیزیوں کی نشاندہی کر سکیں۔ مگر آپ ہر گز اس قابل نہ ہونگے کہ اِسکی دھوکہ دہی کے گہرے عناصر میں سے آر پار دیکھ پائیں جب تک آپ اصل کلام کی سمجھ بوجھ حاصل نہ کر لیں۔(مزید وضاحت کے لئے، بائبل مقدّس ہی واحد حقیقی کلامِ خُدا ہے)۔ یقیناً، ان دونوں کے مطالعہ کے لئے بے حد وقت لگ سکتا ہے، لیکن کیا آپ نہیں سوچتے کہ یہ آپکی اپنی روح پر واجب الادا ہے کہ آخر آپ سچائی کی تلاش کریں؟

سب مقدمہ پیش کرنا حماقت ہے آپ کہیں گے؟ پھر اس پر غور کریں: اگر یہ جو میں لکھ رہا تھا قرآن(القرآن) کی فرضی کہانیوں اور دھوکہ دہی کو بے نقاب کر دیتا ہے، کتنے لوگ اِسکی پرواہ کریں گے؟ اور جو پرواہ کریں گے، کتنے مسیحی ایماندار اس کو اپنے اوپر لیں گے کہ مجھے جسمانی طور پر خاموش کریں؟ اور چند دُکھی اور مشتعل محسوس کریں گے، اور، شاید، مجھے تکلیف دے کر آزمائے جائیں، میں اس قابل ہوں گا کہ کسی نقصان کے بغیر مجمع میں سے گزر سکوں۔ کیا میں مسلمان ایمانداروں سے بھی یہی کہہ سکتا تھا اور جو کچھ میں لکھتا ہوں جو قرآن(القرآن) کو بدنام کرتا ہے؟ نہیں، اُنکے خلاف یہ کہنا خطرناک ہے، یا اُنکے معاشرہ کے لئے، یا اُنکے "نبی" کے لئے، اور اُنکی نام نہاد پاک کتاب کے خلاف کہنا یا لکھنا۔ اسلام کے چند مرید اپنے نظریات کے علاوہ کسی بھی اور کے نظریات کو برداشت نہیں

کرتے، اختلاف چھوڑ دو۔ فراخدلی وہ اصول نہیں ہے جس سے وہ کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ آج ساری دُنیا میں اس کا مظاہرہ ہو چکا ہے، کہ اسلام نا قابلِ تردید طور سے اظہارِ رائے کی آزادی اور جمہوری اقدار سے مطابقت نہیں رکھتا۔ تحریکِ اتحاد کی روح سے، مذہبی رواداری، کی پرواہ کئے بغیر، آج کئی لوگ روحانی عقائد کے متعلق جیو اور جینے دو کا روّیہ اپنا چکے ہیں۔ میں بھی ایمان رکھتا ہوں سب کو اپنے لئے خالق کی وضاحت کے تعلق سے اور پرستش کے متعلق انتخاب کی آزادی ہونی چاہیے۔ البتہ، ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ ہر کوئی ایسے نظریات کو نہیں بانٹتا۔ در اصل، بہت ہی کم لوگ یہ کرتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارا یہ حق ہم سے چھین لیں گے۔ حال ہی میں جب، مسیحی بہت زیادہ کمیونزم کے خطرہ سے فکر مند تھے کہ کمیونزم مذہبی آزادی رکھتا ہے۔ اُنکے لئے میں کہتا ہوں، آپ حقیقی مذہبی ایذا رسانی کو نہیں جان سکو گے جب تک اُمتِ محمدی (مسلمان) آپ تک پہنچ نہ جائیں۔ اُمتِ محمدی (مسلمان) اپنے سوائے تمام مذاہب کے خلاف ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دیگر مذاہب اللہ کے کافر ہیں۔ کفر جسکی سزا اُنکے ذریعے کفار کو ملنی ہے۔

مکاشفہ کی کتاب کو سمجھنا

بائبل مقدّس کے ماہرین بعض اوقات بائبل مقدّس کے اہم اصولوں کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کیونکہ وہ بہت زیادہ تفصیلات کی اہمیت پر مرکوز ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب، بائبل کے ماہرِ عمومی بعض اوقات تفصیلات کی اہمیت کو پہچاننے سے قاصر ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ بائبل مقدّس کے اہم اصولوں کو مرکوز کر لیتے ہیں۔ یقیناً سچ ہے جو نبوتی کلام کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ مکاشفہ میں پائے جانے والے نبوتی کلام کو سمجھ سکیں۔

تب تک بائبل مقدّس کے طالب علم کلامِ مقدّس کو پڑھیں اور دوبارہ نبوتی کلام کو پڑھیں اُسکے مکمل معنی پر گرفت کرنے کی کوشش بیک وقت اسکی کئی تفصیلات کو سمجھتے ہوئے نہیں کر پائیں گے۔ جب تک یا تو اُسکی تفصیلات کی اہمیت یا اُسکے اہم اصولوں کے چند پہلو پہچانے یا یاد رکھے نہیں جائیں گے۔ اِس بات کا یقین کرنے کے لیے، تمام حقیقی مسیحی ایماندار زندگی بھر بائبل مقدّس کے طالب علم رہتے ہیں اپنی خدمت گزاری کے رُتبہ سے بے بہرہ ہو کر کہ وہ کلامِ مقدّس کے اساتذہ ہیں۔

جو حضرت یوحنا نے مکاشفہ کی کتاب میں مرقوم کیا ہے جو اس کو مختصر روئتوں کے سلسلہ میں ملا۔ اگرچہ کہ اُس نے وہ مختصر رویتیں اُسی تسلسل سے مرقوم کیں جیسے اُس کو ملیں تھیں، تمام مختصر رویتیں واقعات کی عکاسی یا حوالہ نہیں

دیتی جو کہ اُسی تسلسل سے واقع ہوتے ہیں۔ اگرچہ مکاشفہ کی کتاب کی تقسیم کی گئی۔ یقیناً، تمام بائبل مقدّس کو ابواب میں درحقیقت تیرہویں صدی میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ قارئین کے لئے منقسم متن بآسانی زیادہ مفید ہو اور، اس لئے، مکمل طور پر زیادہ سمجھنے کے قابل ہو، یہ تقسیم کاریاں مصنوعی ہیں اور، اسی لئے، طالب علموں کی گمراہی کا باعث ہوسکتی ہیں یہ سوچتے ہوئے کہ تمام مواقع پے درپے ابواب میں ایک تسلسل میں ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔ نتیجتاً، جو طریقہ کار میں تجویز کرتا ہوں کہ آپ مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کریں مختلف ابواب کی شناخت کرنے کے لئے یا پھر (۱)اُن ابواب کو جو واقعات کو سلسلہ وار مرقوم کرتے ہیں ایک باب سے اگلے تک یا(۲)اُن ابواب کو جو واقعات کو مرقوم کرتے ہیں۔ حتیٰ واقعات جنکا حوالہ اُن ابواب میں دیا گیا ہے جو کہ واقعات کے تسلسل کی عکاسی کرتے ہیں۔ واقعات کا اعادہ غوروخوض اور وضاحت کے واسطے کہیں اور مرقوم ہے کہ کیسے یہ واقعات دوسرے واقعات کے ساتھ کیسے مماثلت پاتے ہیں کہ وہ سلسلہ وار واقع ہوں یا آگے پیچھے۔

مجھے درجہ ذیل اہم اصولوں اور ساتھ ہی ساتھ مکاشفہ کی کتاب میں درج معلومات کے نتیجہ میں معلوم ہوا کہ:

۱۔ پڑھنا، دوبارہ پڑھنا اور پوری بائبل مقدّس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

۲۔ مکاشفہ اور دانیال کی کتابوں میں درج شدہ نبوتوں کو سمجھنے کا خواہشمند ہونا ضروری ہے۔

۳۔ بصارت اور فہم کے لئے خُدا قادرِ مطلق سے دُعا کرنا بے حد ضروری ہے۔

۴۔ آسمان سے قابلِ سماعت آواز سننا کہ جس نے درست راہ کو جاننے میں میری مدد کی جس نے مجھے آگاہ کیا کہ ”سب سے زیادہ مصیبت اُن لوگوں پر آئے گی جو بھیڑوں کے خون سے اپنے غم کا ڈھیر لگاتے ہیں“۔

۵۔ اخیر زمانہ کے واقعات اور اُنکی معلومات کے متعلق خواب دیکھنے ضروری ہیں۔

۶۔ خُدا کی طرف سے میرے اندر تجسّس پیدا ہوا کہ روح کیسی لگتی ہے۔

۷۔ جیوڈیکہ کے ایک مقامی کالج میں یہ تحقیق کرتے ہوئے معلوم ہوا کہ روح کیسی لگتی ہے۔

۸۔ عددی صفر، یا کوڈز، عبرانی زبان کے حروف کو استعمال کرتے ہوئے معلوم کئے۔

۹۔ اس بات کو سمجھنا کہ ۶۶۶ ایک حاصل ہے (یعنی، کوڈ) جو کہ محمد کے متعلق ہے۔

۱۰۔ پہنچانتے ہوئے کہ اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح کا کیا کردار ہے جسکا تعلق:

(الف) دُنیا کے مذہب جو اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(ب) جھوٹا خُدا جو کہ اللہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(ج) قرآن (القرآن) کی فریبانہ فطرت، اور

(د) اور اسکے اصلی جھوٹے نبی کی سیاہ کاری کا درجہ، ہے۔

مکاشفہ کی کتاب کے طالب علموں اور ''دوسروں کا بھی جو اپنے آپ کو خُدا کی طرف سے مصدقہ دکھانے کے واسطے مطالعہ کرتے ہیں'' کا خُدا کے حضور یہ فرض ہے (۲۔ تیمیتھیس ۲:۱۵ کنگ جیمز ورژن توضیع)۔ اُنکا خُدا کی جانب یہ بھی فرض ہے کہ وہ مکاشفہ کی کتاب میں موجود نبوتی عناصر کو تبدیل کر کے خُدا کے غضب کا نشانہ نہ بنیں:

(۱۸) میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اِس کتاب کی نبُوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی اُن میں کُچھ بڑھائے تو خُدا اِس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اُس پر نازل کرے گا۔ (۱۹) اگر کوئی اس نبُوت کی کِتاب کی باتوں میں سے کُچھ نکال ڈالے تو خُدا اُس زندگی کے درخت اور مقّدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذِکر ہے اُس کا حصّہ نکال ڈالے گا۔ (مکاشفہ ۲۲:۱۸۔۱۹)

لہٰذا، مکاشفہ کی کتاب کے تعلق سے، (۱) اگرچہ یہ درست ہے کہ لفظ ''آدمی'' کو ''شخص'' سے بدل دیا جائے یا ''انسان'' کیونکہ ''شخص'' اور ''انسان'' اصل متن کے مطلوبہ معنی پر گرفت رکھتے ہیں؛ اور (۲) اگرچہ یہ بدل دینا بھی دُرست ہے کہ علامتی جملوں کو جیسے ''دلوں اور گردوں'' (مکاشفہ ۲:۲۳ کا یونانی متن) کو ''دل اور دماغ''، جو کہ اصل متن کے مطلوبہ معنی پر گرفت رکھتے ہیں؛ اور (۳) اگرچہ یہ ہمارے لئے درست ہے کہ نبوتی عناصر کے لیے اپنی تشریحات قوسین اور بریکیٹس میں آیات کے ساتھ درج کریں۔ [جیسا کہ مصنف نے پچھلی آیت میں کیا ہے]، کوئی بھی مکاشفہ کی کتاب کے غیر مقصود معنی کی مقصود معنی سے جمع یا تفریق خُدا کی دو لعنتوں میں سے ایک لئے بغیر نہیں کر سکتا جو کہ مکاشفہ کی کتاب میں مندرج ہیں ۲۲: ۱۸ ۔۱۹ ۔

یہاں بطور درج کرنے والی کتاب، مقصد کے تحت میں نے ''مکاشفہ کی کتاب'' کو شامل کیا ہے چار مرتبہ قوسین اور بریکیٹس میں مکاشفہ ۲۲:۱۸۔۱۹، تا کہ خاص طور پر اِن دو لعنتوں پر زور دیا جائے جو کہ مکاشفہ کی کتاب سے جُڑی ہوئی ہیں نا کہ پوری بائبل مقّدس سے جیسا کہ بائبل مقّدس کے چند طالب علم غلطی سے اس بات کا دعویٰ کر چکے ہیں۔

حتمی تجزیہ میں، آئیں ہم سب احتیاط کریں کہ خُدا کے لئے نہ بولیں اور نہ ہی اُسکے منہ میں اِلفاظ ڈالیں، یا نہ کہیں کہ یہ وہ معنی نہیں جو اُس نے کہا ہے۔ آیئے احتیاط کریں کہ خُدا کی مخالفت نہ کریں۔

باب دوم

اضحاق اور اسماعیل

قرآن(القرآن)میں، محمد کے پیروکاروں کو یہ کہہ کر ہدایت کی:

قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ

ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر اُتارا گیا ہے، اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور آپ کی اولاد پر اُتارا گیا ہے اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور جملہ انبیاء کو ان کے ربّ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے (سب پر ایمان لائے ہیں) ہم اُن میں سے کسی پر بھی ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اِسی کے تابع فرمان ہیں۔

(سورۃ۳۔۰۸۴) (۱)

بائبل مقدّس کے قابل طالب علم اسماعیل کے تعارف کی نزاکت کو سمجھیں گے اس نسب کے حوالہ سے جنہوں نے خُدا کے عہد کو حاصل کیا۔ وہ اِس بات کو یاد رکھیں کہ اسماعیل ابرہام اور ہاجرہ کا بیٹا تھا۔ سارہ کی نوکرانی یا لونڈی، جسکی نبوت خُدا کے فرشتہ کے ذریعے دی گئی تھی۔؛ ''جنگلی آدمی ہو گا [یا، عبرانی میں قریب، ''آدمی کا جنگلی گدھا'']۔ اُسکا ہاتھ ہر آدمی کے خلاف رہے گا، اور ہر آدمی کا اُس کے خلاف'' (پیدائش ۱۶ : ۱۲)۔ اور وہ یہ بات یاد رکھیں گے کہ وہ صرف اضحاق ہے جسکے ذریعے خُدا نے اپنے عہد کو قائم کیا، نا کہ بذریعہ اسماعیل اپنا عہد قائم کیا۔ (دیکھیں پیدائش ۱۷ : ۱۸۔۲۲)

در حقیقت، اسماعیل اور ہاجرہ جلا وطن ہونے کو تھے، وہ ابرہام کے ذریعے خُدا کی اجازت کے ساتھ جلاوطن کئے جا چکے تھے (پیدائش ۲۱ : ۹۔۱۲)۔ کہ اسماعیل کی وراثت سے بے دخلی کا دوبارہ اعادہ ہو جاتا ہے جب بعد ازاں خُدا ابرہام کو حکم دیتا ہے کہ اپنے ''اکلوتے بیٹے'' بیٹے کو لے۔ (پیدائش ۲۲ :۲، ۱۲، اور ۱۶)۔ بعد از جلاوطنی اسماعیل کا کچھ تھوڑا سا نسب نامہ میں مزید ذکر کیا گیا ہے (پیدائش ۲۵: ۹۔۱۷ اور ۱۔تواریخ ۱ : ۲۸۔۳۱) اور اُسکا اتحاد عیسو کیساتھ۔ جو اضحاق کا جلاوطن بیٹا تھا۔ وہ اتحاد جو عیسو اور مہلت کی شادی سے اہم ہو گیا جو اسماعیل کی بیٹی تھی۔ (پیدائش ۲۸ : ۹)

خُدا نے صاف صاف کہہ دیا: ''اور میں اُس سے اور پھر اُس کی اُولاد سے اپنا عہد جو ابدی عہد ہے باندھوں گا۔'' (پیدائش ۱۷ : ۱۹) ''لیکن میں اپنا عہد اِضحاق سے باندھوں گا''۔ (پیدائش ۱۷ : ۲۱) اور ''تُجھے اِس لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث بُرا نہ لگے۔۔۔ کیونکہ اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا''۔ (پیدائش ۲۱ : ۱۲)

بہر حال، باوجود بائبل مقدّس میں سب درج کیا گیا ہے، محمد نے اسماعیل کے درجہ کو بلند ثابت کرنے کو شش کی کہ:

وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ

اور ہم (لفظ ''ہم'' قُرآن میں اکثر اللہ کی بات کرنے کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے) نے ابراہام اور اسماعیل کو تاکید فرمائی...

(سورۃ ۲۔۱۲۵) (۲)

وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَٰبِ إِسْمَٰعِيلَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ صَادِقَ ٱلْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا
وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرْضِيًّا

اورآپ کتاب میں اسماعیل کا ذِکر کریں، بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے، اور صاحبِ رسالت نبی تھے۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے ربّ کے حضور مقامِ مرضیہ پر تھے۔

(سورۃ ۱۹۔۵۴۔۵۵) (۳)

جب بھی کسی شخص یا انفرادیت کو جمع کا صیغہ ''ہم'' سے ظاہر کیا جاتا ہے تو اسکا مطلب ''شاہی ہم''، ''شاندار صیغہ جمع'' کے طور پر منسوب ہوتا ہے (لاطینی پلورائز میسٹریئس) یا ''بلند رُتبہ کا صیغہ جمع'' (لاطینی پلورائز ایکسیلنسی)۔ مسلمان اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ گرچہ اللہ ایک ہے۔ اُس کی خدائی کو قرآن میں اسمِ واحد ''میں'' کے بجائے اعلیٰ اختیار رکھنے والی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے ''ہم'' (عربی نحن) کے طور تحریر کیا گیا ہے۔ اس طرح، اگرچہ جمع کی قسم میں لفظ ''ہم'' یہاں پر اس زائد الافراد یا شخصیات کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال نہیں ہوا بلکہ، بجائے، شاہانہ، حاکمیت اور اقتدار کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے ۔ایک فرد کے لیے جمع کا صیغہ بہت سے عالمی زبانوں میں پایا جاسکتا ہے بشمول مشرقِ وسطیٰ کی دیگر زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

مسیحی بادشاہی کیلئے، بشمول رومن کیتھولک پاپائے اعظم (خاصکر پوپ جان پال دوم سے پہلے)، ''ہم'' کا استعمال کا مطلب ایسا شخص تھا جو الہیٰ ذہن رکھتا تھا (یعنی، خدا کی مرضی جانتا تھا) اور چند معاملات میں ''الہیٰ حق''۔ مثال کے طور پر، انگلستان کے چند بادشاہ اپنے آپ کو نا صرف سلطنت کا سردار بلکہ مسیح کی کلیسیا کا بھی سردار سمجھتے تھے زمین پر بطور خدا کے چنیدہ نمائندہ؛ اس لئے جب وہ حکم جاری کرتے تھے، وہ ایسے بیان کرتے تھے کہ ''ہم نے پایا۔۔'' یا ''ہم حکم دیتے ہیں۔۔۔''۔ اگرچہ کئی پروٹسٹنٹ سوچتے ہیں کہ پاپائے اعظم ہمیشہ اپنی کلیسیا اور پادریوں کی جماعت کے درمیان ناقابلِ خطا سمجھا جاتا ہے۔ یہ اصل عملیت میں ایسا نہیں ہے۔ پاپائے اعظم محض خاص خاص مواقع پر ناقابلِ خطا ہوتا ہے؛ اور جب وہ ایسا کرتا ہے، وہ شائد لاطینی نوز (''ہم'') کو ظاہر کرتا ہے بطور زمین پر خدا کے نمائندہ عمل کرتا ہے۔

آج، جزوی طور پر کیونکہ ایسا جھوٹا جواز جو قرآن (القرآن) میں ہے، تمام مسلمان فخر کیساتھ ابراہام کو پُکارتے ہیں ایسے جیسے وہ بذریعہ اسماعیل اُنکا جدِ امجد ہے۔ مسلمان محمد کی تعلیمات تسلیم کر چکے ہیں کہ:

مَا كَانَ إِبْرَٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی وہ ہر باطل سے جُدا رہنے والے سچے مسلمان تھے۔

(سورۃ۳۔۰۶۷) (۴)

وَجَٰهِدُواْ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔ اس نے تمہیں پسند کیا۔ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔ تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اس قرآن میں تاکہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو۔ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو۔ تو نماز برپا رکھو۔ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ وہ تمہارا مولا ہے تو کیا ہی اچھا مولا اور کیا ہی اچھا مددگار۔

(سورۃ۲۲۔۰۷۸) (۵)

اسکے ساتھ ہی پولوس رسول اضحاق اور اسماعیل کے متعلق کیا کہتا ہے:

یہ لکھا ہے کہ ابرہام کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی سے۔ دُوسرا آزاد سے۔ مگر لونڈی کا بیٹا جسمانی طور پر اور آزاد کا بیٹا وعدہ کے سبب سے پیدا ہوا۔ ان باتوں میں تمثیل پائی جاتی ہے اس لئے کہ یہ عورتیں گویا دو عہد ہیں۔ ایک کوہِ سینا پر کا جس سے غُلام ہی پیدا ہوتے ہیں اور وہ ہاجرہ ہے۔ اور ہاجرہ عرب کا کوہِ سینا ہے اور موجودہ یروشلیم اُس کا جواب ہے کیونکہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غلامی میں ہے۔ مگر عالمِ بالا کی یروشلیم آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ اے بانجھ! تُو جس کے اولاد نہیں ہوتی خُوشی منا۔ تو جو دردِ زہ سے ناواقف ہے آواز بُلند کر کے چلاّ کیونکہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد شوہر والی کی اولاد سے زیادہ ہو گی۔

قرآن کا مصنف ہوتے ہوئے، شیطان محض نقالی ہے، خُدا قادرِ مطلق کا تماشہ کرتے اور مذاق اُڑاتے ہوئے جب وہ "ہم" کا استعمال کرتا ہے۔

پس اے بھائیو! ہم اضحاق کی طرح وعدہ کے فرزند ہیں۔ اور جیسے اُس وقت جسمانی پیدائش والا رُوحانی پیدائش والے کو ستاتا تھا ویسے ہی اب بھی ہوتا ہے۔ مگر کتابِ مقدّس کیا کہتی ہے؟ یہ کہ لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہر گز وارث نہ ہو گا۔ پس اے بھائیو! ہم لونڈی کے فرزند نہیں بلکہ آزاد کے ہیں۔ (گلتیوں ۴ : ۲۲۔۳۱)

میرا ایمان ہے کہ وہ تخیّل جو پولس نے دیکھا اُن چیزوں سے کی کافی بڑی تصویر ہے جو بیشتر لوگ سوچتے ہیں۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ تخیّل، نا صرف ہماری مدد کرتا ہے ایسی چیزوں کو سمجھنے کے لیے جیسے روحانی آزادی اور روحانی غلامی اور جسمانی الذہن کے ہاتھوں ایذا رسانی جسکا سامنا روحانی الذہن کو ضرور کرنا پڑتا ہے۔ لیکن مسیحیوں کو ایک کُنجی بھی فراہم کرتا ہے یعنی ''انسان کے بچوں'' (نسلِ انسانی)۔ علیحدگی مابین جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو باپ سے آیا ہے (یسوع مسیح) اور وہ جو ایمان رکھتے ہیں (۱) اپنے ہی نام پر (محمد) اور (۲) صرف واحد اور سچے خُدا کا دُشمن (وہ دشمن جو شیطان خود ہے) ہے۔

اسلام کی کُلیت لیکن سچائی کی نقل ہے۔ وہ نقل جو دونوں ادبی اور علامتی طور پر خُدا کے اُس تعمیراتی ڈھانچہ کو پاش پاش کرنے کی کوشش کرتا ہے جو خُدا نے بنادیا، وہ اُسکی جگہ ایک دوسرا تعمیراتی ڈھانچہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ کس مقصد کے لیے؟ تاکہ وہ بنیاد اور کونے کے سرے کا پتھر جو خُدا نے قائم کیا، کہ وہ کھوئی ہوئی روحیں جو خُدا کی طرف واپس لوٹیں گی، اُنکی منزل غیر واضح کر سکے۔

غور کریں یروشلیم میں موریا کے پہاڑ پر کیا واقع ہوا۔ موریا کا پہاڑ وہ مقام ہے جہاں ابرہام، بطور ایمان کے امتحان، جو اُسکو خُدا کی جانب سے حکم ہوا کہ اپنے بیٹے اضحاق کو قربان کرے بجائے برہّ کے جو جلانے والی قربانی ہے۔ (پیدائش ۲۲ :۱۔۱۴، دیکھیں)۔

یہ وہی مقام ہے جہاں پر داؤد بادشاہ کو فرشتہ کے ذریعہ ہدایت ہوئی بذریعہ رویا بین جاد کہ ''خُداوند کے لئے قربانگاہ بنائے'' (پڑھیں ۱۔تواریخ ۲۱ : ۱۸۔۳۰ اور ۲۲ : ۱۔۱۱؛ ۲۔سموئیل ۲۴ : ۱۸۔۲۵)، اور یہ وہی جگہ ہے جہاں ''سلیمان نے خُدا کا گھر تعمیر کرنا شروع کیا'' [مثال، یروشلیم کی ہیکل]'' (۲۔تواریخ ۳ : ۱)۔

اسلام کوشش کر چکا ہے کہ اُس چُنیدہ مقام کو بگاڑے اور خراب کرے جہاں پر خُدا کی ہیکل یروشلیم میں قائم ہونی تھی دو طریقوں سے: پہلا، اسلامی روایات میں شامل ہے کہ مندرجہ بالا ابرہام کی آزمائش جو کہ اضحاق کیساتھ تھی

اس کے بجائے اسماعیل کے ساتھ مکہ میں ہوئی(٦) اور کہ اُس آزمائش پر پُورا اُترنے کے بعد دونوں وہ اور اسماعیل نے کعبہ کو تعمیر کیا، وہ نقشہ جسکا اسلام دعویٰ کرتا ہے کہ خُدا کی دُعا کا پہلا گھر بنایا گیا۔ وہ گھر جو مکہ کی عظیم مسجد کے صحن میں جو سعودی عرب میں واقع ہے۔(بہر حال، سچا واحد خُدا جو بائبل مقدّس کا خُدا ہے کے سامنے، کعبہ صرف ایک محلقہ مکان ہے جو ناپاکوں کے لئے ہے) دوسرا، مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سلیمانی ہیکل وہ اُنکا اپنا پاک مقام ہے۔ دراصل چٹانی گنبد (نام نہاد مسجدِ عمر) جو کہ ٦٩١۔٦٩٢ عیسوی میں تعمیر ہوئی اس چٹان پر جو کہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک عظیم قربان گاہ رہی ہے جو کہ پہلے یروشلیم کی ہیکل کے اندر جلائی ہوئی قربانی کیلئے استعمال ہوئی ہے۔

جہاں تک خُدا قادرِ مطلق کے گھر کی بات ہے، پولس رسول مزید ہماری مدد کرتا ہے کہ شناخت کر سکیں کہ عظیم "برگشتگی" اسلام ایک بڑا اہم جزو ہے (۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۳) یہ بیان کرتے ہوئے کہ بعد وقتوں میں شیطان ظاہر ہو گا جیسا کہ وہ "جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خُدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ خُدا کے مقدِس پر بیٹھ کر اپنے آپ کو خُدا ظاہر کرتا ہے"۔(۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۴)

سچ ہے، آج خُدا کی ہیکل اُسکی کلیسیا ہے اور مسیح کا بدن اس کی کلیسیا ہے، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اس دُنیا کی تاریکی سچ کو غیر واضح کرنے کوشش کرتی ہے تاکہ انسانوں کی نجات کے مسئلہ کو جتنا زیادہ ہو سکے اُلجھن میں ڈالے رکھے۔ اور سلیمانی ہیکل کا مقام شیطان کے لئے اہم ہے نا صرف کے وہ سچ کو بطور جھوٹ چھپالے اس مقصد کے لیے بلکہ ابھی تیسری یہودی ہیکل بھی تعمیر ہونے کو ہے جو کہ یروشلیم کے پہاڑ پر ہے تاکہ بائبل مقدّس کی نبوت پوری ہو۔ (دانیال۹ :۲۴۔۲۷)۔

یہ میرے لئے عیاں ہے کہ "اس دُنیا کا خُدا(شیطان)" (۲۔کرنتھیوں۴:۴) نے کوشش کی ہے کہ سچائی کے نُور کو نئے اور پُرانے عہدنامہ سے تاریخ اور کلام کو دوبارہ لکھنے کی کوشش کرتے ہوئے مٹا دے محمد کے ظہور کے ذریعے جو ان اخیر زمانوں میں حتمی دجال کا پیشگی ظہور ہے۔

جہاں تک اسلام کے دعویٰ کا تعلق ہے کہ ابرہام نے اسماعیل کے ساتھ مکہ سفر کیا، الفریڈ گولامے، عربی اور اسلامی تعلیم کا ایک نامور پروفیسر ہے، یہ بیان کرتا ہے کہ "کوئی بھی تاریخی شواہد اس بات کی تصدیق نہیں کرتے کہ ابرہام اور اسماعیل کبھی بھی مکہ میں آئے ہوں، اور اگر کوئی ایسی روایت موجود ہے تو اُسکی وضاحت ہونی چاہیے کہ قدیم سامی نام اسماعیل کی ساری یادگاری کیسے (جو کہ اپنی اصل عربی حالت میں نہیں تھا اور نہ ہی عربی کتابت اور درست کتابت

میں ہے جسکی شروعات ''ی'' حرف سے ہوتی ہے)کھو گئی۔وہ شکل جو قرآن(القرآن)سے لی گئی ہے یاتو یونانی اور یا پھر سریانی ذرائع سے لی گئی ہے''(۷)

ڈاکٹر گولامے مزید بتاتے ہیں قرآن(القرآن)میں کئی الفاظ کوئی معنی پیدا نہیں کرتے جب تک اُنکی وضاحت پُرانے عبرانی اور سُریانی ذرائع سے نہ کی جائے،اور یہ کہ خاص بات حقائق کے تناظر میں اہم ہے کہ قرآن(القرآن)یہ منشاظاہر کرتا ہے کہ یہ بالکل خالص اور غیر تبدیل شدہ عربی میں لکھا گیا ہے۔

اس کے ثبوت کے طور پر محمد نے صحائف کو دوبارہ لکھنے کی کوشش کی، ہمیں صرف بائبل مقدّس کی چند مرکزی تعلیمات کو قرآن(القرآن)سے موازنہ کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔یسوع مسیح نے اپنے پیروکاروں کو کہا:''اس دُنیامیں دُکھ ہیں''(یوحنا۱۶ : ۳۳)

محمد نے کہا:''وہ جو ایمان رکھتے ہیں اور خُدا خوف ہیں۔اُنکی اِس دُنیامیں خوشخبری ہے''(۸) اور''موجودہ زندگی کھیل اور محرک کے سوا کچھ نہیں''(۹)

۲۔پولس رسول لکھتے ہیں:''کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی۔۔۔اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔(افسیوں ۲ :۸۔۹)

محمد نے لکھا کہ اللہ نے دُنیا کو تخلیق کیا''کہ وہ تمہاری آزمائش کرے،کہ کون تم میں سے اعمال میں درست ہے''(۱۰)

۳۔بائبل مقدّس تعلیم دیتی ہے کہ ہم اپنی ناکامیوں کے خود ذمہ دار ہیں۔محمد کہتا ہے ''اور میری مخلص رائے تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی،اگر میں چاہوں کہ تمہاری مخلصانہ مشورت کروں،اگر(اللہ)تمہیں تباہ کرنا چاہے''۔(۱۱) [جبکہ خُدا کسی کو آزمائش میں نہیں ڈالتا یا نہ انسان کو تباہ کرتا ہے]۔

۴۔بائبل مقدّس کے بیان سے موازنہ کریں:''جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمائش خُدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خُدا بدی سے آزمایا جاسکتا ہے اور نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔(یعقوب۱ : ۱۳) قرآن کا ''[اللہ]جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے(۱۲)اور ہم آزمائش کے لیے آپ کو بُرائی اور بھلائی سے آزماتے ہیں''۔(۱۳)

۵۔یسوع مسیح کے ان الفاظ کا موازنہ کریں جن کا تعلق اُس عورت سے ہے جو عین زنا کے فعل پر پکڑی گئی تھی: ''۔۔۔جو تُم میں بے گناہ ہو وہی پہلے اُس کو پتھر مارے۔(یوحنا۸:۷)اُن الفاظ سے جو محمد نے کہے:''زناکار عورت اور

زناکار مرد۔۔ہر ایک کو سو کوڑے لگائے جائیں اور دین (اللہ) اور آخرت کے بارے میں کوئی رعایت نہیں؛ اور ایمانداروں کی جماعت انکی سزا کی گواہ بنے۔" (۱۴)

۶۔یسوع مسیح نے کہا"میری بادشاہی اس دُنیا کی نہیں"(یوحنا۱۸ : ۳۶)محمد، بہرحال، ایک سنسنی خیز جنت جس میں "حوریں" ہیں۔خوبصورت حوریں جو ایماندار مسلمانوں کے درمیان ہیں۔وہ کہتا ہے:"یقیناً خُدا خوفوں کے لئے محفوظ جگہ انتظار کررہی ہیں، باغ، انگورستان، اور پھولی ہوئی چھاتیوں والی عورتیں، عمر کے مطابق، اور چھلکتا پیمانہ"۔(۱۵)

۷۔آخر میں، یسوع مسیح نے کہا کہ، ہم، "نا تو شادی کریں گے اور نہ ہی بیاہے جائیں گے، بلکہ آسمان پر خُدا کے فرشتوں کی مانند ہونگے"۔(متی ۲۲: ۳۰)۔یسوع مسیح کی تضاد میں محمد کہتا ہے کہ "فردوس کے رہنے والے آج اپنی خوشی منانے میں مصروف ہیں؛وہ اور اُنکی بیویاں، سایہ دار تختوں پر تکیہ لگا کر" (۱۶) [بائبل مقدّس صاف صاف کہتی ہے کہ جنّت میں نہ تو شادی اور نہ ہی جنسی اجماع ہو گا!]

باب سوم

یسوع اور محمد

تضاد مابین بائبل مقدّس اور قرآن (القرآن)

یسوع مسیح کی پیدائش بطور مسیحا صحائف میں اُسکی پیشن گوئی ہو چکی تھی،(جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، بائبل مقدّس واحد حقیقی کلام ہے) محمد کی پیدائش نام نہاد خاتم النبیین کی کبھی کوئی پیشن گوئی بائبل مقدّس میں نہیں کی گئی۔

کئی گواہیوں کے وسیلہ سے، پاک روح نے مسیح کا نسب نامہ (مثال، مسیحا یا ہاما شیخ) ابرہام سے اضحاق اور یعقوب سے یہودہ کے قبیلہ اور داؤد کے گھرانے تک قائم کیا۔(پیدائش ۱۲ :۳،۱۸:۱۸،۲۱ : ۱۲، ۲۲ : ۱۸،۲۶ : ۴،۲۸ :۱۴، ۴۹ : ۱۰؛ ۲۔ سموئیل ۷ : ۱۲۔۱۶؛ زبور ۱۸:۵۰،۸۹ : ۳۔۴،۸۹ : ۲۰، ۱۳۲ : ۱۱؛یسعیاہ۹ : ۶۔۷، ۱۱ : ۱، ۱۱ : ۱۰؛ یرمیاہ ۲۳ : ۵۔۶، ۳۳ : ۱۴۔۱۵)، مزید بر آں، یسعیاہ کی معرفت یہ نبوت ہوئی کہ ایک کنواری حاملہ ہو گی (یسعیاہ ۷ : ۱۴) میکاہ نبی کی معرفت بھی نبوت ہوئی کہ وہ بیت لحم میں پیدا ہو گا (میکاہ ۵ : ۲)۔ اور زکریاہ نبی کے صحیفہ میں تیسرے اور چوتھے ابواب میں بھی نبوت ہوئی کہ

اُسکا نام یشوع

Yehoshua[H3091] ہو گا۔ جس سے یونانی شکل ایسوس

Iesous[G2424] اخذ ہوئی، اور کلاسیکی لاطینی شکل

Iesus[IESVS] اخذ ہوئی، اور ابتدائی جدید انگریزی میں

Jesus جیزس اخذ ہوا۔

(عبرانی اور یونانی کے اصل الفاظ کا اشارہ قوسین میں جدول نمبر ۲ دیئے گئے ہیں جو اس کتاب کے چوتھے باب میں ہیں)

محمد کی پیدائش کے متعلق کس نے نبوت کی کہ وہ خُدا کا سچا نبی ہے؟ کسی نے نہیں۔ کسی نے نہیں ماسوائے خود محمد نے۔ محمد لکھتا ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ

جب عیسیٰ بن مریم نے کہا" اے بنی اسرائیل! بے شک تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسول کی بشارت سُنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے"۔

(سورۃ۶۱۔۰۰۶) (۱۷)

ایسا کوئی اندراج بائبل مقدّس میں نہیں کہ خُداوند یسوع نے ایسا کچھ کہا!

پورے قرآن (القرآن) میں، محمد جھٹلاتا ہے کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے:

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ ٱنتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا

مسیح، عیسیٰ بن مریم اللہ کا رسول اور اسکا کلمہ ہے جسے اُس نے مریم کی طرف پہنچادیا اور اُس سے ایک روح ہے۔

(سورۃ۴۔۱۷۱) (۱۸)

مَّا ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ وَأُمُّهُۥ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ ٱلطَّعَامَ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ ٱنظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

مسیح ابنِ مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں۔ اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں انکی والدہ ایک راست باز عورت تھیں دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے۔ آپ دیکھئے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں پھر غور کیجئے کہ کس طرح وہ پھرے جاتے ہیں۔

(سورۃ۵۔۰۷۵)(۱۹)

بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُۥ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ صَٰحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ

وہی آسمانوں اور زمینوں کا موجد ہے بھلا اُس کی اولاد کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ اسکی بیوی نہیں ہے اور اُسی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے؟

(سورۃ۶۔۱۰۱)(۲۰)

وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ عُزَيْرٌ ٱبْنُ ٱللَّهِ وَقَالَتِ ٱلنَّصَٰرَى ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ ٱللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَٰهِهِمْ ۖ يُضَٰهِـُٔونَ قَوْلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَبْلُ ۚ قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

اور یہود نے کہا "عزیز اللہ کے بیٹے ہیں" نصاریٰ نے کہا، "مسیح اللہ کے بیٹے ہیں" یہ اُن کا قول ہے جو اپنے منہ سے نکالتے ہیں، جو پہلے کُفر کر چکے ہیں۔

(سورۃ ۹۔ ۰۳۰) (۲۱)

قَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَـٰنَهُۥ ۖ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ۖ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَـٰنٍۭ بِهَـٰذَآ ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ
قُلْ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ
مَتَـٰعٌ فِى ٱلدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ ٱلْعَذَابَ ٱلشَّدِيدَ بِمَا كَانُواْ يَكْفُرُونَ

وہ (مسیحی) کہتے ہیں، "اللہ نے بیٹا بنالیا ہے۔ وہ اس سے پاک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کی ملک ہے، تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جسے تم نہیں جانتے؟ فرمادیجئے!" بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ دُنیا میں لطف اندوزی ہے پھر انہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اِس کے بدلے میں جو کفر کیا کرتے تھے"۔

(سورۃ ۱۰۔ ۰۶۸۔ ۰۷۰) (۲۲)

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں، جس نے نہ تو کوئی بیٹا بنایا۔

(سورۃ ۱۷۔ ۱۱۱) (۲۳)

وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَـٰنُ وَلَدًا
لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا إِدًّا
تَكَادُ ٱلسَّمَـٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ ٱلْأَرْضُ وَتَخِرُّ ٱلْجِبَالُ هَدًّا
أَن دَعَوْاْ لِلرَّحْمَـٰنِ وَلَدًا
وَمَا يَنۢبَغِى لِلرَّحْمَـٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا

اور وہ کہتے ہیں، "کہ رحمٰن نے لڑکا بنالیا ہے" بیشک تم بہت ہی سخت اور عجیب بات لائے ہو۔ کچھ بعید نہیں کہ اِس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے لڑکے کا دعویٰ کیا ہے اور رحمٰن کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ لڑکا بنائے۔

(سورۃ ۱۹ :۰۸۸۔ ۰۹۲) (۲۴)

مَا ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ مِن وَلَدٍ

اللہ نے کوئی اولاد نہیں بنائی

(سورۃ۲۳۔۰۹۱)(۲۵)

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا

جس نے نہ کوئی اولاد بنائی ہے۔

(سورۃ۲۵۔۰۰۲)(۲۶)

أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ
وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ

وہ لوگ یقیناً اپنی بہتان تراشی سے بات کرتے ہیں، کہ اللہ نے اولاد جنی اور بے شک یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

(سورۃ۳۷۔۱۵۱۔۱۵۲)(۲۷)

وَلَمَّا ضُرِبَ ٱبْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ
وَقَالُوٓاْ ءَأَٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًۢا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ
إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ

جب ابنِ مریم کی مثال بیان کی جائے تو اُس وقت آپ کی قوم اُس سے ہنستے ہیں، اور کہتے ہیں آیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (مسیحی) آپ سے بات محض جھگڑنے کے لیے کہتے ہیں، بلکہ وہ لوگ بڑے جھگڑالو ہیں۔ وہ محض ایک برگزیدہ بندہ تھے جن پر ہم نے انعام فرمایا اور ہم نے انہیں بنی اسرائیل کے لئے نمونہ بنایا تھا۔

(سورۃ۴۳۔۰۵۷۔۰۵۹)(۲۸)

یہ محمد کا خود ساختہ اعلان کردہ مشن تھا۔

اُنکو خبردار کرنا جو کہتے ہیں کہ، خُدا اپنے لئے بیٹے کو لے چکا ہے(۲۹)

بہر حال، مسیحا کے بیٹا ہونے کی وجہ سے کئی لوگ آزمائے گئے: داؤد بادشاہ کے ذریعے خُدا کے پاک روح کے وسیلہ نبوت ہوئی تھی: اَور میں اُس کا باپ ہوُں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ (۲۔ سموئیل ۷ : ۱۴)۔ اگرچہ یسعیاہ کی معرفت کہ "اِس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہمیں ایک بیٹا بخشا گیا" (یسعیاہ۹ : ۶) اور جبرائیل فرشتہ کے ذریعے مریم کو "وہ بزرگ ہو گا اور خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا"۔ (لوقا۱ :۳۲)۔۔۔ اور کہ "روح القدس تجھ پر نازل ہو گا اور خُدا تعالیٰ کی قُدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولودِ مقدس خُدا کا بیٹا کہلائے گا"۔ (لوقا۱:۳۵)۔ یوحنا اصطباغی نے درج کیا کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے (یوحنا۱ : ۳۲۔۳۴)۔ خُدا نے خود یسوع کے متعلق دوبار تصدیق

کی:"۔۔۔یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں"۔(متی ۳ : ۱۷،۱۷ : ۵؛مرقس ۱ : ۱۱، ۹ : ۷؛اور لوقا ۳ : ۹،۲۲ : ۳۵۔ حضرت مرقس نے اپنی انجیل میں تصدیق کی: "یسوع مسیح، خُدا کا بیٹا" (مرقس ۱:۱) مسیحی ایمان کی بنیادی چٹان پطرس رسول کا یسوع کے متعلق اعلامیہ ملتا ہے: تُو زندہ خُدا کا بیٹا مسیح ہے۔(متی ۱۶:۱۶)۔

حتیٰ کہ بدروحیں تک یسوع مسیح کو پہچانتی تھیں کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے؛"اور دیکھو انہوں نے چلا کر کہا اے خُدا کے بیٹے ہمیں تُجھ سے کیا کام؟ تُو اس لیے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں ڈالے؟۔(متی ۸ : ۲۹)(۳۰)

مردہ مسیحیوں اور ڈھیلے مبصرین کو، محمد کا یہ دعویٰ کہ خُدا کا کوئی بیٹا نہیں یعنی یسوع، بہت زیادہ نقصان دہ نہیں لگتا: بہر حال، وہ سوچتے ہیں، محمد نے ضرور یسوع کو بطور نبی تسلیم کر لیا تھا، "اللہ کا رسول"۔ وہ اس بات کو دیکھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں کہ محمد نے جو بیان دیا کہ یسوع نبی نہیں تھا کئی لوگوں کو اپنی جھوٹی تعلیم سے گمراہ کیا ہو گا۔ حتیٰ کہ محمد کے پیغام کو سننے سے اُنکی عقل گم ہو گئی ہو گی۔ مزید، ایسے لوگ یہ دیکھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ محمد کو اپنی تعلیمات میں یسوع کو شامل کرنا پڑا کیونکہ وہ اپنے اختیارات کو زیادہ باور کروانا چاہتا تھا۔ کیوں؟ یہ دھوکہ دینا آسان ہے اگر آپ دکھاوے کے لیے سچائی کی پیشتر قائم شدہ بنیاد پر دوبارہ تعمیر کرنا شروع کریں۔ اپنے دُشمن کو قائل کرنا آسان ہے اگر کہیں کہ آپ اُسکے دوست ہیں اگر آپ دکھاوا کریں کہ آپ اُسکی عزت کرتے ہیں جو کچھ وہ ایمان رکھتا ہے۔ اور ایماندار کے ذہن سے سچائی کو تباہ کرنا اور زیادہ آسان ہو جائے گا اگر آپ سچ کے وراثتی دعویدار ہیں:

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّـٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَـٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ

بے شک ہم نے توریت نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور تھا۔ اس کے مطابق انبیا جو فرمانبردار تھے یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور اللہ والے اور علما اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اس پر نگہبان تھے۔۔۔۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَـٰرِهِم بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ ۖ وَءَاتَيْنَـٰهُ ٱلْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ

اور ہم نے اُن کے پیچھے اُن کے نقوشِ قدم پر عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی توریت کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے اُن کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا اور اپنے سے پہلے کی توریت کی تصدیق کرنے والی اور ہدایت تھی اور پرہیز گاروں کے لئے نصیحت تھی۔

(سورۃ ۵۔ ۴۴ اور ۴۶)(۳۱)

محمد ہمیں قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ قرآن (القرآن) تورات اور (مثال کے طور پر، شریعت، یا ہدایت، از موسیٰ) نئے عہد نامہ میں اناجیلِ مقدّسہ کی طرح ہی نبوتی کلام ہے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ ایسا محسوس ہو کہ تورات اور اناجیل اور قرآن (القرآن) نسل انسانی کیلئے تہرے الٰہی منصوبے کے مکاشفہ کا ایک برابر حصہ ہے۔ کیوں؟ کسی بھی فرد کی انفرادی سوچ کو اپنی طرح جیتنے کا سب سے موثر طریقہ ہے، پہلا، اُنہیں کہیں کہ جو وہ پہلے ایمان رکھتے ہیں حق سچ ہے (تاکہ اپنے آپ کو اجنبی ظاہر نہ ہونے دیں) اور دوسرا، آہستہ سے اُنکو قائل کریں کہ وہ جو ابھی تک نہیں جانتے یا سمجھتے اُنکو فراہم کیا جاسکتا ہے، یا اِسکا جواب دیا جاسکتا ہے، آپ کے عقائد کا: یہ بھیڑ کے روپ میں بھیڑیا ہونے کا موثر طریقہ ہے۔ یقیناً، اس مذہب کی آڑ میں جسکا نام اسلام ہے، شیطان نے اپنے آپ کو تباہ کرنے والا استاد ثابت کر دیا ہے کم و بیش دُنیا کی آبادی کے ایک چوتھائی سادہ لوح لوگوں کو اپنی عزت میں لگا دیا ہے بجائے کہ بائبل مقدّس کے خُدا کی پرستش کریں۔

دونوں موسیٰ اور یسوع نے اپنے کاموں اور نشانوں سے اپنے کلام سے ثابت کیا۔ جو معجزات اُنکے وسیلے وقوع پذیر ہوئے اور زندگیاں جو انہوں نے گزاریں انہوں نے اُس سچائی کو ثابت کیا جو انہوں نے کہی تھی، یسوع نے کہا :۔۔۔ کیونکہ جو کام باپ نے مُجھے پورے کرنے کو دئے یعنی یہی کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔ (یوحنا۵:۳۶)

یسوع نے کہا:

آیا تُم اُس شخص جسے باپ نے مقدّس کر کے دُنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تُو کُفر بکتا ہے اس لئے کہ میں نے کہا میں خُدا کا بیٹا ہوں؟۔ اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو مگر اُن کاموں کا تو یقین کرو تاکہ تُم جانو اور سمجھو کہ باپ مُجھ میں ہے اور میں باپ میں ہوں۔ (یوحنا۱۰ :۳۶۔۳۸)

محمد نے اپنے الفاظ کو اپنے کاموں سے ثابت نہیں کیا۔ اوہ، وہ لگاتار اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن (القرآن) کی سورتیں (بنیادی تقسیم اور ابواب) بذاتِ خود "نشانیاں ہیں، اور واضح نشان ہیں"۔ لیکن معجزات کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا جو محمد نے کئے سوائے غیر مستند کھاتے جو اُسکے پیروکاروں نے اُسکے ساتھ بذریعہ تصورات اور مفروضوں سے منسوب کر دیئے۔ محمد نے ثبوتوں کی غیر موجودگی ایسے ثابت کرنے کی کوشش کی:

وَقَالُواْ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَـٰتٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ قُلْ إِنَّمَا ٱلْـَٔايَـٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اور کفار کہتے ہیں کہ "اِن کے ربّ کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اُتاری گئیں، آپ فرما دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو محض صریح ڈر سنانے والا ہوں"۔ کیا اُن کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب [مطلب قرآن] نازل فرمائی جو اُن پر پڑھی جاتی ہے، بیشک اس میں رحمت اور نصیحت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

(سورۃ۲۹۔۰۵۰۔۰۵۱)(۳۲)

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق عطا فرما کر بھیجا تا کہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اور اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

(سورۃ۴۸۔۰۲۸)(۳۳)

محمد نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ صرف اسکے لئے مخصوص تھا کہ "پیغامِ منشور"، پہنچائے خُدا سے حتمی و آخری پیغام(۳۴)۔ اس طرح، اُس نے کوشش کی کہ لوگوں کو دھوکہ سے سوچنے پر مجبور کرے کہ اُس نے یسوع مسیح کو بر طرف کیا اور اُسکی جگہ لے لی۔ ایسا کرنے سے، شیطان اپنے اختیارات کو قائم کرنے کا متلاشی ہے تا کہ وہ امن، محبت اور معافی کے اصولوں کو اُلٹ دے جو واحد اور حقیقی سچے نجات دہندہ نے سکھائے ہیں۔

یسوع مسیح نے ہمیں اپنے دُشمنوں سے محبت کرنے کی ہدایت کی ہے، کہ لعنت نہ کریں جب ہم ستائے جائیں، کہ انکو معاف کریں جو بے جا ہمیں ستاتے ہیں، اور دوسروں کی عیب جوئی کرنے سے دُور رہیں، یا ساتھیوں کی مذمت کرنے سے بعض رہیں۔ سُنیں محمد ان مضامین کی مد میں کیا کہتا:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِى ٱلْقَتْلَى ۖ ٱلْحُرُّ بِٱلْحُرِّ وَٱلْعَبْدُ بِٱلْعَبْدِ وَٱلْأُنثَىٰ بِٱلْأُنثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِىَ لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَىْءٌ فَٱتِّبَاعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ وَأَدَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَـٰنٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٌ
وَلَكُمْ فِى ٱلْقِصَاصِ حَيَوٰةٌ يَـٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَـٰبِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اے ایمان والو! تُم پر اُن کے خون کا بدلہ فرض کیا گیا ہے جو ناحق قتل کئے جائیں، آزاد کے بدلے آزاد اور غُلام کے بدلے غُلام اور عورت کے بدلے عورت۔ اور تمہارے لئے قصاص میں ہی زندگی ہے اے عقلمند لوگو! تاکہ تم بچو۔

(سورۃ۲ : ۱۷۸۔۱۷۹) (۳۵)

وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَٱلْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ ٱلْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَـٰتِلُوهُمْ عِندَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَـٰتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِن قَـٰتَلُوكُمْ فَٱقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَآءُ ٱلْكَـٰفِرِينَ

اور اللہ کی راہ میں اُن سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔۔۔ انکو جہاں بھی پاؤ مار ڈالو اور انہیں وہاں سے باہر نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور فتنہ انگیزی تو [دوسروں کے] قتل سے بھی زیادہ سخت ہے

(سورۃ۲۔۱۹۱) (۳۶)

ٱلشَّهْرُ ٱلْحَرَامُ بِٱلشَّهْرِ ٱلْحَرَامِ وَٱلْحُرُمَـٰتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَٱعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا ٱعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ

۔۔۔ پس اگر تُم پر کوئی زیادتی کرے تُم بھی اس پر زیادتی کرو اُسی قدر جتنی اس نے تم پر کی۔

(سورۃ۲۔۱۹۴)(۳۷)

وَدُّواْ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُونُونَ سَوَآءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ أَوْلِيَآءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَخُذُوهُمْ وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

تُم اُن میں سے دوست نہ بناؤ، یہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کریں پھر اگر وہ روگردانی کریں اور انہیں پکڑ لو اور جہاں بھی پاؤ انہیں قتل کر ڈالو اور اُن میں سے دوست نہ بناؤ نہ مددگار۔۔۔۔

(سورۃ۴۔۰۸۹)(۳۹)

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوْ يُصَلَّبُوٓاْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَـٰفٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

بیشک جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد انگیزی کرتے پھرتے ہیں اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا پھانسی دیے جائیں یا اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں۔ یہ اُن کے لیے دُنیا میں رسوائی ہے۔

(سورۃ۵۔۰۳۳)(۴۰)

وَقَـٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ ٱنتَهَوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور تُم اُن (بے ایمانوں) کے ساتھ جنگ کرتے رہو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہ جائے اور سب دین اللہ ہی کا ہو جائے۔

(سورۃ۸۔۰۳۹)(۴۱)

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ ٱلدُّنْيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

کسی نبی کو یہ سزاوار نہیں کہ اس کے لئے قیدی ہوں جب تک کہ وہ زمین میں اُن کا اچھی طرح خون نہ بہالے۔

(سورۃ۸۔۰۶۷)(۴۲)

فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلْأَشْهُرُ ٱلْحُرُمُ فَٱقْتُلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَٱحْصُرُوهُمْ وَٱقْعُدُوا۟ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا۟ سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

مشرکوں کو قتل کر دو جہاں کہیں بھی تُم اُن کو پاؤ اور انہیں گرفتار کر لو اور انہیں قید کر دو اور انہیں ہر گھات کی جگہ اُن کی تاک میں بیٹھو۔

(سورۃ۹۔۰۰۵)(۴۳)

قَـٰتِلُوا۟ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَلَا بِٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ ٱلْحَقِّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ حَتَّىٰ يُعْطُوا۟ ٱلْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَـٰغِرُونَ

تُم اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ یومِ آخرت پر۔

(سورۃ۹۔۰۲۹)(۴۴)

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَـٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا۟ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَـٰتِلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَـٰتِلُونَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ

اور تم تمام مشرکین سے اسی طرح جنگ کیا کرو جس طرح وہ سب کے سب تم سے جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ۹۔۰۳۶)(۴۵)

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قَـٰتِلُواْ ٱلَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ ٱلْكُفَّارِ وَلْيَجِدُواْ فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَٱعْلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ

اے ایمان والو تُم کافروں میں سے ایسے لوگوں سے جنگ کرو جو تمہارے قریب ہیں اور وہ تمہارے اندر سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ۹۔۱۲۳)(۴۶)

وَجَزَٰٓؤُاْ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلظَّـٰلِمِينَ

۔۔۔اور بُرائی کا بدلہ اسی برائی کی مِثل ہوتا ہے۔

(سورۃ۴۲۔۰۴۰)(۴۷)

فَإِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَضَرْبَ ٱلرِّقَابِ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّواْ ٱلْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتَّىٰ تَضَعَ ٱلْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ لَٱنتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَـٰكِن لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَٱلَّذِينَ قُتِلُواْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَـٰلَهُمْ

پھر جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو تو اُن کی گردنیں اُڑادو، یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کر چکو تو مضبوطی سے باندھ لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے یا فدیہ لے کر یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے یہی ہے۔

(سورۃ۴۷۔۰۰۴) (۴۸)

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ سِيمَاهُمْ فِى وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِى ٱلْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کی معیت اور سنگت میں ہیں کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں، آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔

(سورۃ۴۸۔۰۲۹)(۴۹)

لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوْ كَانُوٓاْ ءَابَآءَهُمْ أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوَٰنَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُوْلَـٰٓئِكَ كَتَبَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْإِيمَـٰنَ وَأَيَّدَهُم

بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ حِزْبُ ٱللَّهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ

آپ اُن لوگوں کو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اُس شخص سے دوستی رکھتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اس کے رسول سے دُشمنی رکھتا ہے۔

(سورۃ۵۸۔۰۲۲)(۵۰)

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَـٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَـٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ

اے نبی آپ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے، اور اُن پر سختی فرمایئے۔

(سورۃ۶۶۔۰۰۹) (۵۱)

یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ محمد کی تحریریں نفرت انگیز ہیں۔وہ خوف اور تلوار کے زور پر اپنی زندگیاں جینے کیلئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تاکہ لوگ ایک دوسرے کا انصاف کریں۔ سابقہ حوالوں کا موازنا مندرجہ ذیل دی گئی یسوع مسیح کی ہدایات سے کریں:

لیکن میں تُم سُننے والوں سے کہتا ہوں کہ اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تُم سے عداوت رکھیں ان کا بھلا کرو۔ جو تُم پر لعنت کریں اُن کے لیے برکت چاہو۔ جو تمہاری تحقیر کریں اُن کے لیے دُعا کرو۔ جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے اور جو تیرا چوغہ لے اُس کو کُرتہ لینے سے بھی منع نہ کر۔ جو کوئی تُجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تیرا مال لے لے اُس سے طلب نہ کر۔ اور جیسا تُم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تُم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔

اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیونکہ گنہگار بھی اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اگر تم اُن ہی کا بھلا کرو جو تمہارا بھلا کریں تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیونکہ گنہگار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور اگر تُم اُن ہی کو قرض دو جن سے وصول ہونے کی اُمید رکھتے ہو تو تمہارا کیا احسان ہے؟ گنہگار بھی گنہگاروں کو قرض دیتے ہیں تاکہ پورا وصول کر لیں۔ مگر تم اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو اور بھلا کرو اور بغیر نا اُمید ہوئے قرض دو تو تمہارا اجر بڑا ہو گا اور تم خُدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھہرو گے کیونکہ وہ ناشکروں اور بدوں پر بھی مہربان ہے۔ جیسا تمہارا باپ رحیم ہے تم بھی رحم دل ہو۔ عیب جوئی نہ کرو۔ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے گی۔ مجرم نہ ٹھہراؤ۔ تُم بھی مجرم نہ ٹھہرائے جاؤ گے۔ خلاصی دو۔ تُم بھی خلاصی پاؤ گے۔ دیا کرو۔ تمہیں بھی دیا جائے گا۔ اچھا پیمانہ داب داب

کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کرکے تمہارے پلے میں ڈالیں گے کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔(لوقا۶: ۲۷۔۳۸)

بائبل مقدّس میں سے لئے گئے گزشتہ پیراگراف کا موازنہ فوراً درجہ بالا قرآن(القرآن) سے کرنے کے بعد، دونوں میں سے کون۔۔یسوع یا محمد۔ آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے آسمانی باپ کی سچی گواہی کون ہے؟ قرآن (القرآن) میں کیا لکھا ہے غور کرتے ہوئے، ایک چھوٹی سی حیران کرنے والی بات سمجھ میں آتی ہے کہ کئی ممالک جہاں پر اسلام کا علم لہراتا ہے بائبل مقدّس کیوں ممنوع ہے۔ کہ کہیں اُس قوم کے لوگ یہ پڑھنے کے قابل نہ ہو جائیں:

خُداوند یوں فرماتا ہے کہ جو موت کے لیے ہیں وہ موت کی طرف جائیں اور جو تلوار کے لیے ہیں وہ تلوار کی طرف اور جو کال کے لئے ہیں وہ کال کی اور جو اسیری کے لیے ہیں وہ اسیری میں۔(یرمیاہ۱۵ : ۲)

اپنی تلوار کو میان میں کرلے کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے۔(متی۲۶ : ۵۲)

جس کو قید ہونے والی ہے وہ قید میں پڑے گا۔ جو کوئی تلوار سے قتل کرے گا وہ ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ (مکاشفہ ۱۳ : ۱۰)

اے عزیزو! اپنا انتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ یہ لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے۔ بدلہ میں ہی دونگا۔ بلکہ اگر تیرا دُشمن بھوکا ہو تو اسکو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو اُسے پانی پلا کیونکہ ایسا کرنے سے تو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کے ڈھیر لگائے گا۔ بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ۔ (رومیوں ۱۲: ۱۹۔۲۱)

مختصراً، وہ (مثلاً، اس قوم کے لوگ جہاں پرچمِ اسلام لہراتا ہے) ابرہام ،اضحاق اور یعقوب کے خُدا کو پالیں گے۔۔ جسکی گواہی دینے کے لیے واحد یسوع مسیح آیا۔۔۔جو کہ محبت اور سلامتی کا خُدا ہے اور جنگ، خوف اور نفرت کا دیوتا نہیں ہے۔ مزید برآں، وہ لاویوں کے کاہنِ اعظم کے بارے سیکھیں گے اور اسرائیل کے بچوں کے لیے اسکے شفاعتی کردار کو جانیں گے، ہر سال قربانی چڑھاتے ہوئے اُنکے گناہوں کی بخشش کے واسطے، اور کہ کیسے یسوع مسیح اپنی قربانی پیش کرنے کے لیے بھیجا گیا"ایک ہی مرتبہ سبھوں کے واسطے"(عبرانیوں ۱۰:۱۰)

وہ جانیں گے پُرانے عہد نامہ کے واقعات، قواعد وضوابط کیسے تھے لیکن محض ایک شکل، یا تحریر تھے مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والی چیزوں کے متعلق۔ وہ خُدا کے برّہ یسوع مسیح کے کردار کو سمجھیں گے، سورج کے تلے تمام قوموں کیلئے بطور شفاعتی اور بالآخر، اپنا یسوع مسیح کیساتھ رشتہ سے متعلق، وہ جانیں گے کہ آسمان کے تلے لوگوں کو کوئی اور نام نہیں بخشا گیا، جس کے وسیلہ سے نجات ہو"۔(اعمال ۴ : ۱۲)۔

پورے قرآن (القرآن) میں محمد نے کاوش کی ہے کہ یسوع مسیح کے کردار بطور اکلوتے بیٹے اور دُنیا کے اکلوتے نجات دہندہ ردّ کردے۔ اُس نے بارہا کوشش کی۔ اُس نے برّہ کی نفی کرنے کی کوشش کی ہے "جو بہتوں کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا ہے، جس نے گنہگاروں (فاسقوں) کی شفاعت کی ہے"(یسعیاہ ۵۳ :۱۲) اور کہ "اور وہ ہمیشہ زندہ ہے کہ اُنکی شفاعت کرے" (عبرانیوں ۷ : ۲۵)

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

اُس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرنے والا نہیں۔

(سورۃ۱۰۔۰۰۳) (۵۲)

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَآئِهِمْ شُفَعَـٰٓؤُا۟ وَكَانُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ كَـٰفِرِينَ

اُن کے شریکوں میں سے اُن کے لئے سفارشی نہیں ہونگے، اور وہ اپنے شریکوں کے ہی منکر ہو جائیں گے۔

(سورۃ۳۰۔۰۱۳) (۵۳)

وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَـٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ

اور اُس کی بارگاہ میں شفاعت نفع نہ دے گی سوائے جس کے حق میں اُس نے آذان دی ہو گی۔

(سورۃ۳۴۔۰۲۳) (۵۴)

قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَـٰعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

سب شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

(سورۃ۳۹۔۰۴۴) (۵۵)

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْـَٔازِفَةِ إِذِ ٱلْقُلُوبُ لَدَى ٱلْحَنَاجِرِ كَـٰظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ

ظالموں کے لئے (وہ جو محمد اور قرآن پر ایمان نہیں رکھتے) نہ کوئی مہربان دوست ہو گا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔(سورۃ۴۰۔۰۱۸) (۵۶)

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ

کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔

(سورۃ۵۳۔۰۳۸) (۵۷)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اور رسول اللہ [مطلب محمد] تمہارے لئے مغفرت فرمائیں۔

(سورۃ۶۳۔۰۰۵) (۵۸)

یہ صاف ہے کہ محمد نے اپنے آپ کو یسوع مسیح کی جگہ رکھنے کی کوشش کی۔ مصلوبیت کا کیا؟ محمد انکاری ہے کہ یسوع مسیح مصلوبیت کے وقت جسمانی حالت میں تھے:

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ عِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًۢا

۔۔۔انہوں نے نہ اُن کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی چڑھایا مگر اُن کے لئے ہم شکل بنا دیا۔

(سورۃ۴۔۱۵۷)(۵۹)

وہ جو مستحکم انداز میں قائم ہیں کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا نہیں ہے وہ خُدا کے خلاف شدید گناہ کرتے ہیں اور کہ وہ ہمارے گناہوں کے واسطے نہیں مرا، وہ مجرم ہیں۔ اس واحد مقصد کے لیے، محمد اپنے آپ کو اپنے پیروکاروں کو مجرم ٹھہراتا ہے (جب تک کہ وہ جو اُسکے پیروکار ہیں)۔ خُداوند یسوع نے کہا:

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کیونکہ خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اسلئے کہ دُنیا اس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا اِس لئے کہ وہ خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ (یوحنا۳: ۱۶۔۱۸)

میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تُم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اور کوئی اور اپنے ہی نام سے آئے تو اُسے قبول کر لو گے۔ (یوحنا۵ : ۴۳)

اگر میں نہ آتا اور اُن سے کلام نہ کرتا تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے لیکن اب اُنکے پاس اُنکے گناہ کا عُذر نہیں۔ جو مُجھ سے عداوت رکھتا ہے وہ میرے باپ سے بھی عداوت رکھتا ہے۔ اگر میں اُن میں وہ کام نہ کرتا جو کسی دوسرے نے نہیں کئے تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے مگر اب تو انہوں نے مجھے اور میرے باپ دونوں سے عداوت رکھی۔(یوحنا۵:۲۲۔۲۴)

اِس دُنیا کا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا نہیں ہے:

کون جھوٹا ہے سوا اُس کے جو یسوع مسیح کے ہونے کا انکار کرتا ہے؟ مخالفِ مسیح وہی ہے جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے۔(۱۔یوحنا۲ : ۲۲)

ایسے جھوٹوں کا کیا مقام ہے؟

اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہو گا۔ یہ دوسری موت ہے۔(مکاشفہ ۲۱ : ۸)

سادگی سے بیان کیا ہے، یسوع مسیح کے سوا خُدا باپ کے ساتھ ہمارا کوئی وکیل نہیں۔ اگر ہم اُس کو ردّ کریں جس کو خُدا نے بھیجا ہے، ہم اُس (خُدا) کے رحم کو ردّ کرتے ہیں جس نے اُس (یسوع) کو بھیجا۔

ہو سکتا ہے مسلمان بحث کریں کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے جس درجہ کے دوسرے سب انسان ہیں "خُدا کے بیٹے" (مثلاً، "خُدا کے بچے") ہیں۔ وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں، بطور خُدا کے اکلوتے بیٹے (یوحنا۳:۱۶)، تمام نسلِ انسانی کی تاریخ میں یسوع مسیح کی واحدانیت کا انوکھا مقام ہے (ماضی، حال اور مستقبل) کیونکہ وہ واحد انسان ہے جو بلاواسطہ خُدا کے پاک روح کے وسیلہ انسانی ماں سے تولدّ پا کر پیدا ہوا۔ بالفاظِ دیگر، کوئی انسانی باپ بلواسطہ یا بلاواسطہ یسوع مسیح کے تصور (وجود) میں شامل نہیں۔ بائبل مقدّس کی زبان میں، کوئی انسانی باپ نے اُسے "پیدا" نہیں کیا۔(یعنی، اُسکی پیدائش کے لئے تخم یا تولیدی مادہ فراہم نہیں کیا)۔

یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اگر کبھی ہمیں سامنا ہو کہ درمیان انتخاب کرنا ضرور ہو کہ اقرار کریں کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے یا ہمارا سر تن سے جُدا ہو جائے (مکاشفہ ۲۰:۴)، میں دُعا گو ہوں کہ خُدا ہمارے اندر اور اوپر طاقت دے تاکہ ہم کبھی اس مطلقِ حقیقی کو جو غیر مبہم، اور ابدی سچائی ہے، ردّ نہ کریں۔ اگرچہ ہو سکتا ہے ہمارے سر ہمارے جسموں سے جُدا ہو جائیں، حقیقی مسیحی ایماندار کبھی بھی یسوع مسیح کے بدن سے جُدا نہیں ہو سکتے اگر وہ خُدا کے اکلوتے بیٹے کے ساتھ سچے رہتے ہیں۔

کیوں شیطان کے لئے انسانوں کو اس بات سے دُور رکھنا اہم ہے کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے؟ شیطان اُنکو ابدی نجات سے دور رکھتا ہے۔ کیوں شیطان کو مسیحیوں کے خلاف غصہ ہوتا ہے؟ شیطان غضبناک ہوتا ہے کیونکہ وہ حسد سے بھرا ہوا ہے اور کیونکہ وہ خُدا قادرِ مطلق سے نفرت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُسکی مخلوق کو اُس سے چھین لے ۔اگرچہ شیطان ''بندر تماشے'' کر سکتا ہے،واحد حقیقی خُدا کی کئی طریقوں سے نقل یا نقالی کر سکتا ہے، لیکن شیطان محض توہم پسند ہے۔اگرچہ شیطان اپنے ہم ذہن افراد کو اپنی چالاکی، بدی، اور نفرت سے پاگل بنا سکتا ہے، لیکن وہ انسان کو اندر پیدا نہیں کر سکتا۔شیطان انسان کو تخلیق نہیں کر سکتا۔ شیطان اپنی مردہ روحانیت سے صرف جن (بدروح) پیدا کر سکتا ہے۔مزید، شیطان ہمیشہ نسلِ انسانی کی ابدی نجات کا انکار کرنے کا متلاشی رہتا ہے یہ وہی چیز جو وہ خود حاصل نہیں کر سکتا۔

بد قسمتی سے ،شیطان کئی مسلمانوں کو یہ بات تسلیم کرنے سے روکتا ہے کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے کیونکہ شیطان قرآن(القرآن) کے ذریعے اُنکو آمادہ کرتا ہے

ا۔خُدا ہی کافی ہے اور اُسکو اِکلوتے بیٹے کی ضرورت نہیں۔

۲۔خُدا کے بارے میں مسیحیوں کا نظریہ ''خُدا باپ، خُدا بیٹا، اور خُدا پاک روح'' مشرکانہ ہے اور، اسلئے ، خُدا کی توحیدی قُدرت کے خلاف ہے (حقیقی مسیحی ایماندار جو طرزِ تحریر کو گلے لگاتے ہیں جانتے ہیں ''خُدا باپ، خُدا بیٹا اور خُدا پاک روح'' وہ ''تین خداؤں پر'' ایمان نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ صرف واحد اور سچے خُدا پر ایمان رکھتے ہیں)۔

۳۔کیونکہ خُدا اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے (یعنی، قادرِ مطلق)،خُدا کو اکلوتے بیٹے کی ضرورت نہیں اگر وہ نسلِ انسانی کو بچانے کی خواہش رکھتا ہے۔

حقیقت میں محمد نے سوچا کہ جبرائیل فرشتہ (خُدا کا سچا پیغام رساں) اس پر ظاہر ہوا ہے اور آہستہ آہستہ اُسکو قرآن (القرآن) لکھوایا تقریباً بیس سالوں کے دورانیہ میں۔ محمد کو یہ نہیں پتا تھا کہ وہ شیطان ہے جس نے اپنے آپ کو بطور ''ایک روشنی کے فرشتہ'' اُس پر (۲۔کرنتھیوں ۱۱ : ۱۴) ظاہر کیا ہے۔ محمد کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ شیطان تھا جو نادیدنی طور پر قرآن(القرآن) اُسکو پڑھ کر سنا رہا تھا۔

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنیاد پر محمد بطور ایک نبی کے شیطان کا کامل اور پسندیدہ انتخاب تھا:

۱۔ محمد مسیحی نہ تھا، اور اسلئے، خُدا کا پاک روح اس میں بسا ہوا نہ تھا۔ خُدا کے پاک روح کے بغیر، محمد اچھائی اور بُرائی میں تمیز نہ کر سکا۔ اُسکے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا کہ وہ سمجھ پائے کہ وہ جبرائیل نہیں بلکہ شیطان تھا۔

۲۔ محمد کو یہ معلوم نہ تھا کہ بائبل مقدّس ہی خُدا کا حقیقی کلام ہے۔ اس لئے، محمد یہ سمجھ نہ سکا کہ اُس کو کیا سنایا جا رہا ہے وہ جو جھوٹ کا منبع اُسکو بذریعہ شیطان لکھوایا گیا۔ اُسکو روحانی جھوٹا پن معلوم نہ ہو پایا۔ وہ سب جو محمد ایمان رکھتا تھا کہ وہ ایک آسمانی مخلوق ہے جو اُسکے ساتھ مخاطب تھی۔

۳۔ محمد نفسیاتی طور پر بھی نااہل تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ایمان رکھے کہ وہ نبی کا مادہ ہے جبکہ صاف ہے کہ وہ نہیں تھا۔ اُس نے اپنے آپ کو نبی تصور کیا۔ بد قسمتی سے، اس کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ ایک جھوٹا نبی ہے۔ وہ صرف ایک مہرہ اور آلہ تھا۔ جو شیطان کے لیے استعمال ہوا۔ وہ سب کچھ جو محمد سوچ سکتا تھا کہ واحد اور سچے خُدا نے اُسے منتخب کیا ہے اُسکو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ شیطان ہے جس نے اُسے منتخب کیا ہے نہ کہ خُدا قادرِ مطلق۔ کیونکہ ایسے غیر معمولی مافوق الفطرت واقعات محمد کی زندگی میں واقع ہوئے، اور کیونکہ اُسکی بنیاد بائبل مقدّس کے لکھے ہوئے کلام پر نہیں تھی، محمد تیزی سے اور زیادہ پُر جوش اور جنونی ہو گیا اس کلام کو پھیلانے کے بارے میں جو شیطان نے اُس کو سُنایا تھا۔ اُسکی جنونیت نے اُس لکھے ہوئے جھوٹ جسکو قرآن (القرآن) کے نام سے جانا جاتا ہے اُسکی مدد کی۔ اور اُسکی جنونیت اُسکے پیروکاروں میں جاری ہے، خاص کر آج اسلامی جہادیوں، سلفی تحریک اور اُن سے جُڑی تنظیموں میں واضح نظر آتی ہے۔

محمد سمجھ نہ سکا کہ شیطان جھوٹا ہے، اور شیطان جھوٹ کا باپ ہے، اور شیطان کی اپنی زبان جھوٹ ہے (یوحنا ۸:۴۴)۔ محمد سمجھ نہ سکا کہ شیطان صرف جھوٹ بولتا ہے۔ شیطان سچائی کو مسخ کر کے جھوٹ پسند کرتا ہے اور جھوٹ کا بھیس بدلتا ہے۔ دراصل، شیطان دھوکہ دہی، لاعلمی، غلط معلومات، غلط رُخ موڑنے کا اور جھوٹی خبروں کا خالق ہے۔ سب کا مقصد ہے کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات کی خوشخبری کو جھوٹی تشکیل دی جائے جس سے غیر نجات یافتہ لوگوں کو گمراہ کیا جا سکے اور اسطرح، انہیں یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات کے انجیلی پیغام سے دور بہکا دے۔

محمد کو یہ معلوم نہ تھا کہ شیطان اُس سچ کو کہ یسوع مسیح خُدا کا اِکلوتا بیٹا ہے برداشت نہیں کر سکتا۔ محمد شیطان کی کمینگی اور دھوکہ باز فطرت سے واقف نہ تھا۔ یقین کرنے کے لیے، محمد نے قرآن (القرآن) کو من سے نہیں گھڑا۔ یہ

شیطان تھا جس نے قرآن (القرآن) کے پیراگراف اُسکو بتائے۔ قطع نظر آیا کہ محمد پڑھا لکھا تھا یا انپڑھ تھا اور اُس نے لکھوایا پھر کوئی اور تھا جس نے لکھا، محمد تب بھی اِس دُنیا کے حقیقی معنی میں "بے وقوف" تھا محمد سب سے عظیم ہمہ وقت دھوکہ باز (شیطان) سے دھوکہ کھا چکا تھا، جو کہ شیطان ہے۔ آج، پورے کُرہ ارض پر، شیطان سب کو جو قرآن (القرآن) کے بارے میں تنقیدی رائے رکھتے ہیں اُن کو خاموش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان ڈرتا ہے کہ یسوع مسیح کی انجیل کا نُور اسلام کی تاریکی کا خاتمہ نہ کردے۔ کہیں اُسکو اور اُسکے جھوٹ کو ظاہر نہ کردے کہ حقیقت میں وہ کون ہیں۔ حیرت انگیز طور پر، یہ شیطان ہے جو کہ اس ممکنہ صورتحال سے دہشت زدہ ہے۔ اس وجہ سے، شیطان نہیں چاہتا کہ لوگ بائبل مقدّس کے پیغام کو پڑھیں اور سمجھیں۔

مسلمانوں سے یہوواہ کے اکلوتے بیٹے کے متعلق بحث کرتے ہوئے

μονογενής [G3439] (جسکا تلفظ مونو جنیس ہے)

یونانی نئے عہد نامہ کا بے حد اہم لفظ ہے جو کہ جسمانی تصور اور یسوع مسیح کی پیدائش کے لئے جو یہوواہ کا کا بیٹا جو بائبل مقدّس کا خُدا ہے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

μονογενής (mo-no-ge-nase´) [G3439]

ایک دو الفاظ پر مشتمل ایک مرکب لفظ ہے۔ جس کی بنیاد یا جڑ

μόνος [G3441] (تلفظ مونو) اور

γεννάω [G1080] (تلفظ جینو)

μόνος (جینوس)

کا مطلب ہے۔ ایک، اکلوتا، ایک ہی، صرف ایک ہی، تنہا، اور یکتا؛

γεννάω (تلفظ جینو)

کا مطلب ہے پیدا ہونا (یعنی رحم سے برآمد ہونا)، پیدا کرنا، پیدا ہوا، جنم دینا، حمل ٹھہرنا، نسل پیدا کرنا، اور شرعی وارث۔

کیونکہ موجو جینس ایک مرکب لفظ ہے، اُسکے مکمل معنی اِسکی دونوں انفرادی الفاظ کے معنی رکھتے ہیں نہ کہ اُن میں سے ایک لفظ کے۔ بالفاظِ دیگر، مونو جینس کی مکمل وضاحت کیلئے۔ اکلوتا، اکلوتا جسمانی طور پر پیدا ہوا، اکلوتا شرعی

بیٹا، انوکھے طور پر حمل، اور تنہا نسل (پہلوٹھا اور اکلوتا)۔ اگرچہ بائبل مقدّس کے علمانے مونوجینیس کی وضاحت کے لیے اِسکو ایک ہی لفظ کے طور پر منتخب کیا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں جدید شنوائی میں کہ پیدائش کا حصہ زائد یا اضافی، مضمر، قدیم اور یا غیر متعلقہ ہے، اُسکی وضاحت بغیر پیدائش، ایک زیرِ ترجمہ لفظ ہے کیونکہ اُسکا ایک حصہ اُسکے مکمل معنی میں سے غائب ہے۔ یقین کرنے کے لیے، ایک لفظ اکلوتے کو استعمال کرنا کہ مونوجینس کے معنی واضح ہوں اکلوتے کے معنی کے بالکل مترداف نہیں ہیں۔

کئی لوگ خُدا کے اکلوتے بیٹے میں پیدا ہونے کے لفظ کے معنی نہیں سمجھ پاتے۔ اس لیے، وضاحت کی خاطر، یہاں پر یہ بیان کرنا اہم ہے کہ "پیدا ہوا" پُرانی انگریزی سے اخذ کیا گیا ہے اور "پیدا ہونا" کا ماضی صفت کا فعل ہے "پیدا ہوا" جسکا ماضی صفت ہے "پیدا ہوا" (پیدا ہونا، پیدا ہوا، پیدا ہو چکا)

(beget, begat, begotten)

لفظ پیدا ہونے کے معنی ہیں

(bear, bore, born)

یعنی اسکا مطلب ہے "جنم دینا" اور "اولاد کا ہونا"۔ لہٰذا، لفظ "پیدا ہو چکا" کا مطلب ہے "جنم لینا"، "پیٹ میں پڑا"، یا "جسمانی طور پر رحم سے بر آمد ہوا"۔ پہلا انسان یعنی آدم بائبل مقدّس کے خُدا سے پیدا نہیں ہوا۔ یا مادہ انڈہ سے نہ تو "پیدا ہوا" اور نہ ہی رحم سے بر آمد ہوا اور نہ ہی وہ خود سے موجود تھا اور نہ ہی خُدائے خالق کے مترادف تھا۔ یسوع مسیح، بہر حال، خود موجود ہے اور خُدائے خالق کے مترادف ہے (یوحنا ۱:۱)۔ واحد یسوع مسیح ہی تھا جو خُدا سے "پیدا ہوا"۔ اگرچہ پہلا انسان آدم "خُدا کا بیٹا" تھا (لوقا ۳ : ۳۸) پہلا انسان آدم ایک تخلیق شدہ ذات تھی اور کبھی بھی وہ یسوع مسیح کی مانند خدائے مجسّم نہ تھا (یوحنا ۱ : ۱۴)۔ (وضاحت کے لیے، خُدا مجسّم اور الہیٰ تجسم دونوں مترادف ہیں)۔

یسوع مسیح کے معاملہ میں، "خُدا سے پیدا ہوا" اور "خُدا سے پیدا ہو چکا" کا مطلب ہے۔ (۱) کہ خُدا نے خود مریم کو اپنا تخم (بیج) یا پھر مریم نے یسوع کے تشکیل کے لئے خود اپنا انڈہ فراہم کیا؛ (۲) کہ یسوع مسیح جسمانی طور پر مریم کے رحم سے (دورانِ زچگی) بر آمد ہوا؛ اور (۳) کہ یسوع مسیح اُسی روحانی مادہ سے مرکب ہوا جیسا خُدا انسانی جسم میں ظاہر ہو۔ یسوع مسیح کسی جنسی مباشرت سے تخلیق نہیں ہوا لیکن خُدائے خالق کی پاک روح کے مریم پر سایہ کرنے سے

(لوقا۱:۳۵)۔ مریم جو ماں ہے وہ مکمل طور پر یسوع مسیح کی پیدائش کی تشکیل میں حصہ دار ہے بذریعہ اپنے ذاتی جسمانی حصہ داری یعنی انڈہ، رحم اور بچہ یسوع کو خوراک کو فراہم کرتے ہوئے۔ مریم محض ایک انکیوبیٹر (بچہ کو گرم رکھنے کا شیشہ کا ڈبہ) نہ تھی جس میں آدمِ ثانی (یسوع) کو رکھا گیا۔ اگرچہ یہوواہ باپ ہے اور مریم یسوع مسیح کی ماں ہے، مریم نہ تو خُدا کی بیوی ہے اور نہ ہی خُدا کی ماں۔ یسوع مسیح، خُدائے خالق کی پاک روح اور مریم کی جسمانیت (یعنی، اُسکے جسمانی مادہ) کا ایک انوکھا امتزاج تھا۔

اگرچہ پہلا آدم خُدائے خالق کی کامل شبیہ اور شکل پر بنایا گیا تھا، پہلا آدم خُدائے خالق کے برابر نہ تھا۔ بالالفاظِ دیگر، پہلا انسان یعنی آدم خُدا نہ تھا۔ اسکے مقابلہ میں، یسوع مسیح کو اُسی خود ساختہ مادہ سے جیسا خُدا ہے ترکیب دیا گیا اور، حقیقت میں، وہ خُدائے خالق کے ساتھ انوکھے انداز میں یکتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، یسوع مسیح کل، آج اور ابد تک یکساں ہے جیسا خُدا کیونکہ وہ، دراصل، خود خُدا ہے۔ جو پہلا انسان یعنی آدم صرف ایک تخلیق شدہ مادہ تھا۔ اُسکے مقابلہ میں یسوع مسیح خود ساختہ مادہ سے ترکیب دیا گیا جیسا خُدا تھا، جو کہ انوکھے طور پر مجّسم ہوا۔ (یسوع مسیح تھا، ہے اور ہمیشہ خُدا رہے گا اپنی ذات کی وضع اور حالت سے قطع نظر جو تھی، ہے اور ہو گی)۔

اکلوتے کی مزید درست وضاحت کے لئے جو یسوع مسیح کے ناطے سے ہے،

μονογενής (mo-no-ge-nase´)

مونوجینیس کے سیاق وسباق کو بمطابق یوحنا رسول کی تحریروں کو سمجھنا ضروری ہے۔ یسوع مسیح کو "کلمہءخُدا" کے طور جانا جاتا ہے نا صرف مکاشفہ ۱۹ : ۱۳ (از قلم یوحنا رسول) لیکن بمطابق یوحنا کی انجیل بھی:

(۱) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ (۲) یہی ابتدا میں خُدا کے ساتھ تھا۔ (۳) سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہُوا ہے اُس میں کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ (۴) اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نُور تھی۔ (۵) اور نُور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے قبول نہ کیا۔ (۱۰) وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ (۱۴) اور کلام مجّسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اِکلوتے کا (مونوجینیس) کا جلال۔ (۱۸) خُدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اِکلوتا بیٹا (مونوجینیز) جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا۔ (۳۴) چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خُدا کا بیٹا ہے؟ (۴۹) نتن ایل نے اُس کو جواب دیا اَے ربّی! تو اسرائیل کا بادشاہ ہے (یوحنا ۱:۱۔۵، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۳۴، اور ۴۹)۔

اس موڑ پر خلاصہ کرنا:

۱۔یسوع مسیح ''خدا کا کلمہ'' ہے(مکاشفہ ۱۹: ۱۳)۔

۲۔خدا کا کلمہ ہی خدائے خالق ہے(یوحنا ۱:۱)۔

۳۔کلمہ مجسم ہوا ایسا جیسے یسوع مسیح میں خُدا کا اکلوتا بیٹا(یوحنا ۱: ۱۴، ۳۴:۱۸اور ۳۵)۔

۴۔یسوع مسیح مجسم خُدا(خُدا جسم میں)۔

۵۔خُدائے خالق اس دُنیا میں تھا جو اُس نے بنائی، لیکن دُنیا اُسکے عجیب جلال کو تاریکی کی وجہ سے پہچان نہ سکی۔ وہ جلال، جسکی یوحنا، یہوداہ اور پطرس نے گواہی دی ہے اُس مقام پر جہاں پر ایلیاہ اور موسیٰ پہاڑ پر انکو نظر آئے۔ (یوحنا ۱ : ۴، ۵، ۱۰، اور ۱۴)

اُسکی انوکھی تشکیل کی وجہ سے بطور خُدا کے اکلوتے بیٹے، یسوع مسیح کامل خُدا ہے اور کامل انسان ہے۔ کوئی اور کبھی اِسکا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ یا کبھی اس قابل نہیں ہو گا کہ دعویٰ کر پائے۔ یہ ایک حالتِ واحدانیت ہے۔

قرآن(القرآن) کافی واضح ہے جو خالق (یعنی ، اللہ) کا مطلب بتاتا ہے یسوع مسیح میں اکلوتا بیٹا نہیں ہے(دیکھیں قرآن سے منسلک حوالہ جات جو کہ اس کتاب کے آخر میں دیئے گئے نوٹس نمبر ۱۸ سے نمبر ۲۹ میں ہیں)

بہر حال، کئی پڑھے لکھے مسلمان قبول کرتے ہیں کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے لیکن صرف اُسی درجہ کا جس کا بائبل مقدّس میں دوسرے لوگوں کا حوالہ دیا گیا کہ وہ خُدا کے بیٹے ہیں۔

تین اہم مثالیں درج ذیل ہیں:

پہلی مثال

۱۔اوّل، چند پڑھے لکھے مسلمان یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کے بطور خُدا کا بیٹا ہونا آدم سے فرق نہیں کیونکہ لوقا ۳ : ۳۸ میں آدم کا واضح حوالہ دیا گیا ہے بطور ''خُدا کے بیٹا'' ہونے کے ناطے سے۔

بہر حال، اُس بحث کے جواب میں کہ آدم خُدا کا بیٹا تھا، اس بات کو ملحوظِ خاطر رکھنا اہم ہے کہ آدم خُدا سے پیدا نہیں ہوا تھا؛ آدم ایک بے شکل مادہ، مٹی سے تخلیق کیا گیا تھا(پیدائش ۲ : ۷)۔ آدم انسانی ماں سے پیدا نہیں ہوا۔ صرف یسوع مسیح ہی خُدا کا پیدا ہوا اِکلوتا بیٹا ہے۔ اِسکا مطلب ہے کہ یسوع مسیح وہ واحدِ مولود ہے جو خُدا سے پاک روح کے ذریعہ پیدا ہوا مادہ انسان(عورت) کے ساتھ سے پیدا ہوا۔

بائبل مقدّس کا خُداباپ اور حضرت مریم یسوع مسیح کی ماں تھی۔ دونوں خُداباپ اور مریم یسوع مسیح کی ماں دونوں یسوع مسیح کی پیدائش میں برابر کے جسمانی حصہ دار ہیں: یسوع مسیح تولیدی بیج سے پیدا ہوا (مثلاً، سپرماٹوزون، کرم، منی) جو کہ خُداباپ کی جانب سے فراہم کیا گیا اور جسمانی (یعنی، مادہ) انڈہ حضرت مریم کی جانب سے فراہم کیا گیا۔ اگرچہ تولیدی مادہ (کرم) سے تشکیل پایا (۱) بے ترتیب مادہ سے (مثلاً، لاطینی زبان کا لفظ ''ڈی نووہ''، یعنی از سرِ نو)، (۲) بد نظمی سے (مثلاً، لاطینی زبان کا لفظ ''ایکس نی ہیلو'' جسکا مطلب بے ہستی)، یا (۳) جینیاتی تجسم سازی سے، وہ انڈہ جو حضرت مریم کی جانب سے فراہم ہوا تھا۔ یسوع مسیح کسی عجیب التولید وضع سے حضرت مریم کے بطن میں خودبخود عجیب النسل شکل میں پیٹ میں نہیں پڑا۔ یسوع مسیح حضرت مریم کے بطن میں بغیر اکیلے لونی جسم (کروموسومل) کے حصہ دار پیدا نہیں ہوا۔ یسوع مسیح حضرت مریم کی نقل (کلون) نہ تھا۔

کیونکہ مسیحیت کے بارے میں محمد کی سمجھ بوجھ رومن کیتھولک ازم، مشرقی آرتھوڈوکس، اور قبطی (مثلاً مصری) مسیحیت کے معمولی انکشاف سے آئی تھی۔ محمد نظریہء تثلیث کو نہیں سمجھ پایا یعنی خُدا کے تین اقنوم (مثلاً، خُداباپ، خُدابیٹا اور خُداپاک روح)۔ غیر اقوام کی حضرت مریم کی بُت پرستی کے وجود کی وجہ سے، جو اب بھی موجود ہے، خاص کر رومن کیتھولک ازم میں، مشرقی آرتھوڈوکس اور قبطی (مصری) مسیحیت میں، محمد غلطی سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت مریم بائبل مقدّس کی تثلیث کا تیسرا اقنوم (حصہ) ہے یعنی ''خُداماں'' خُداباپ اور خُدابیٹے کے ساتھ ساتھ ہے۔ محمد کی یہ کاوش کے حضرت مریم کو مسیحی خُدائے ثالوث کے تیسرے اقنوم (حصہ) کے طور منظر کشی کرے اسکو سورۃ المائدہ (۵) کی آیت ۱۱۶ کے پہلے حصہ میں ظاہر کیا گیا ہے:

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَـٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَـٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَـٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّـٰمُ ٱلْغُيُوبِ

اور جب اللہ فرمائے گا۔ اے مریم کے بیٹے عیٰسی کیا تُو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خُدا بنالو اللہ کے سوا۔ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے۔ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے پہونچتی۔ اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہو گا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا۔

(سورۃ ۵۔۱۱۶) (۶۰)

مزید وضاحت کے لیے، مریم پرستی سے قطع نظر (مثلاً، غیر اقوام میں مریم کی بُت پرستی) جو کہ رومن کیتھولک ازم، مشرقی آرتھوڈوکس اور قبطی (مصری) مسیحیت میں ابھی تک موجود ہے۔ پھر بھی مریم کو مسیحیت کے مرکزی دھارے میں کہیں بھی "خُداماں" گردانا نہیں جاتا یا پاک تثلیث کے تیسرے اقنوم کے طور نہیں سمجھا جاتا، حتیٰ نہ ہی تین فرقوں میں جو بتائے گئے ہیں۔ تمام حقیقی مسیحی جانتے ہیں کہ حضرت مریم ایک انسان تھیں، خُدا کی بیوی نہیں، اور خُدا کا اقنوم (حصہ) نہیں ہیں۔ محمد کو یہ بات سمجھ نہ آئی۔ (اگرچہ محمد اس بات کو نہیں سمجھتا تھا، شیطان ضرور سمجھتا تھا اور، نتیجہ میں، قرآن (القرآن) کو بنایا تاکہ مسلمانوں اور ممکنہ مسلمانوں کو پریشان کرے اور حضرت مریم کے مقام و کردار کو جو یسوع مسیح کی نظریہ کے بارے میں ہے سچ کو اندھیرے میں رکھے)۔

مثال ۲

(۲) دوسرا، چند پڑھے لکھے مسلمان یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح بطور خُدا کے بیٹے داؤد بادشاہ سے مختلف نہیں ہیں کیونکہ وہ غلطی سے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ بطور خُدا کے بیٹے داؤد بادشاہ کا حوالہ زبور ۲ : ۷ میں دیا گیا ہے:

"میں تو اپنے بادشاہ کو اپنے مقدّس پہاڑ صیون پر بِٹھا چکا ہوں۔ میں خُداوند کے فرمان کا اعلان کروں گا؛ اُس نے مُجھ سے کہا؛ تو میرا بیٹا ہے ؛ آج تو مُجھ سے پیدا ہوا۔ مُجھ سے مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث، اور ساری زمین کو تیری ملکیت بنادونگا۔ تُو لوہے کے شاہی عصا کی مدد سے اُن پر حکومت کرے گا؛ اور اُنہیں مٹی کے برتنوں کی مانند چکناچور کردیگا۔ (زبور ۲ : ۶۔۹)

مسلمان جو سوچتے ہیں کہ زبور ۲ داؤد بادشاہ کا حوالہ دے رہا ہے غلطی پر ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ زبور ۲ بادشاہوں کے بادشاہ (یعنی، مسیحا) کے متعلق ایک نبّوتی کلام ہے اور نہ کہ داؤد بادشاہ کے متعلق۔ باالفاظِ دیگر، جس بادشاہ کا حوالہ زبور ۲:۶ میں دیا گیا ہے وہ یسوع مسیح ہے، اور "پیدا ہوا بیٹا" جسکا حوالہ زبور ۲: ۷ میں ملتا ہے وہ یسوع مسیح ہے، نہ کہ داؤد بادشاہ۔ خُدا قادرِ مطلق زبور ۲: ۸ میں واضح بیان کرتا ہے: "مُجھ سے مانگ، اور میں قوموں کو تیری میراث، اور ساری زمین کو تیری ملکیت بنادونگا۔" عبرانی زبان کا لفظ "ہیدن" (یا "قومیں" کئی بائبل دیگر تراجم میں) اسکو

"goyim" [H1471]

جسکا مطلب ہے ''غیر قومیں'' داؤد بادشاہ نے پوری دُنیا کی غیر اقوام پر سلطنت نہیں کی (مثلاً، زمین کی انتہا تک) داؤد بادشاہ پاک سرزمین یعنی اسرائیل کے بچوں پر بادشاہ تھا۔ صرف دُنیا کا نجات دہندہ، یسوع مسیح، پوری دُنیا کی غیر اقوام پر راج کرتا ہے۔ زبور ۲:۹ یقین کرواتا ہے کہ پورا زبور ۲ نجات دہندہ کے متعلق ہے جو کہ اُسکے پوری دُنیا پر سلطنت کا حوالہ دے رہا ہے ''لوہے کے عصا'' کے ساتھ۔ (دیکھیں، مکاشفہ ۱۲ : ۵ اور ۱۹ : ۱۵) زبور ۲: ۷ کا حوالہ نئے عہد نامہ میں (اعمال ۱۳ : ۳۳، عبرانیوں ۱ : ۵، اور عبرانیوں ۵:۵) میں ملتا ہے، یہ ہمیشہ یسوع مسیح سے منسوب رہا ہے نہ کہ داؤد بادشاہ سے۔

مثال ۳

(۳) تیسرا، چند پڑھے لکھے مسلمان بائبل مقدّس کی کئی آیات پر اشارہ کرتے ہیں کہ بائبل مقدّس ثابت کرتی ہے کہ ''خُدا کے بیٹے'' اور بھی ہیں ماسوائے یسوع مسیح:

تو خُدا کے بیٹوں نے دیکھا کہ آدمیوں کی بیٹیاں خُوبصورت ہیں اور انہوں نے جن جن کو چُنا، اُن سے بیاہ کر لیا۔ (پیدائش ۶: ۲)

مسلمان نہیں سمجھتے کہ یہ فقرہ ''خُدا کے بیٹے'' یہاں فرشتوں کی ذات کا حوالہ دے رہا ہے جنہوں نے فردوس میں اپنی پہلی ملکیت کو چھوڑ دیا تا کہ انسانوں کے ساتھ جنسی مباشرت کریں (دیکھیں یہودہ کے خط ۶ آیت میں) وہ یہ بھی سمجھنے میں ناکام ہو چکے ہیں کہ یہ فقرہ ''خُدا کے بیٹے'' نئے عہد نامہ میں (یوحنا ۱: ۱۲؛ رومیوں ۸ : ۱۴ اور ۱۹؛ فلپیوں ۲ : ۱۵؛ اور ۱۔یوحنا ۱ : ۱ اور ۳) یہ اُن لوگوں کا حوالہ دیتا ہے جو یسوع مسیح کے ''وارث'' ہیں۔ (یا ''وراثت میں اُسکے ساتھ حصہ دار'' ہیں) اُسکی فدیہ کی قربانی پر ایمان کے وسیلہ سے وراثتی ہیں۔

عقلمند کو اِشارہ کافی ہے اُنکے لئے جو مسلمانوں کے ساتھ خُدا کے بیٹے کے متعلق بحث و مباحثہ کرتے ہیں:

آپ میں سے چند مسلمانوں کے ساتھ اس بحث میں شامل ہو جائیں گے بغیر اِس بات کو جانے کہ آپ اُن لوگوں کا سامنا کر رہے ہیں جو سوچتے ہیں کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ مہربانی فرما کر سمجھیں کہ، بیشتر مباحثوں میں، آپ اُنکے ذہنوں کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو پائیں گے۔ بد قسمتی سے، اُنکے ساتھ آپکی بحث بطور ایک مایوس کن دانشورانہ مشق ختم ہو جائے گی۔ بیشتر پڑھے لکھے مسلمانوں نے جو سوالات پوچھے وہ اُمیدوں کی بڑی حکمتِ عملی اور خاص انداز کے ہیں تا کہ وہ اپنے ایمانی نظام کا کم از کم ایک نقطہ الوہیت کو قبول کروا پائیں تا کہ وہ (۱) حتمی طور پر آپ سے

اپنے تمام سوچنے کے انداز سے جیت جائیں یا (۲) یا آپ کو غیر مسیحیوں کے سامنے شرمندہ کریں کہ آپکی گواہی غیر موثر ہو سکے۔

اگر آپ اپنے فنِ مباحثہ کو اور زیادہ موثر بنانا چاہتے ہیں (مثلاً، عدالتی مہارت) اور مسیحی فنِ مناظرہ اور حمایتِ دین میں اپنی قابلیت بڑھانا چاہتے ہیں، جو کہ کافی اچھے جواز ہیں کہ مسلمانوں سے بحث کو آگے بڑھایا جاسکے۔ بہر حال، مندرجہ ذیل حقائق کے بارے میں بے خبر (سیدھے سادھے) نہ رہیں: (۱) مسلمانوں کی یسوع مسیح کی سچی حقیقت کے بارے میں جاننے میں غیر دلچسپی والی فطرت؛ اور (۲) آپکے وقت ممکنہ وقت، کاوش اور طاقت کا تصّرف یا ضیاع ہے۔

بچنے کے لئے، لوگ صرف یہ ایمان نہیں رکھ سکتے کہ یسوع مسیح وجود رکھتا تھا۔ لوگوں کو ضرور ہے کہ وہ ایمان رکھیں کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور اُسکو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کریں۔ اِسی لئے مکاشفہ ۱۳ باب میں "کُفر کے ناموں" کے بارے میں لکھا گیا ہے (دیکھیں اس کتاب کا پانچواں باب) اِس میں بائبل مقّدس کے خُدا کے خلاف کفر، یہ کہنا کہ اُسکا کوئی اکلوتا بیٹا نہیں ہو سکتا کُفرِ عظیم ہے۔ بائبل مقّدس کے خُدا کا غضب اُن پر ٹھہرے جو اُسکو (خُدا) کہتے ہیں کہ اُسکا (خُدا) اکلوتا بیٹا نہیں ہو سکتا اور وہ جو اُسکو (خُدا) کہتے ہیں کہ یسوع مسیح اُسکا اِکلوتا بیٹا نہیں ہے۔

باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے سب کچھ بیٹے کے حوالہ کر دیا ہے۔ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ لیکن جو بیٹے کو ردّ کرتا ہے وہ زندگی سے محروم ہو کر خُدا کے غضب میں مبتلا رہتا ہے۔

(یوحنا ۳ : ۳۵۔۳۶)۔

جیسے جیسے زمین پر لوگ شعوری طور پر یسوع مسیح کو ردّ کرتے ہیں یہوواہ کے اکلوتے بیٹے کے طور اور خُدا مجّسم، وہ یہوواہ خُدا کے غضب کی لعنت کو اپنے اُوپر رکھتے ہیں (مثلاً، اُسکا واجب غضب) نا صرف جب وہ زمین پر ہیں بلکہ ساری ابدیت میں بھی ہو گا۔ بہر حال، اُس دورانیہ میں جب روحیں جسمانی حالت میں ہوتی ہیں (مثلاً، جسمانی بدن میں) اُنکے پاس ابھی موقع ہے (ضروری نہیں کہ صرف ایک موقع) کہ یہوواہ کے غضب سے ہٹ جائیں بذریعہ: (۱) یسوع مسیح کو یہوواہ کا اکلوتا بیٹا قبول کر کے اور بطور خُدائے مجّسم؛ اور (۲) کلوری کی صلیب پر اُسکی قربانی کہ صرف وہی واحد قربانی ہے جو خُدا باپ کے سامنے قابلِ قبول ہے جو اُنکی بدی اور گناہوں کے فدیہ کے طور پر دی گئی اور وہ قیمت ادا کی جو اپنی بدی اور گناہوں کا قرض معاف کرنے کے عوض واجب الادا ہے۔

شیطان اور اُس کے چیلے اس بات کو بُرا نہیں سمجھتے اگر لوگ قبول کریں کہ (۱) یسوع مسیح بہت سے نبیوں میں سے ایک نبی ہے ؛(۲) یسوع مسیح ایک کنواری (مریم) سے پیدا ہوا؛ (۳) یسوع مسیح اسرائیل کا ایک نوشتہ شُدہ مسیحا ہے؛ (۴) یسوع مسیح معجزات کرنے والا تھا؛ اور (۵) یسوع مسیح دوبارہ دَجال کو، یا جھوٹے مسیحا (مثلاً، المسیح الدَجال) کو شکست دینے کے لیے ایک دن واپس آئے گا۔ بہر حال، شیطان اور اُسکے چیلے اٹل ہیں کہ زمین پر کوئی نہ سیکھے کہ (۱) یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے ؛(۲) یسوع مسیح خُدا کا واحد تجسّم ہے؛(۳) یسوع مسیح دُنیا کا نجات دہندہ ہے ؛ اور (۴) یسوع مسیح ہمارا شخصی نجات دہندہ ہے۔ یہ چاروں نظریات دونوں کا بیان اور اعادہ واضح اور عیاں طور پر نئے عہد نامہ میں کیا گیا ہے۔

انسانوں پر اثر انداز ہوتے ہوئے کہ وہ درجہ بالا پیراگراف میں چار نظریات کو ردّ کریں، شیطان مسیحیوں کے لئے یہ ثابت کرنے میں مدد کرتا ہے کہ علمِ الٰہیات کے یہ چار نظریات لوگوں کے لئے جو زمین پر ہیں بے حد طاقت کے حامل ہیں۔ کیوں یہ بہت طاقتور ہیں؟ کیونکہ وہ شیطان کو اُسکے منصوبہ یعنی لوگوں کو نجات حاصل کرنے سے روکنے کے خلاف دھمکاتے ہیں، اور اِسطرح، یہوواہ کی معزول شدہ (گرائی گئی) مخلوق کی بحالی پر ڈاکہ ڈال سکے۔ یقین کے لئے، اگرچہ شیطان تمام نسلِ انسانی کا دُشمن ہے، شیطان ہمارا بلاواسطہ دُشمن ہے؛ حقیقت میں شیطان یہوواہ خُدا کا دُشمن ہے، جو کہ بائبل مقدّس کا خُدا ہے۔ اِس وجہ سے شیطان یہوواہ کی اُس مخلوق پر ڈاکہ ڈالنے کی تلاش میں رہتا ہے۔ شیطان غلطی سے ایمان رکھتا ہے کہ، یہوواہ کی مخلوق پر ڈاکہ ڈالنے سے، شیطان یہوواہ کو بطور اقتدارِ اعلیٰ اُسکے تخت سے اُسے ہٹادے گا اور اُسکو کائناتی اقتدارِ سے برطرف کردے گا۔

سب کُچھ جو شیطان نے اپنے گرائے جانے کے بعد کیا تاکہ وہ خُدائے خالق، یہوواہ سے اُسکی مخلوق چُرا لے جائے، اور خُدائے خالق کو اقتدارِ اعلیٰ کی ذات سے برطرف کردے، اور خُدائے خالق بطور کائناتی اقتدار برطرف کردے۔ اِس دہانے پر، تمام تاریخ میں شیطان نے کوشش کی ہے کہ: (۱) تمام یہودیوں کو قتل کرے، (۲) تمام مسیحیوں کو قتل کرے، (۳) یہودیوں اور مسیحیوں کی گواہیوں کو جھُٹلائے، (۴) مضبوطی سے مخُالفِ مسیح کے مذہب اسلام کو پوری دُنیا میں قائم کرے، اور (۵) زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کے درمیان نئے اور پرُانے عہد نامہ کے مستند ہونے کے متعلق شکوک وشبہات کو جنم دے۔ اور سچائی کے اُس انجیلی پیغام کی درستگی کہ صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات ہے اور وہ خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور خُدائے مجسّم ہے۔

اگلے باب میں داخل ہوتے ہوئے، قارئین کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یسوع مسیح مجسّم خُدا ہے۔ اسی لئے یسوع مسیح کی ستائش کی گئی ہے۔ یسوع مسیح نے کہا "میں الفا اور اُمیگا ہوں، ابتدا اور انتہا، اوّل اور آخر" (مکاشفہ ۲۲: ۱۳)۔ بائبل مقدّس کی متفقہ زبان کے مطابق، یہ کہنا "میں ابتدا اور انتہا ہوں" یہ کہنے کے مترادف ہے کہ "میں خُدا ہوں"۔ مثال کے طور پر، یسعیاہ ۴۱:۴، بائبل مقدّس کے خُدا نے فرمایا: " یہ کس نے کیا اور ابتدائی پُشتوں کو طلب کر کے انجام دیا؟ میں نے یعنی خُداوند نے جو اوّل ہے اور آخر بھی میں وہی ہوں"۔ اور (یسعیاہ ۴۴: ۶) میں خُدا بیان کرتا ہے کہ "خُداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اُس کا فدیہ دینے والا ربّ الافواج یوں فرماتا ہے؛ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں؛ میرے سوا کوئی خُدا نہیں"۔ شائد یہ غیر مسیحیوں کو سمجھانے کے لئے یسوع مسیح کے متعلق دو انتہائی مشکل النظریات نکات شامل ہیں: (۱) یسوع مسیح کے تجسّم شُدہ بدن میں، خُدائے خالق رہتا ہے اور (۲) خُدائے خالق نے یسوع مسیح جب وہ موّا تھا اُس کے جسمانی بدن کو زندہ اُٹھالیا۔

باب چہارم

کیسے یہ سب اکٹھا ہوتا ہے

نام عدد اور حیوان کا نشان

مسیحی عقیدہ کا مرکز ابدی نجات ہے جو یسوع مسیح کے خون کے بدلہ فدیہ کے وسیلہ سے ملتی ہے تاکہ ہمیں گناہوں سے معافی ملے اور سب قرض معاف ہوں جن کے ہم بائبل مقدّس کے خُدا کے سامنے گناہوں کی عوض واجب الادا ہیں۔ یقیناً، خُدا کے برہّ کی قربانی کسی کو بھی اپنے فرائض اور بوجھوں سے رہائی نہیں دیتی۔ ناہی وہ پولس رسول سے ملی نصیحت کو دُور کرتی ہے کہ "۔۔۔ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کے کام کئے جاؤ" (فلپیوں ۲ : ۱۲)۔

جو یسوع مسیح نے کیا وہ یہ تھا کہ ہماری خُدا سے صُلح کروادی تاکہ ہم معافی حاصل کرپائیں (اُن سبھوں کی رفاقت کی بحالی جو اُس سے تعلق رکھتے ہیں) فضل کے وسیلہ سے، جو خُدا کا بلا استحقاق احسان ہے۔ کلوری پر آزمائشوں کی مزاحمت کرتے ہوئے، یسوع مسیح ابدی طور پر آزمانے والے پر غالب و فاتح ہوگیا (یعنی، شیطان پر)۔ اپنی شخصی قربانی سے بھری زندگی کے وسیلہ سے جو اُس میں تھی، ہمارا خُداوند یسوع مسیح روحانی تحائف اُن سبھوں کے لیے لیکر آیا جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُس نے ہمارے خالق کے لئے ہماری واپسی کا راستہ تیار کیا۔ یہ کہنا کہ یسوع مسیح محض فانی تھا حقیقت نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا نہیں تھا جھوٹ اور کُفر ہے۔ یہ کہنا کہ یسوع مسیحگناہوں کی خاطر نہیں موّا بدعت ہے:

کون جھوٹا ہے سِوا اُس کے جو یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے؟ مخُالفِ مسیح وہی ہے جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے۔ جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی نہیں جو بیٹے کا اقرار کرتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے۔

(۱۔یوحنا۲: ۲۲۔۲۳)

خُدا کے رُوح کو تُم اِس طرح پہچان سکتے ہو کہ جو کوئی رُوح اقرار کرے کہ یسوع مسیح مجّسم ہو کر آیا ہے وہ خُدا کی طرف سے ہے۔ اور جو کوئی رُوح یسوع کا اقرار نہ کرے وہ خُدا کی طرف سے نہیں اور یہی مخالفِ مسیح کی رُوح ہے جسکی خبر تُم سُن چُکے ہو کہ وہ آنے والی ہے بلکہ اَب بھی دُنیا میں موجود ہے۔ (۱۔یوحنا۴: ۲۔۳)

جو خُدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا وہ اپنے آپ میں گواہی رکھتا ہے۔ جس نے خُدا کا یقین نہیں کیا اُس نے اُسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اُس گواہی پر جو خُدا اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے ایمان نہیں لایا۔(۱۔یوحنا۵:۱۰)

کیونکہ بہت سے ایسے گُمراہ کرنے والے دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مجّسم ہو کر آنے کا اِقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا اور مخُالفِ مسیح یہی ہے۔(۲۔یوحنا آیت ۷)

یہ سمجھدار قارئین پر واضح ہونا چاہیے کہ محمد نے یسوع مسیح کی زندگی کو گنہگاروں کے لئے بے اثر بنانے کی کوشش کی ہے۔ سچ ہے، محمد اُن کئی لوگوں میں سے ایک ہے جنہوں نے خُدا کے اکلوتے بیٹے کی اہمیت کو جھُٹلانے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال، محمد ہی بہت سے مخُالفِ مسیح میں سے اکیلا مخُالفِ مسیح نہیں ہے؛ بائبل مقدّس کی نبوت اُسکی گواہی کو بطور مخُالفِ مسیح کی اخیر زمانہ کی گواہی کے طور پر ظاہر کرتی ہے۔

مکاشفہ کے تیرہویں باب میں، یہ لکھا ہے:

حکمت کا یہ موقع ہے۔ جو سمجھ رکھتا ہے وہ اِس حیوان کا عدد گن لے کیونکہ وہ آدمی کا عدد ہے اور اُس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ "٦٦٦" ہے۔ (مکاشفہ ۱۳:۱۸)

یہاں پر حیوان اسلامی سلطنت کے گٹھ جوڑ کا حوالہ دیتا ہے جو اِن آخری ایّام میں شکل اختیار کر رہا ہے۔ محمد وہ شخص ہے۔ جسکی شناخت قدیم عبرانی سائنس سے آرہی ہے جو اُن الفاظ اور حروف کو انفرادی عددی اقدار دیتی ہے۔ اس سائنس میں، ایک حرف کی قدر قائم کی گئی ہے اُسکے انفرادی حروف کے مساوی اعداد کو جمع کرنے سے جو اُس کو بناتے ہیں۔

جدول نمبر ا میں جو اگلے صفحہ پر دیا گیا ہے پانچ اہم نقاط دِکھاتا ہے تاکہ محمد کے "نام" اور "عدد" کی شناخت کی جائے مکاشفہ میں اُس حیوان کے طور جو مکاشفہ ۱۳:۱۸ میں ملتا ہے۔ خلاصہ میں، رمز نویسی (خفیہ نگاری) "٦٦٦" کے ترجمہ کو سمجھنے کا انحصار عدل بدل کرتے ہوئے صفر کے استعمال پر ہے (یعنی، عدل بدل کا کوڈ یا خفیہ کاری) وہ پچھلے صفر کو ملاتا ہے (اس مد میں، محمد کے عبرانی حروف کو اُلٹی ترتیب میں لکھا جائے) یعنی (۱) عددی متبادل صفر (اس مد میں، کہ اُن حروف کے عدد تبدیل کرتے ہوئے جو عبرانی لفظ محمد کو اُلٹی ترتیب میں استعمال ہوئے ہیں۔) اور (۲) ریاضیاتی صفر (اس مد میں کہ، متبادل عددوں کو عبرانی لفظ محمد میں جمع کرتے ہوئے، جسکا میزان ٦٦٦ ہے)۔

مہربانی فرما کر مزید تفصیلات اور وضاحت کے لیے اس کتاب کی اپینڈکس اے میں حوالہ ملاحظہ فرمائیں، بلحاظ حروفی اور عددی قدروں جو کہ درجہ ذیل اگلے صفحہ پر درج جدول نمبر ا میں اُلٹی ترتیب میں لکھی گئی خفیہ نگاری (رمز نویسی) کے ذریعے واضح کی گئی ہے۔

محمد کی سادہ ترین صوتی (آواز، تلفظ) نقل یہ ہے:

(۱) م او ح اے م ای د

قدیم عبرانی میں، قریب ترین ہم منصب آوازیں یہ ہیں:

(۲) میم واؤ ہے الف میم یود ڈیٹ

یوحنا رسول کی رویا میں ''محمد'' کے مناسب حروف کی نمائندگی اسطرح ہے:

(۳) ד י מ א ה ו ם

(۴) 4 10 40 1 5 6 600

نوٹ: یوحنا رسول نے عبرانی میں سوچا، سمجھا، اور ''دیکھا''، جو کہ دائیں سے بائیں لکھا گیا تھا۔ بہرحال پچھلا صفر اس عبرانی لفظ کو بائیں سے دائیں طرف لکھا گیا ہے۔ لہٰذا، جو نام نہاد ''آخری میم'' (عبرانی لفظ کو موقوف کرتا ہے میم ی نمائندگی میں یہاں پر شروعات میں رکھا گیا ہے۔ عبرانی میں، مندرجہ بالا حروف کے مساوی عدد، بالترتیب ایسے ہیں:

(۵) مندرجہ بالا؛ ہندسوں کی جمع ۶۶۶، یا ''چھ سو چھیاسٹھ'' (مکاشفہ ۱۳:۱۸)

1981 حقوق جملہ بحق ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن، پی ایچ ڈی محفوظ ہیں۔
Txu00075639 یونائیٹڈ سٹیٹس کاپی رائٹ آفس۔
مصنف کا ای میل: drjosephadampearson@gmail.com

جدول 1

The simplest phonetic transcription of "Mohammed" is:

(1) M O H A M E D

In ancient Hebrew, the closest counterparts of these sounds are:

(2) Mem Waw Hey Aleph Mem Yod Dalet

The proper character representation for "Mohammed" in John's vision is:

(3) ד י מ א ה ו ם

Note: The Apostle John thought, understood, and "saw" in Hebrew, which is written from right to left. However, the backward cipher transcribes this Hebrew word from left to right. Thus, the so-called "final Mem" (the representation of Mem when it ends a Hebrew word) is used in the beginning place here.

In Hebrew, the numerical equivalents of the characters above are, respectively:

(4) 600 6 5 1 40 10 4

(5) The sum of the above numbers is 666, or "Six hundred threescore and six" (Revelation 13:18 KJV).

Copyright 1981 by Rev. Joseph Adam Pearson, Ph.D.
TXu000075639 United States Copyright Office
Author email: drjosephadampearson@gmail.com

Table One

جب آپ اِس کے متعلق سوچنا بند کر دیتے ہیں، سب کچھ اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے (۱) کہ "جو چوتھا حیوان ہے وہ زمین پر چوتھی بادشاہت ہو گا، جو کہ ساری بادشاہتوں سے مختلف ہو گی، اور ساری دُنیا کو ہڑپ کر جائے گی، اور اُسے روندھ ڈالے گی، اور اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی"۔ (دانیال ۷ : ۲۳): مسلمان قوم، اپنے تیل سے مالا مال ممالک کے ساتھ، اور پہلے سے زیادہ طاقت پیدا کرے گی کسی بھی قوم سے زیادہ جو پہلے سے مشہور تھی۔ (۲) کہ اخیر زمانہ کا بادشاہ "وقت کو تبدیل کرنے کا سوچے گا" (دانیال ۷ : ۲۵): مسلمانوں کا دور، یا حجری تواریخ یا اسلامی کیلنڈر، محمد کی مکہ سے مدینہ زبردستی ہجرت ۶۲۲ عیسوی۔ (۳) کہ اخیر زمانہ کا بادشاہ "عورت کی خواہش" پر توجہ نہ دے گا (دانیال ۱۱:۳۷)؛ شریعت، یا اسلامی قانون، عورت کو مال گودام (پالتو جانوروں) سے کچھ زیادہ اچھا بتاتا ہے اور عورت کو آدمی کی جائیداد گردانتا ہے، اور (۴) کہ لوگوں پر "حیوان کا نام" ہو گا (مکاشفہ ۱۳:۱۷): آج، لفظ "محمد" انتہائی مشہور نام کے طور دُنیا میں استعمال ہو رہا ہے۔ لوگوں نے "محمد" اور تفرقات اور مفرودات (مثال کے طور پر، محمود، احمد وغیرہ) کو بجائے دوسرے ناموں کے اپنے ناموں کے ساتھ جوڑا ہے۔

بعد کے مسلمانوں کی حتمی قسمت کیا ہو گی جو اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ یسوع مسیح خُدا کا اکلوتا بیٹا نہیں ہے؟ اُنکی قسمت کو (مکاشفہ ۱۴:۹۔۱۱) میں بیان کیا گیا ہے:

جو کوئی اُس حیوان اور اُس کے بُت کی پرستش کرے اور اپنے ماتھے اور ہاتھ پر اُسکی چھاپ لے لے۔ وہ خُدا کے قہر کی اُس خالص مَے کو پیئے گا جو اُس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی ہے اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برّہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہو گا۔ اور اُن کے عذاب کا دُھواں ابدالآباد اُٹھتا رہے گا اور جو اُس حیوان اور اُس کے بُت کی پرستش کرتے ہیں اور جو اُسکے نام کی چھاپ لیتے ہیں اُنکو رات دِن چین نہ ملے گا۔ (مکاشفہ ۱۴:۹۔۱۱)۔

وضاحت کے لئے، "ماتھے پر نشان" شکلی طور پر اسلام کے خُدا کی پرستش کرنے کو پیش کرتا ہے اور "ہاتھ پر نشان" شکلی طور پر بلواسطہ یا بلاواسطہ اسلام کے خُدا کے لئے کام کرنے کو پیش کرتا ہے۔ "ماتھے" اور "ہاتھ" کی شکلی زبان دو عام وعدوں کی یاد دلاتے ہیں (یعنی، پرستش اور خدمت) تعفلین یا تعویزات پہننے میں (واحد جسکی تعفیلایا تعویز ہے) کہ خُدا یہودیوں سے باندھنے کا تقاضہ کرتا تھا جو کہ پُرانے عہد نامہ میں درج ہے:

اس لئے میری اِن باتوں کو تُم اپنے دِل اور اپنی جان میں محفوظ رکھنا اور نشان کے طور پر اِنکو اپنے ہاتھوں پر باندھنا اور

وہ تمہاری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہوں۔ (استثنا ۱۱ : ۱۸)

ماتھے پر تعفیلا (تعویز) یہ پیش کرتا ہے کہ (۱) خُدا کو یاد رکھنا، (۲) خُدا کے ساتھ بات چیت کرنا، اور (۳) خُدا کی پرستش کرنا۔ اور ہاتھ پر تعفیلا یا تعویز خُدا کے لئے کام کرنے کی غمازی کرتا ہے، یا خُدا کے لئے کام کرنا ہے۔ لہٰذا، یہودیوں کے لئے، تعفلین یا تعویزات جو کہ مندرجہ ذیل دو آیات رکھتے تھے جو کہ استثنا کے چھٹے باب میں درج ہیں:

خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔ تُو اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خُداوند اپنے خُدا سے مُحبت رکھ۔ (استثنا ۶: ۴۔۵)

ہم جسکے بھی اور جو کچھ بھی بن جاتے ہیں اُسکے جسکی ہم پرستش کرتے ہیں بالفاظِ دیگر، ہم جسکی پرستش کرتے ہیں بتدریج وہی ہماری خاص شناخت بن جاتا ہے۔ اگر ہم "دُنیا کے خُدا" (یعنی، شیطان) کی پرستش کرتے ہیں کافی لمبی (۲۔کرنتھیوں ۴: ۴)، پھر ہماری شناخت ہمیشہ کے لیے گم ہو جائے گی اور اُس معبود میں شناخت مدغم ہو جاتی ہے۔ اگر ہم خُدا قادرِ مطلق کی پرستش اپنے سارے دِل، جان، عقل اور ساری طاقت سے کرتے ہیں، تب ہماری شناخت، مکمل طور پر، کامل طور پر، اور ابدی طور پر اُس (خُدا) میں گہری ہو جاتی ہے۔

ہم جسکے بھی اور جو کچھ بھی بن جاتے ہیں کیونکہ ہم اُس کے ساتھ یکتا ہو جاتے ہیں جسکی بھی ہم پرستش کرتے ہیں اور ہمارے اندر اُسکی شناخت کی خوشبو بھی آتی ہے۔ یقیناً، ہم خُدا نہیں بن جاتے، لیکن وہ ہمارے اندر اپنے پاک روح کے وسیلہ سے سما جاتا ہے۔ بجائے اِس اعلان کہ یسوع مسیح ہماری اوّلین ترجیح ہے کیونکہ ہم اُسکی پرستش اور اُسی واحد کی پرستش کرتے ہیں، خُدا کی حقیقت میں ایسی ترجیح کے طور پر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جب ہماری ذات کے تمام پہلو یسوع مسیح کے ساتھ اور وسیلہ سے بھر جاتے ہیں۔

"ماتھے" اور "ہاتھ" کی شکلی تشریح مزید نشانوں، اشاروں کی موجودگی سے روکتی نہیں جیسا کہ: ضروری مہریں، رُکنیت یا شناختی کارڈ، ویزا اور کام کرنے کا اجازت نامہ، پاس کی کتاب، مہندی (ٹیٹو)، ڈیجیٹل انکوڈنگ، جلد میں نسب مائیکروچِپ، ظاہری جسمانی نشان، انگلیوں کے نشان، آنکھوں کے مادہ کا سکین کرنا، اور اللہ، اسلام اور نام نہاد "نبی کی مہر (خاتم النبین)، لوحِ قرآنی" (محمد) کے متعلق لکھے ہوئے یا بولے گئے بیانات۔

اشاروں کی موجودہ مثالیں اور نشان، اسلام کے خُدا کی قربانی اور وقفیت کے نشان میں چاند اور ستارہ ایک ساتھ اور

ساتھ ساتھ عربی حلال کی مہر کے طور پر شامل ہیں:

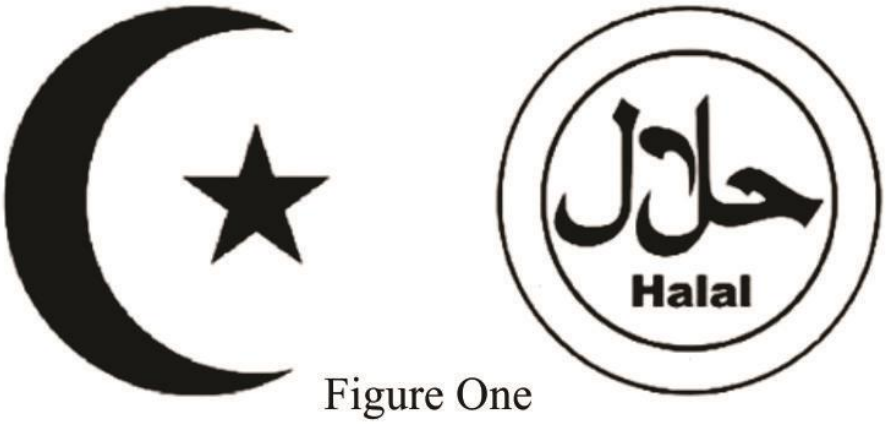

Figure One

Representative Symbols for the Beast

حیوان کا نمائندگی کرنے والا نشان (تصویر1)

حلال نشان کے ساتھ گوشت کا مطلب ہے کہ یہ اسلامی شریعت کے مطابق تیار کیا گیا ہے اور، اس لئے، جھوٹے خُدا اللہ کے لیے وقف اور قربان کیا گیا ہے بذریعہ مسلمان کسائیوں جو مال گودام کو حلال کرتے ہیں۔ پُوری دُنیا میں بیشتر کسائی مسلمان ہیں اور وہ اپنے مال مویشیوں کو جھوٹے معبود اللہ کے نام سے قربان کرتے ہیں اِس سے پہلے کہ وہ گوشت کو عام لوگوں میں بیچیں یا دوسری جگہوں پر بیچنے کیلئے بھیجیں۔ وہ ہمیشہ ایسا کرتے ہیں بسم اللہ کا اعلان (پڑھتے) کرتے ہوئے (یعنی، اللہ کے نام سے) اور ایک مرتبہ اللہ ھو اکبر کہہ کر (یعنی، اللہ سب سے بڑا ہے) تین بار قربانی کے الفاظ کے طور پر۔ اس طرح، اِن سے بے بہرہ، بہت سے مسیحی اور یہودی اس بُت کی قربانی کا گوشت کھالیتے ہیں۔ خاص طور پر، جھوٹا معبود جسکو اللہ کہتے ہیں (کسی کے پاس بُت ہو سکتا ہے بغیر اُسکے اصل مجسمہ، شکل، نشان کے)۔

اُس تعلق سے کہ مسیحیوں کا وہ گوشت کھانا جو بُت کے نام سے قربان کیا گیا ہو، بہت اہم نقطہ ہے کہ مسیحیت میں فیصلہ کُن ہونا شعور کا مسئلہ ہے۔ مثال کے طور پر (۱) مسیحیوں کو یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ اگر وہ جنگ پر آمادہ ہیں یا نہیں۔ (۲) مسیحیوں کو یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ وہ الکوحل مشروبات پئیں یا نہیں۔ (۳) مسیحیوں کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ کیا وہ کسی کو اپنے خاندانوں کو بچانے کے لیے قتل کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔ اور (۴) مسیحیوں کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ وہ

گوشت جو بُتوں کے لیے قربان کیا گیا ہے وہ اُس کو کھانے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔ بہر حال، ہمارا خالق خُدا چاہتا ہے کہ ہم احتیاط سے اپنی پسند کا انتخاب کریں جو کہ دفاعی اقدام ہیں اور ساتھ ہی ساتھ خُدا کی خوشنودی بھی حاصل کر پائیں۔

موجودہ مصنف یہ نہیں چاہتا کہ کسی مرد یا عورت کی پسند کے انتخاب کے حق کو چھین لے۔ بہر حال، مندرجہ ذیل چیزیں مسیحیوں کا بُتوں کی قربانی کے گوشت کے متعلق کہنی چاہیئے: (۱) پولس رسول نے بیان کیا: "مگر خبر دار رہو، ایسا نہ ہو کہ تمہاری یہ آزادی کمزور ایمان والوں کے لیے ٹھوکر کا باعث بن جائے"۔ (۱۔ کرنتھیوں ۹:۸)۔ باالفاظِ دیگر، مسیحیوں کو دوسروں کے منّفی روّیوں کو اُبھارنے کوشش نہیں کرنی چاہیے یا انکو آزمانا نہیں چاہیے کہ وہ ایسے کام کریں جن سے اُنکو بے آرامی ہو۔ (۲) حوالہ اعمال ۱۵:۲۸۔۲۹ بیان کرتا ہے کہ "پاک روح نے اور ہم نے مناسب سمجھا کہ اِن ضروری باتوں کے علاوہ تُم پر کوئی اور بوجھ نہ لادیں۔ پس تُم بُتوں کی قُربانیوں کے گوشت سے، لہو سے، گلا گھونٹے ہوئے جانوروں سے اور حرامکاری (بغیر شادی کے مباشرت) سے پرہیز کرو۔ ان چیزوں سے دُور رہنا تُمہارے لئے بہتر ہو گا۔"

یہ دو آیات جو بیان کی گئی اعمال میں سے اُس وقت لکھی گئیں جب یہودی مسیحی ابھی تگ و دَو کر رہے تھے کہ غیر قوموں کو جب وہ مسیحی بنیں کیا درکار ہو گا۔ چند یہودی مسیحی غیر اقوام مردوں کا ختنہ کروانا چاہتے تھے اور ساتھ ساتھ صفائی اور کھانے کے تمام قوانین پر عمل کروائیں جو کہ پُرانے عہد نامہ میں موجود لاویوں کی کتاب میں درج ہیں۔ بہر حال، اس واسطے کہ غیر اقوام کی مسیحی بننے میں دل شکنی نہ ہو، یہودی مسیحیوں نے ایک سادہ سی فہرست تیار کرنے کا فیصلہ کیا کہ غیر اقوام مسیحیوں کو کیا نہیں کرنا چاہیے تا کہ غیر مسیحی یہودیوں پر غیر اقوام مسیحیوں کے اعمال سے بُرا اثر نہ پڑے۔ مثال کے طور پر، غیر اقوام مسیحیوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ بُتوں کی قربانیاں نہ کھائیں کیونکہ غیر مسیحی یہودی اسکو جاہلانہ عمل اور غیر مذہبی جانیں گے اور، نتیجتاً، شائد ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ مسیحیت کو قبول کرنا اور غیر اقوام مسیحیوں کو قبول کرنا پسند نہ کریں۔

حتمی جائزہ میں، بُتوں کی قربانی کے گوشت کو کھانے سے متعلق (بشمول جھوٹے معبود اللہ)، سب کو ضرور یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اپنے واسطے کیا کرے۔ کوئی بھی جو آپکو کہتا ہے کہ آپ کو اس مسئلہ سے متعلق یہ یا وہ کرنا چاہیے وہ آپ کو بس میں کرنے کی کوشش کر رہا ہے آپ سے آپکا انفرادی آزاد حقِ ارادیت چھیننا چاہتا ہے جو ہمارے خُدائے خالق نے ہر شخص کو انفرادی طور پر دیا ہے۔

نامور خُدا بمقابلہ بے نام دھوکہ باز

اسلام کے خُدا کو پُکارنا ''اللہ''۔ جسکا مطلب ہے ''معبود''۔ اس بات کی شناخت نہیں کرتا کہ قرآن (القرآن) میں درحقیقت کس معبود کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ محض اس لئے کہ یہودی اور مسیحی خُدائے خالق کو''خُدا''، ''تھیوس''، ''ڈیوس''، ''ایل'' یا''اِلہ'' کہہ کر پکارتے ہیں کا ہرگز مطلب نہیں کہ وہ بائبل مقدّس کے خُدا کا نام نہیں جانتے۔ یہودیوں اور مسیحیوں کا خُدا اپنی شناخت حضرت موسیٰ (موشے) کو خود کرواتا ہے جب حضرت موسیٰ نے اُس سے پوچھا: ''میں کیا کہوں کہ کس نے مُجھے بھیجا ہے؟''۔

جب حضرت موسیٰ نے اُسکا نام پوچھا، خُدا نے جواب دیا: ''میں ہوں جو میں ہوں'' یا عبرانی زبان میں آئی آشر آئی

EYEH [H1961] ASHER [H834] EYEH [H1961]

اور اسرائیل کے بچوں سے کہ ''میں ہوں'' یا'' آئی نے تجھے بھیجا ہے''۔(خروج ۳:۱۴)۔ قطع نظر کہ اِسکا تلفظ کیا ہے، بائبل مقدّس کا سب سے پاک نام یہوواہ ہے جسکا عام تلفظ یہوواہ، یاہوے، اور یاہوواہ ہے اور یہوواہ (آئی) سے ماخوذ ہے۔ یہودیوں کیلئے یہوواہ بہت پاک نام ہے[EYEH[H1961]YHWH [H3068 کہ وہ یہوواہ کا نام کے بجائے یا تو(۱) متبادل ادونائی (یعنی، ''مالک'') کہیں گے اِسکو بجائے دھیما پڑھیں گے یا(۲) متبادل ہاشیم (یعنی، ''نام'') عام گفت وشُنید میں استعمال کرتے ہیں۔ (اصل عبرانی اور یونانی الفاظ کی معلومات ہاشیوں میں اعداد کے ذریعے شناخت دی گئی ہے جو کہ اس باب کے جدول ۲ میں درج ہیں)۔

جو ''میں ہوں'' بائبل مقدّس کے خُدا کے لئے ایک شناخت ہے جس کو یسوع مسیح نے پُکارا جب یہودیوں نے اُسکے اختیار پر سوال اُٹھایا۔ یسوع نے کہا''ابراہام سے بھی پہلے، میں ہوں''۔(یوحنا۸: ۵۸) اُسکے جواب میں یسوع مسیح نے خُدا قادرِ مطلق کے ساتھ واضح طور پر اپنا اعلان کیا۔ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ ''ابراہام سے پہلے میں تھا''۔ یہ کہنے کے لئے، ''میرا وجود ابراہام سے پہلے ہے''(اگرچہ اُس نے واضح کر دیا)۔ لہٰذا، یسوع مسیح یہ باور کروا رہے تھے کہ وہ خُدائے ثالوث کے ساتھ ابدی حالت میں موجود ہیں اور کہ ''خُدا بیٹا'' مکمل طور پر، کامل طور پر اور یکسانیت میں ''خُدا باپ'' کے ساتھ ایک ہے۔

یسوع مسیح، مسیح یسوع، یسوع مسیحا، اور یشوع ہاماشیخ سب مترادف (ہم معنی) نام ہیں جو کہ اسرائیل کے واحد مسیحا اور دُنیا کے سچے نجات دہندہ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

یسوع کا لفظ اکیلا استعمال کرنا خاص کر جب نجات دہندہ کے لئے ہو تو یہ ناکافی ہے کیونکہ عام فانی لوگوں کا یہی نام ہوتا ہے۔یشوع(جوشواہ)

Y'shua (Jeshua) [H3442]

کو یہوشواہ(جوشواہ)

Yehoshua (Jehoshua) [3091]

سے اخذ کیا گیا ہے جس میں سے(۱) "عیسوس"

"Iesous" [G2424]

آیونی یونانی کی ایک شکل ہے؛(۲)"آئی سس"

"Iesus" [IESVS]

کلاسیکی لاطینی کی شکل ہے اور(۳)"یسوع" یعنی

"Jesus"

جدید ابتدائی انگریزی کی شکل ہے۔ عبرانی زبان میں یہوشواہ

Yehoshuah [H3091]

کا مطلب ہے "یاہ(یا پھر آئی)ہماری نجات ہے"

"YAH (or EYEH) is our salvation"

جو کہنا ہے ،"واحد الوجود ، یا عظیم میں ہوں، ہماری نجات ہے" (اصل عبرانی اور یونانی لفظوں کی مزید تفصیل قوسین میں دیئے گئے اعداد سے کی گئی ہے جو کہ اس باب کے جدول نمبر ۲ میں فراہم کیے گئے ہیں۔)

اسی طرح مسیح کو اکیلا استعمال کرنا جب نجات دہندہ کا حوالہ دینا مقصود ہو تو ناکافی ہے کیونکہ، جب اکیلا استعمال کیا گیا ہو، اگرچہ یہ ایک روحانی دماغ کی حالت اور بلند شعور کا ثبوت ہے ، یہ غلط طور سے بھی روحانی دماغی حالت اور بلند شعور کا ثبوت دیتا ہے کہ شائد یہ شعور بائبل مقدّس کے یسوع کو قبول کئے بغیر حاصل کیا گیا ہے جیسا(۱)خُدا کے اکلوتے بیٹے کے طور،(۲)اور اسرائیل کا واحد مسیحا، اور(۳) اور دُنیا کا حقیقی واحد نجات دہندہ۔یقیناً ،کوئی بھی "مسیح"، "مسیحی سوچ"، "پاک ذہن" یا "مسیح کا شعور" کو بغیر یسوع خُدا کے اکلوتے بیٹے کے بہائے خون کو قبول

کئے پا نہیں سکتا جو کہ ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے خُداباپ کے حضور واحد قابلِ قبول قربانی ہے (یعنی، اُس قرض سے مخلصی جسکے ہم اُسکے حضور واجب الادا ہیں اپنے گناہوں کے عوض)۔ اس بات کا یقین کرنے کے لیے، کہ مصلوبیت، یاخون کی قربانی، ہی واحد قابلِ قبول متبادل ہے کہ ہمارے گناہوں کا فدیہ فراہم کرے)۔

کوئی "یسوع" کو بغیر "مسیح" کے حاصل نہیں کر سکتا اور کوئی "مسیح" کو "یسوع" کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔ مسیحیوں کو ضرور پُورا نام لینا چاہیے، "یسوع مسیح"، جب وہ دونوں حصّوں کو ساتھ ساتھ لیتے ہیں: "یسوع" اور "مسیح"۔ تو الفاظ یسوع اور مسیح غیر جانبدارانہ طور پر آپس میں جُڑ جاتے ہیں اور شاذونادر ہی جُداگانہ استعمال ہوتے ہیں تاکہ سُننے والا، پڑھنے والا اور کوئی بھی (ہاں، ہم بآسانی خود بھی اُلجھ جاتے ہیں) اُلجھن کا شکار نہ ہو جائے۔

انگریزی کا لفظ کرائسٹ یونانی زبان کے لفظ کریسٹاس (خرستُس)

Christos [G5547]

اور لاطینی میں اسکے ہم منصب خرستس ہیں۔

Christus [CHRISTVS].

Christos [G5547] یونانی لفظ خرستُس عبرانی زبان کے لفظ ہاماشیخ کا ترجمہ ہے۔

H'Moshiach [H4899]

جسکا مطلب انگریزی زبان میں "مسیحا" یا "مسح شدہ" کا ہے۔ اور یونانی زبان کا لفظ مسایاس

Messias [G3323]

کی نقلِ حرفی ولفظی کی شکل ہے جو عبرانی زبان کے لفظ ہاماشیخ

Moshiach [H4899] کی ایک شکل ہے۔

(اصل عبرانی اور یونانی لفظوں کی تفصیلات کو قوسین (بریکٹس) میں درج اعداد سے واضح کیا گیا ہے جو کہ اس باب کے جدول نمبر ۲ میں ہیں)۔

دونوں ہی خُداباپ اور خُدابیٹا ایک جیسی شناخت رکھتے ہیں ("میں ہوں") اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ وہ دونوں ایک ہی شخصیت کے حامل ہیں یا کائنات میں دونوں کا کردار ایک جیسا ہے، اگرچہ کہ دونوں کا مقصد یکتا ہے اور دونوں پاک تثلیث کے خُداپاک روح کیساتھ برابر حصہ دار ہیں یسوع مسیح نے فرمایا "میں اور باپ ایک ہیں"

(یوحنا۱۰:۳۰)۔یقین کے واسطے، خُداباپ اور خُدابیٹا ایک ہیں، اوراُنکی ایک ہی شناخت ہے(''میں ہوں'')، لیکن اُنکے**خود** سے کرنے والے کام ہیں جو کہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

گزشتہ پیراگراف کے آخری فقرے میں، میں نے لفظ**خود** کو منفرد کیا ہے تاکہ خُدا کی انفرادی شناخت کو سمجھا جاسکے۔خُداباپ، خُدابیٹے اور خُداپاک روح مساوی، مستقل، اور ایک ہی اصل اعلیٰ ذات، خالق، اور پوری کائنات کے مالک کے سہہ(تین)عناصر ہیں۔(خُداباپ، خُدابیٹااور خُداپاک روح سب کی ایک ہی ذات کے حامل ہیں)۔

مزید بھرپوری کے ساتھ خُدا کی فطرت کو جاننے کے واسطے، ہوسکتا ہے کہ آپکو میری مندرجہ ذیل تین کتابیں مدد فراہم کریں گی جو میں نے لکھی ہیں:

(1) ***As I See It: The Nature of Reality by God***
(ISBN 978-0615590615);

(2) ***God, Our Universal Self:***
A Primer for Future Christian Metaphysics
(ISBN 978-0985772857); and

(3) ***Divine Metaphysics of Human Anatomy***
(ISBN 978-0985772819)

(اس کتاب کے آخر میں کتابیات میں مصنف کی تمام کتابوں کے نام درج ہیں)

اِن میں سے تمام مفّصل انداز میں بتاتی ہیں کہ خُدا کون ہے اور کیوں خُدا نے اپنے آپ اصل طور سہہ(تین)حالتی حصوں میں منقسم کیا۔

www.christevangelicalbibleinstitute.com

پر جائیں اوراِن تینوں کتابوں کی مفت پی ڈی ایف فائل اور موبائل پر استعمال کرنے والی فائل حاصل کریں)۔کہ ''خُداباپ'' اور ''خُدابیٹا'' کا یکتا ہونا دونوں کو ایک جیسا نہیں بناتا اور نہ ہی خُدا کی ترتیب وار توضیحات کو انسانیت پر ظاہر کرتا ہے۔خُدابیٹا نے، خُداباپ کی جگہ نہیں لی۔اور خُداپاک روح نے، خُدابیٹے کی جگہ نہیں لی۔

چند فرقہ پرست مسیحی ترجمہ و تشریح کے وقت انتہا تک چلے جاتے ہیں جب وہ ''خُداوند خُدا ایک ہے''(استثنا۶:۴) اسکا یہ مطلب بتاتے ہیں کہ ''خُداباپ''ہی''خُدابیٹا'' ہے۔جبکہ یسوع(الف)خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے(یوحنا۳:۱۶؛ متی ۱۶:۱۶)؛(ب)خُدا مجّسم(کلسیوں ۲:۹؛۱۔تیمیتھیس ۳:۱۶)اور(ج)خُداباپ کے ساتھ یکتا(یوحنا۱۷:۱۱)، یسوع مسیح خُداباپ نہیں ہے۔اگرچہ دونوں ایک ہیں، وہ ایک جیسے نہیں ہیں۔

Strong's Number اسٹرانگ کا نمبر (ڈکشنری)	Hebrew or Greek Word عبرانی یا یونانی لفظ	Transliteration in Syllables سباق میں حرفی ولفظی نقل	English Equivalents and Definitions انگریزی میں ہم معنی اور تعریف	Urdu Translation الفاظ کے اُردو معنی
H188 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h188	אוֹי	ō′·ē	1. Woe 2. (Cry of) lamantation	۱۔افسوس (کراہنا) ۲۔(آہ ونالہ) نوحہ
H834 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h834	אֲשֶׁר	ash·er′	1. That 2. Which 3. Who	۱۔وہ ۲۔کونسا، کونسی ۳۔کون
H1961 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h1961	אֶהְיֶה	eh·yeh′ (ä·yä′)	1. I am 2. I become (I will be) 3. I exist	۱۔میں ہوں ۲۔میں بن گیا (میں بنوں گا) ۳۔میں وجود رکھتا ہوں
H3068 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h3068	יְהוָה	Yeh·hō·vä′ (Yah·weh′)	1. The Existing One 2. The Self-Existing One 3. The Self-Existant One	۱۔وجود کا حامل (موجود) ۲۔خود سے وجود رکھنے والا ۳۔قائم بالذات، وجوب واجب الوجود
H3091 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h3091	יְהוֹשׁוּעַ	Yeh·hō·shü′·ah	1. Yehoshua or Jehoshua 2. Yoshua or Joshua 3. Yeshua or Jeshua 4. Y'shua or Yashua	۱۔یشوع یا جیہشوا ۲۔یشوع یا جوشوا ۳۔یشوع یا جیشوا ۴۔یشوع یا یاشوا
H3442 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h3442	יֵשׁוּעַ	Ye·shü′·ah	1. Yeshua or Jeshua 2. Y'shua or Yashua 3. Yesus or Jesus	۱۔یشوع یا جیشوا ۲۔یشوع یا یاشووا ۳۔یسوس یا جیزس
H4899 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h4899	מָשִׁיחַ	mä·shē′·akh	1. Meshiach 2. Messiah 3. Annointed One	۱۔ماشیخ ۲۔مسیحا ۳۔مسح شدہ
H4899 With definite article https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h4899	הַמָּשִׁיחַ	hä·mä·shē′·akh	1. H'Moshiach 2. The Moshiach 3. The Messiah 4. The Anointed One	۱۔ہاماشیخ ۲۔ماشیخ ۳۔مسیحا ۴۔مسح شدہ
G2424 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=g2424	Ἰησοῦς	E·ä·sü′·s	1. Iesous 2. Jesus 3. Yesus	۱۔عیسوس ۲۔جیزس ۳۔یسوس
G3323 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=g3323	Μεσσίας	Mes·sē′·äs	1. Messias 2. Messiah 3. Anointed One	۱۔مسیح ۲۔مسیحا ۳۔مسح شُدہ
G5547 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=g5547	Χριστός	Khrē·stos′	1. Christ 2. Messiah 3. Anointed One	۱۔کرائسٹ (مسیح) ۲۔مسیحا ۳۔مسح شُدہ

Table Two جدول 2

علم الٰہیات کے مقام میں کہ خُدا بیٹا نے خُدا باپ کی جگہ لے لی ناجائز ہے کیونکہ یہ قابلِ قبول وضاحت پیش کرنے کے قابل نہیں اس مد میں کہ (۱) بیک وقت، یا ساتھ ساتھ، اُس وقت خُدا باپ اور خُدا بیٹا کہ جب خُدا باپ نے اعلان کیا: "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں" (متی ۳:۱۷؛ ۱۷: ۵)؛ (۲) یسوع مسیح کس سے بات کر رہا

تھاجب اُس نے صلیب پر کہا:"اَے باپ، انہیں مُعاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں"(لوقا۲۳ : ۳۴)
اور (۳) یسوع مسیح کِس کو ساری بادشاہت حوالہ کرے گا جب خُدا سب دشمنوں پر حتمی طور فتح پائے گا:
اور جب سب کُچھ خُدا کے تابع ہو گا تو بیٹا خود بھی اُس کے تابع ہو جائے گا جس نے سب چیزیں بیٹے کے تابع کر دیں تا کہ خُدا ہی سب میں سب کُچھ ہو۔(۱۔کرنتھیوں۱۵:۲۸)

یسوع مسیح "کلمہ" ہے اور "کلام ہی خُدا تھا اور ہے" (دیکھیں یوحنا۱:۱۔۵)، لیکن یسوع مسیح خُدا باپ نہیں۔ خُدا باپ کا کردار اور خُدا بیٹے کا کردار مختلف ہیں اگرچہ باپ اور بیٹا یکتا ہیں۔ پاک روح کے ساتھ۔ اور تمام تین ایک ہی خود سے موجود مقصد کی خدمت کرتے ہیں۔

یقین کرنے کے لیے، یسوع مسیح ("خُدا بیٹا") کو پہلے سے تمام اختیارات حاصل ہیں اور تمام آسمان اور زمین پر ساری قُدرت حاصل ہے (متی ۲۸:۲۷اور افسیوں ۱:۲۲) لیکن ہر دُشمن ابھی تک حتمی طور پر فتح نہیں کیا جا چکا، یا "اُسکے پاؤں کی چوکی" نہیں ہوئے (اکرنتھیوں ۱۵: ۲۸)۔ مثال کے طور پر، اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح پر غالب آنا باقی ہے ۔ اور موت، یا فنا، ابھی فتح کرنا باقی ہے۔ کلام سکھاتا ہے کہ مخالفِ مسیح آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا جب مسیح یسوع کی زمین پر آمد ہو گی (مکاشفہ ۱۹:۲۰)۔ کلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ موت، یا فنا وہ حتمی دُشمن ہیں جنکو ضرور فتح کرنا ہو گا (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۲۶) جب، ہزار سالہ دورِ امن کے آخر میں، یہ۔ بشمول عالمِ ارواح (موجودہ غیر محفوظ روحوں کو رکھنے کی جگہ یا حوض)۔ آگ کی جھیل میں پھینکا جائے گا جب عظیم پُرنور انصاف کے تخت کے وقت (مکاشفہ ۲۰:۱۱۔۱۴) اُس انصاف کے دوران ہر بقایا روح یا تو ابدی نجات پائے گی یا پھر ابدی سزا۔

یہودیوں اور مسیحیوں کے خُدا کا ایک خاص نام ہے، جب موسیٰ کو خُدا نے جواب دیا یہ ملتا ہے اور یسوع کے خاص نام میں مسیح کے لیے (یعنی، مسیحا)۔ اس کے تناظر میں، مسلمانوں کا معبود (اللہ) بے نام ہے۔ اسلام کے خُدا (اللہ) نے قرآن (القرآن) میں اپنے آپ کو نام دینے سے انکاری ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ درحقیقت لوگ جانیں کہ وہ کون ہے ۔ اگر اُس نے کہا :"میں ہی اِس دُنیا کا خُدا ہوں"(۲۔کرنتھیوں ۴:۴) یا "میں ہوا کی طاقت کا شہزادہ ہوں"(افسیوں ۲:۲)، لوگ اُسے اُس حد درجہ تک جو اُنکے دل میں ہے گلے نہیں لگائیں گے۔ یقیناً، اسلام کا معبود (اللہ) اپنی شناخت خود ساختہ ادب میں کرواتا ہے جو اُس نے خود بنایا۔ کیسے؟ قرآن (القرآن) خاص طور پر کئی بار یہ بیان دیتا ہے (۱) اللہ کا کوئی اکلوتا بیٹا نہیں ہے، (۲) اللہ کو اکلوتے بیٹے کی ضرورت نہیں، (۳) یہ کہ یسوع مسیح

محض ایک انسانی پیامبر تھا، اور (۴) کہ یسوع مسیح جسم میں مصلوب نہیں ہوا۔ اس لیے، مسلمانوں کا معبود یہودیوں اور مسیحیوں کا خُدا نہیں اور نہ ہی قرآن (القرآن) کا معبود وہی خُدا ہے جو بائبل مقّدس کا خُدا ہے۔ بائبل مقّدس کے خُدا کا ایک اکلوتا بیٹا ہے۔ جبکہ اللہ، قرآن (القرآن) کے خُدا کا نہیں ہے۔

یقیناً، ناہی گرایا گیا فرشتہ "لوسیفر" مقّرب فرشتہ "جبرائیل" کی طرح ہے۔ یہ وہی گرایا گیا فرشتہ لوسیفر ہے جس نے محمد کو قرآن (القرآن) لکھوایا، ناکہ مقرب فرشتہ جبرائیل۔ جیسے محمد غلطی سے ایمان لے آیا اور اُسکا اعلان بھی کیا۔ محمد لوسیفر کی وجہ سے دھوکہ کھا گیا کہ وہ (یعنی، لوسیفر) جبرائیل فرشتہ تھا۔ درحقیقت سب کچھ جو محمد جانتا تھا وہ یہ تھا کہ ایک نادیدنی مرسل لگاتار اُس سے ہمکلام ہوتا تھا۔ یقین کے لئے، بائبل مقّدس تصدیق کرتی ہے کہ شیطان اس قابل ہے وہ اپنے آپ کو روشنی کے فرشتہ کی صورت میں ظاہر کر سکتا ہے۔ (۲۔کرنتھیوں ۱۱: ۱۴)۔

اگرچہ چند لوگ، بشمول یہودی اور مسیحی، عربی نقل حرفی لفظ اللہ کو بطور "خُدا" کے استعمال میں کوئی احتمال نہیں سمجھتے کیونکہ اللہ کا مطلب "معبود" ہے اور قاعدہ اشتقاق یا علم صرف کی رو سے عبرانی زبان کے لفظ "ایل، ایلوہا، اور ایلوہیم" کے مترادف ہے۔ اللہ کا لفظ بائبل مقّدس میں بطور بائبل مقّدس کے خُدا کے استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ کیوں؟ اللہ کے لفظ کو استعمال کرنا اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ کوئی اِس پر ایمان لے آیا ہے (یعنی، ایمان رکھتا ہے) کم از کم نظامی علم الٰہیات کے ایک حصہ پر جسکو اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے اور کہ دونوں کی حمایت کرتا ہے کہ قرآن (القرآن) ساتھ ساتھ جھوٹا نبی محمد بھی سچا ہے۔ صرف عبرانی نقل حرفی و لفظی لفظ بعل کا مطلب "مالک" ہے۔ اور، اسلئے کافی بے ضرر لگتا ہے۔ بعل کا لفظ کبھی بھی بائبل کے سیکھے یہودیوں یا مسیحیوں کی زیرِ تحریر استعمال نہیں ہوتا بائبل مقّدس کے خُدا کے نام کے لئے کیونکہ بعل کا لفظ بے شمار غیر اقوام کے معبودوں کے لئے استعمال ہوا ہے جسکا ذِکر پُرانے عہد نامہ میں ہے۔ اسی طرح، اللہ کا لفظ بھی یہودیوں اور مسیحیوں میں بائبل مقّدس کے خُدا کے لئے استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ بعل کی طرح، اللہ بھی غیر قوم کے معبودِ خاص کا نام ہے۔ دلچسپ ہے کہ، صرف بعل ہی پُرانے عہد نامہ کے دور کے غیر قوم کے دیوتاؤں اور متعدد شہروں اور ریاستوں کے اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے (عبرانی جمع کا لفظ بعلیم کا حوالہ دیتا ہے)، اسی طرح اللہ اُن متعدد اسلام سے پہلے غیر اقوام کے معبودوں کے اتحاد کو پیش کرتا ہے۔ اتحاد ہو یا نہیں، بعل اور اللہ دونوں ہی جھوٹے معبودوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کون، دونوں ہی اپنی اپنی باری میں، خود شیطان کی نمائندگی کرتے ہیں۔

شیطان نے قرآن (القرآن) محمد کو لکھواتے ہوئے، شیطان نے اللہ کو استعمال کرنے کو ترجیح دی تاکہ اپنا حوالہ دے کیونکہ وہ اپنے نام سے اپنی شناخت کروانا نہیں چاہتا۔ اپنے بیانات میں اللہ کے لفظ کو استعمال کرتے ہوئے، مسلمان در حقیقت اس بے نام معبود کی پرستش کر رہے ہیں، اور، اس لئے، جو کہ ناصرف اُنکے لئے ناقابلِ شناخت ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ وہ شیطان کی پوجا کر رہے ہیں، جو کہ واحد اور حقیقی خُدا یعنی بائبل مقدّس کے خُدا کا دُشمن ہے۔ اگرچہ اللہ دھوکہ باز اور بے منہ کے بُت کا نام ہو سکتا ہے، اللہ اور اُسکی شکل کی شناخت شیطان کے طور ظاہر ہوئی ہے اس تناظر اور جانچ میں کہ قرآن (القرآن) میں کیا لکھا ہے اور اُسکے ساتھ کر کے جو بائبل مقدّس میں لکھا گیا ہے۔

کہ "کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ" (شیطان) دھوکہ باز کی جانب سے ایک سفید جھوٹ ہے جو کہ واحد اور سچے خُدا کا ابدی مخالف اور دُشمن ہے۔ اللہ بائبل مقدّس کے خُدا کا مخالف اور دُشمن ہے۔

ہم کس کی گواہی دیں؟

وہ دِن گزر گئے جب مسیحی لوگ سادہ طریقہ سے خُدا کہہ کر بائبل مقدّس کے خُدا کا حوالہ دیتے تھے اور دوسرے فوراً جان جاتے تھے وہ کس کا حوالہ دے رہے ہیں۔ یقین کے لئے، اُس دن اور دَور میں، جب حقیقی مسیحی ایک دوسرے سے خُدا کے متعلق بات کرتے تھے تو وہ جانتے تھے وہ کس کے متعلق بات کرتے ہیں۔ لیکن کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ نام نہاد مسیحی نہیں جانتے۔ اور یقیناً، غیر مسیحی نہیں جانتے۔ آجکل کے دَور کے بیشتر لوگ یہ نہیں جانتے کیونکہ: (۱) وہ غلطی سے ایمان نہیں رکھتے کہ بائبل مقدّس کا خُدا ہی واحد اور سچا حقیقی خُدا ہے؛ (۲) وہ غلطی سے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ دُنیا کے مختلف مذاہب کے لوگ ایک ہی معبود کی عبادت کرتے ہیں جس کو خُدا کہتے ہیں؛ یا اور (۳) وہ خود ہی اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ، جب وہ خُدا کے لفظ کو استعمال کرتے ہیں تو وہ بائبل مقدّس کے خُدا کے متعلق بات کرتے ہیں۔

یہ خاص طور پر مسیحی لوگوں کے لئے دُنیا کے بیشتر ممالک میں تکلیف دہ ہے جب وہ اللہ کو سُنتے یا پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، کیونکہ عربی لفظ اللہ کا مطلب "معبود" ہے (یا، رائے میں، "واحد اور سچا حقیقی معبود")، کئی مسیحی غلط نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اللہ اور بائبل کا خُدا ایک ہیں اور ایک جیسے ہیں، اِس لئے، اُنکے لئے یہ ٹھیک نہیں ہے کہ وہ اِس لفظ اللہ کا استعمال کریں جب وہ بائبل مقدّس کے خُدا کی بات کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ انگریزی کے علاوہ کئی

زبانوں میں بائبل مقدّس تراجم میں اپنی اپنی علاقائی زبانوں میں لفظ یا الفاظ جو خُدا کی بجائے اللہ استعمال کرتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ حتیٰ کئی شدّت پسند (انتہا پسند) مسلمان بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ دُرست نہیں ہے کہ اللہ کو بائبل مقدّس کے خُدا کے حوالہ سے استعمال کیا جائے۔ مثال کے طور پر، ۲۰۰۹ میں، ملائشیا کی عدالت نے یہ قانون جاری کیا کہ غیر مسلم اللہ کے لفظ کو استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ خاص اسلام کے لیے محدود ہے۔

ان تمام مسیحیوں کے لیے یہ جاننا بہت اہم ہے جنکا تعلق تمام سماجی پس منظر، روایات، فرقوں، اور کلیسیاؤں سے ہے کہ انہیں اللہ کے لفظ کے استعمال سے باز رہنا چاہیے جب تک وہ خاص بائبل مقدّس کے خُدا کے مقابلہ میں قرآن (القرآن) کے معبود کا حوالہ دے رہے ہوں۔ صرف ایلیاہ کی طرح جس نے بے باک جھوٹے خُدا بعل کی مخُالفت کی اور واحد سچے اور حقیقی خُدا کا دامن نہ چھوڑا، یہوواہ (۱۔ سلاطین ۱۸:۱۔۴۰)، لہٰذا حقیقی مسیحیوں کو لازمی ہے کہ وہ بے باک طور پر بائبل مقدّس کے خُدا کی حمایت میں جھوٹے معبود اللہ کی مخُالفت کریں۔

جب بھی بائبل مقدّس کے خُدا کا حوالہ دیتے ہوئے، مسیحیوں کو واضح ہونا چاہیے کہ وہ کس کا حوالہ دے رہے ہیں۔ مسیحی لوگ جو عربی بولتے ہیں، اور عربی نہ بولنے والے مسیحی جو عربی لفظ اللہ کو بائبل مقدّس کے خُدا کیلئے استعمال کرنے کے عادی ہو چکے ہیں، چاہیے (۱) وہ اپنے آپ کو یہوواہ کہنے پر تبدیل کریں (یا اُس سے ملتے جلتے الفاظ، یے ہوواہ یا یاہوواہ)؛ یا (۲) عربی لفظ جو خُداوند یسوع مسیح کیلئے ہیں اُس پر تبدیل کریں بجائے عربی لفظ اللہ کے (دیکھیں اگلے صفحہ پر جدول ۳)۔ مسیحیوں کو ہمیشہ خُدا کے اکلوتے بیٹے کو یاد رکھنا ضرور ہے، یقیناً، ''خُدائے مجسّم''، یا ''تجسّم میں خُدا''۔ (یوحنا ۱:۱۔۵، ۱۴ ۱۔ تیمتھیس ۳:۱۶)

تمام حقیقی مسیحی، اپنی علاقائی زبانوں اور انداز سے قطع نظر، اُنکو بائبل مقدّس کے خُدا کو وہ کیسے عزت اور جلال دیتے ہیں بدلنا چاہیے (۱) ''الحمد اللہ'' یا ''اللہ کی حمد'' کے بجائے ''یہوواہ کی تعریف ہو'' یا ''خُداوند یسوع مسیح کی حمد ہو'' (۲) ''میں اللہ کا مشکُور ہوں'' یا ''خُدا کا مشکُور ہوں'' کے بجائے میں ''میں یہوواہ کا مشکُور ہوں'' یا ''میں خُداوند یسوع مسیح کا مشکُور ہوں''۔ اور (۳) ''اللہ میں آپکی سلامتی ہو'' یا ''خُدا میں آپکی سلامتی ہو'' کے بجائے ''یہوواہ میں آپکی سلامتی ہو'' یا ''خُداوند یسوع مسیح میں آپکی سلامتی ہو''۔ تاکہ ہر ممکنہ مشکل صورتحال سے بچا جاسکے جب مسلمانوں سے مل رہے ہوں جو ''اللہ'' کے لفظ کو شخصی سلام کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ مسیحی لوگوں کو جواب میں (۱) ''میں آپ پر یہوواہ کے نام سے سلامتی چاہتا ہوں'' (۲) ''میں آپکو بائبل مقدّس کے خُدا کے نام سے سلام

کرتاہوں"(۳) "میں آپ پر یسوع مسیح کے نام سے واپس سلامتی بھیجتاہوں" یا (۴)میں یسوع مسیح کے نام سے آپ پر سلامتی چاہتاہوں"۔

Arabic Expression عربی رسم الخط	السید یسوع
Transliteration حرفی ولفظی نقل	al-Saiyid Yesua
Pronunciation (بولنے کا انداز) تلفظ English a-say′-yid* yes-oo′-a	اسید یسوع (ل کی آواز نہیں بولی جاتی)
Urdu Meaning مطلب	خُداوند یسوع

اگرچہ بطور السید یسوع "ل" عربی میں خاص طفیلی لفظ سے پہلے خاموش ہوتاہے، بشمول "س" اور "ز" کے۔اس بات کو بھی ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے کہ کوئی لفظ سید کی وجہ سے اُلجھن میں نہ پڑ جائے، جب وہ نجات دہندہ کے نام کے ساتھ استعمال ہوا ہو۔(یسوع، یشوع یا جیزس)، قابلِ عزت نام کے ساتھ یا جو محمد کی آل کی لقب کے طور پر استعمال ہوا ہے۔اس تضاد میں، اور مزید وضاحت کے لیے، جب یسوع، یشوع اور جیزس (یسوع) کے ساتھ استعمال ہو، جب لقب السید کا مطلب ہے واحد اور حقیقی سچا خُداوند۔واحد اقتدارِ اعلیٰ جس کو سب وفاداری، تابعداری، واجب ہے جو واجب السجود ہے، یا سب تعریفیں اُسکے لئے ہیں۔

*Although transliterated as ***al-Saiyid***, the "l" from "al" is silent before certain consonantal sounds in Arabic, including "-s" and "-z." It should also be noted that one must never confuse the word ***Saiyid***, when used with the Savior's name (***Yesua***, ***Y'shua***, or ***Jesus***), with the honorific name or title used for a descendant of Mohammed. In contradistinction, and for the sake of clarity, when used with ***Yesua***, ***Y'shua***, or ***Jesus***, the title ***al-Saiyid*** means ***the one true and only real Lord*** — the only Sovereign to whom all fealty, or allegiance, is owed and to whom all obeisance, or submission, is yielded.

جدول 3

جب مسلمانوں کے ساتھ گفت وشُنید کرتے ہوئے جو اللہ کا شکر یا حمد کرتے ہیں، اگر مسیحی کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کریں، تو وہ مرد یا عورت کہہ سکتے ہیں(۱)"ساری تعریفیں یہوواہ کے لیے ہیں"(۲) "سب تعریفیں یسوع مسیح کی ہیں" یا(۳) "میں ساری تعریفیں خُداوند یسوع کو پیش کرتا ہوں جو مجھے مہیا کرتا، اجر دیتا اور برکت دیتا ہے!"حتمی طور پر، مسیحیوں کو بولے گئے الفاظ "انشااللہ"("یعنی، اگر اللہ کی مرضی ہو") کا جواب یوں دینا چاہیے "بائبل مقدّس کے خُدا کی مرضی پُوری ہو جو کہ سب سے اعلیٰ ہے"۔

اگرچہ مصنف نے صرف چند بیانات کی مثالیں پیش کی ہیں، جو مسیحی استعمال کرسکتے ہیں، مہربانی فرما کر آپ آزادانہ طور پر ان بیانات کو حالات واقعات کے مطابق تبدیل کرسکتے اور ساتھ ساتھ اپنی علاقائی زبان اور علاقائی انداز میں ڈھال سکتے ہیں۔ صرف یاد رکھیں کہ کبھی بھی قرآن (القرآن) کے معبود کو اللہ کے لفظ کو استعمال کرتے ہوئے شُکر گزاری، حق، یا عزت نہیں دینی۔ اللہ کے نام کو بائبل مقدّس کے خُدا میں تبدیل کرکے استعمال کریں؛ اور صرف اصل لفظ خُدا کو استعمال کریں جب دوسرے لوگوں سے بات کریں جن کو آپ حقیقی مسیحی سمجھتے ہیں۔ اگر کبھی شک ہو، ہمیشہ خُدا کے اصل نام کی جگہ "یہوواہ"، "یسوع مسیح"، یا "خُداوند یسوع" کا لفظ استعمال کریں(یعنی، السید یسوع)اور آپ اس بات کا یقین کرلیں بلا مرضی کہیں خُدا کے پاک نام کے خلاف کُفر نہ بکیں جو کہ واحد حقیقی سچا خُدائے خالق ہے، جو کہ بائبل مقدّس کا خُدا ہے۔ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ، کیونکہ چند مسیحانہ یہودی(یعنی، مسیحی یہودی) کو کچھ بے آرامی محسوس ہو "ناقابلِ تلفظ" حدِ بیان سے باہر جب (یہوواہ) بولا جائے، ہوسکتا ہے کہ وہ عبرانی الفاظ جیسا کہ ادونائی (یعنی، "مالک") یا ہاشیم (یعنی، "نام") بائبل مقدّس کے خُدا کے لئے اور یشوع ہاماشیخ (یعنی، "یسوع جو مسیح ہے") خُدا بیٹا کے لیے استعمال کریں۔

مسلمانوں کی موجودگی میں جو اپنے آپ کو سجدہ ریز کریں اپنے معبود کی عزت میں، مسیحیوں کو بھی چاہئے یا تو(۱)اُن سے معافی چاہیں یا(۲)چُپ کرکے کھڑے یا بیٹھے رہیں اور بائبل مقدّس کے خُدا سے دُعا کریں۔ قریب مستقبل میں، اور زیادہ مسیحیوں کو ضرورت کہ وہ صاف صاف بائبل مقدّس کے خُدا اور خُداوند یسوع کے متعلق اُنکو انتہائی خلوص سے بیان کریں اور اس سچے خلوص کے نتائج کو بھی سہیں؛ بہر حال، ہر مسیحی فرد پر جب یہ فیصلہ کن لمحات آئیں، مسیحیوں کو جب وہ مسلمانوں سے بات چیت کررہے ہوں تو محتاط روّیہ، عقلمندانہ روّیہ، اور انتہائی محتاط روّیہ اختیار کرنا چاہیے یہوواہ خُدا کے خلاف کفر گوئی کئے بغیر اور نادانستہ طور پر یسوع مسیح کو ترک کئے بغیر، جھوٹے خُدا کو

عزت دیتے ہوئے جو کہ اللہ کے نام سے جانا جاتا ہے اور، بیک وقت، اور بے ضرورت اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالے بغیر۔ حتمی تجزیہ میں، جو بھی کہا گیا یا پھر نہیں کہا گیا ہر شخص کے شعور کا مسئلہ ہے۔

متعلقہ: (۱) اسلام کے خلاف کھڑے ہونا، (۲) جب اسلام کے خلاف کھڑے ہونا، اور (۳) جب اسلام کے خلاف کھڑے نہ ہونا ہر مسیحی کو اس کا فیصلہ خود کرنا ضرور ہے۔ پچھلے فقرے میں دی گئی تاکید کلام سے ملتی ہے۔ خاص طور پر ۲سلاطین پانچواں باب۔ جب نعمان نے الیشع نبی سے پوچھا کہ اگر اُسکے لئے بہتر ہو گا کہ (یعنی، نعمان) وہ جھوٹے معبود رامون جب وہ شام کے غیر قوم بادشاہ کے ساتھ ہو اُس معبود کے مندر میں جائے۔ الیشع نبی نے جواب دیا: ''سلامتی سے چلا جا''، مطلب تھا کہ الیشع نبی نے نعمان کے متعلق فیصلہ نہیں کیا اور کہ نعمان کو خود فیصلہ کرنا پڑا۔ الیشع نبی جانتا تھا کہ وہ نعمان کے اعمال کی نا تو مذمت اور نا ہی تعزیر کر سکتا تھا؛ وہ جانتا تھا کہ بائبل مقدّس کا خُدا ہم سبھوں کے اعمال کا واحد انصاف کرنے والا ہے۔

بعد از اں بہت سے ابتدائی مسیحیوں نے یسوع مسیح کا انکار کرنا پسند کیا تاکہ وہ شیروں کے آگے نہ پھینک دیئے جائیں، اُن میں سے بعض نے دوبارہ مسیحی کلیسیا میں بحال ہونے کے واسطے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ وہ کافی تکلیف دہ تھا ابتدائی مسیحیوں کے اِس تعلق سے کہ اُنہیں اجازت دیں، یا اجازت نہ دیں، اُن کو جنہوں نے یسوع مسیح کا اِنکار کیا تھا ایذا رسانی کے حالات کی وجہ سے اُنکو مسیحیت میں واپس قبول کر لیا جائے۔ قطع نظر اِس بحث اور تقریر، حتیٰ کہ ہم عصر مسیحی معاشرہ میں ابھی تک یہی نتیجہ اخذ کیا جانا ضرور ہے کہ خُدا ہی اکیلا مُنصف ہے ان سارے معاملات سے جن کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام میں، کیونکہ یہ معاملہ ذاتی شعور، ایمان اور عہد کا معاملہ ہے، ہر شخص کو اپنے متعلق خود فیصلہ لینا ضرور ہے کسی اور کے لیے نہیں۔ اور دوسروں کے شخصی فیصلوں کی مذمت نہیں کرنی۔ کیوں؟ یہ معاملات ہر فرد اور بائبل مقدّس کے خُدا کے مابین ہیں۔ اُمید ہے، سب مسیحی اپنے عقیدہ میں بالغ ہوں گے تاکہ اس نتیجہ پر پہنچ پائیں، کیونکہ اب وہ اپنے آپ سے نہیں بلکہ بائبل مقدّس کے خُدا سے تعلق رکھتے ہیں، اسلئے وہ اپنے آپ کو انفرادی طور پر خوش کرنے کے متلاشی نہ ہونگے بلکہ، اس کی بجائے، واحد سچے حقیقی خُدائے خالق کو خوش کرنے کے متلاشی ہونگے، جو بائبل مقدّس کا خُدا ہے۔

حقیقی مسیحی اپنے آپ سے تعلق نہیں رکھتے۔ وہ اپنے مالک نہیں ہوتے۔ وہ یسوع مسیح سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ مسیح یسوع ہے جو اُن کا مالک ہے۔ ہم قیمت سے خریدے گئے ہیں، وہ قیمت جو خُدا کے اکلوتے بیٹے کے خون بہانے سے چُکائی گئی۔ نتیجہ کے طور پر، اب ہم زندہ نہیں ہیں بلکہ مسیح یسوع ہم میں زندہ ہے (گلتیوں ۲:۲۰) خُدا کے پاک روح کے مسکن پذیر ہونے کے وسیلہ سے۔

باب پنجم

نبوت زیرِ نظر یہ اسلام

یسوع کی گواہی

اگرچہ روحیں کامل طور پر ذہین نہیں کہ خُدا قادرِ مطلق کے بھیدوں کو سمجھنے کے قابل ہوں جب تک کہ وہ زمین پر ہیں، وہ اُسکی پیشن گوئیوں کے پورے ہونے کے ذریعے سیکھ سکتی ہیں کہ وہ ہے (یعنی، وہ موجود ہے)۔ یہ حقیقت ہے کہ جنہوں اپنی زندگیاں بائبل مقدّس کے خُدا کو وقّف کر دی ہیں پہلے ایمان لائے اور اُس پر بھروسہ کیا کیونکہ انہوں نے سیکھا کہ اُس کی نبوتیں پوری ہو چکی ہیں اور پوری ہوتی آئی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ عرصہ پہلے ہی سے ایماندار تھے اور اُنکا ایمان مضبوط ہو چکا تھا ان واقعات کی وجہ سے جو بائبل مقدّس کے نبوتی کلام سے ظاہر ہو چکے تھے۔ مختصراً، ہم "نہ نبوتوں کی اور ناہی نبوت کرنے کی حقارت کرتے ہیں"۔(۱۔ تھسلنیکیوں ۵:۲۰) کِس وجہ سے؟ (۱)"کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے"(مکاشفہ ۱۹:۱۰)اور (۲) "وہ شخص کہ جس نے اُسکی گواہی حاصل کی[یسوع کی گواہی]اُس نے یہ مہر لگادی کہ خُدا سچا ہے"(یوحنا۳:۳۳)۔

زمین پر کئی بنتی بگڑتی صورتحال اس نسل کے جلد خاتمہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یہ کہ، اس دور کے متعلق۔ میں اُن کے لئے اب لکھ رہا ہوں اسلئے نہیں کہ وہ اخیر ٹل گیا ہے مگر(۱) تاکہ دوسرے اچھائی کی طرف مائل ہوں، یعنی خُدا، یسوع مسیح کو قبول کریں بطور خُدا کے اکلوتے بیٹے اور اپنے شخصی نجات دہندہ کے طور پر اپنائیں؛(۲) کہ خُدا کے بیٹے امن وسلامتی میں رہیں جیسا کہ شدید طوفان ان کو گھیرے ہوئے ہے تاکہ اُنکو نگل جائے۔ اس دُنیا میں چیزیں بے حد شدید ہو رہی ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگ خُداوند قادرِ مطلق کی طرف راغب ہوں اس سے پہلے کہ وہ بہت زیادہ مشکل میں پڑ جائیں۔ اور میں یہ اُمید کرتا ہوں کہ اذیتوں، ایذا رسانیوں اور مشکلات سے بہک نہ جائیں اور یہ کہ وہ خُدا قادرِ مطلق کو حمد، عزت اور جلال دیں جس کے وہ لائق ہے قطع نظر کہ وہ کن حالات میں ہیں۔

اور کہ ہم نااُمید نہ ہو جائیں جب ہم اپنے آپ کو تاریکی کے بیچ میں پائیں، اور نتیجہ میں، یہ سمجھ لیں کہ ہمیں خُدا نے فراموش کر دیا ہے، یہ سمجھنا ہمارے لئے اہم ہے کہ بے رحمی، نافرمانی، بے شرع، بدی، فانیت، فحاشی اور خود غرضی جسکی ہم گواہی دیتے ہیں۔ اور جسکی ہم جس قدر زیادہ درجہ تک گواہی دیں گے ۔ محض "برگشتگی" ہے۔

(۲ تھسلنیکیوں ۲:۳) کہ خُدا کے بہت سے نبی اور اُسکے مسیح کے رسولوں نے نبوت کی جو ہونا ہے یسوع کی آمدِ ثانی سے پہلے ہونا ضرور ہے۔

عالمی امن کے فقدان اور فی الوقت دُنیاوی نظام سے اس کے خاتمے کے تعلق سے، یہ سمجھنا بے حد اہم ہے کہ دُنیا یسوع کی آمدِ ثانی سے پہلے اپنے اخلاقی زوال کو پہنچے گی تاکہ وہ زمین پر ہزار سالہ بادشاہت کو بنائے۔ یہ خُدا کی مرضی ہے کہ بدی کی جڑ کے ساتھ راستبازی کی پنیری بھی نہ اکھاڑی جائے۔ یہ بھی خُدا کی مرضی ہے کہ اُس میں (خُدا میں) کمزور کو طاقتور بننے کا وقت مل جائے۔ اس لیے، یسوع مسیح کی آمد قریب ہے، ہمیں بڑھتے ہوئے شگاف کو دیکھنے کا متمنی رہنا چاہیے، ایک گہری تقسیم، اور ایک بڑھتا ہوا فرق اُن لوگوں کے درمیان جو خُدا سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ لوگ جنکا اُس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر کوئی سایہ یا آڑ نہیں ہوگی جب شکائنا (خُدا کا نور) خُدا کا جلال ظاہر ہوگا۔ صرف رُوحانی نُور اور تاریکی واضح ہو جائیں گے۔ یہ اخیر زمانہ کے دوران بڑھتی ہوئی جدائی کا باعث ہے جو بھیڑوں (وہ لوگ جنکا تعلق خُدا سے ہے) سے بکریوں (وہ لوگ جنکا تعلق شیطان سے ہے) کے درمیان ہے اس کے علاوہ بڑے پیمانہ میں بڑھتا ہوا بیمار اور گناہ آلودہ شعور، ہر طرف وَبائیں اور قحط پھیل جائیں گے اور بعد ازاں بڑے بڑے زلزلے اور جنگیں ہوں گی، جیسا کہ یسوع مسیح نے نبوت کی ہے (متی ۲۴:۶۔۷؛ مرقس ۱۳:۷۔۸؛ لوقا ۲۱:۹۔۱۱)۔ ہمارے اُستاد (آقا) نے واقعات کے بارے میں بتایا ہے تاکہ اُس کے پیروکار اچھی طرح تیار ہو سکیں جب اخیر زمانہ کے یہ نشانات ظاہر ہوں گے۔ تو پھر کیسے، ''اچھی طرح تیار ہونا ہے؟'' جبکہ غیر ایماندار حیران اور خفا ہوں گے اور ڈر جائیں گے جب یہ خوفناک چیزیں واقع ہوں گی، مسیحی ایماندار مضبوط ہونگے۔ سچے ایماندار۔ حتیٰ کہ اگر وہ خود بھی پریشان ہوں۔ اس قابل ہوں گے کہ واقعات کو دیکھیں نبوتی کلام کے پُورے ہونے کے طور پر اور، اسلئے، بائبل مقدّس کے خُدا کے دائمی ثبوت کے طور پر کہ وہ سب قوتوں کا مالک ہے، سب کچھ جانتا ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اور، اس ثبوت میں، وہ خوشی منائیں گے کیونکہ وہ جانیں گے کہ وہ سب جو اُن سے وعدہ کیا گیا ہے یقیناً پورا ہوگا۔

چند لوگ محسوس کرتے ہیں کہ نبوت کا پورا ہونا کیسے مکمل طور پر جُڑا ہوا ہے، اور ہے، خُدا کے اقتدار و اختیارِ اعلیٰ کو ثابت کرنے کے لیے۔ بائبل مقدّس کو غور سے پڑھیں۔ ہر کتاب اور خطوط میں کچھ نبوتی عناصر موجود ہیں، اسرائیل

کے بچوں سے مُتعلق نبوّتیں اور یسوع کی پہلی آمد (پیدائش) سے مُتعلق نبوّتیں اور اُسکی واپسی (آمدِ ثانی یا دوسری آمد) سے مُتعلق نبوّتیں۔

نبوّتیں جن کا معاملہ اخیر زمانہ کے مواقع سے ہیں انہیں "اپوکلپسز" کہتے ہیں لفظ اپوکلپس یونانی زبان سے آیا ہے۔

ἀποκάλυψις *(apokalypsis)* [G602]

جسکا مطلب ہے "آشکارا" ہونا "پردہ کشی" یا "مکاشفہ"۔ان چیزوں کے تعلق سے مکاشفاتی تحریریں، روحانی انکشافات یا روحانی پردہ کشی کی گئی ہے کہ یہ روزِ حشر سے پہلے واقع ہونگی۔

مکاشفاتی تحریریں پُوری بائبل مقدّس میں کئی مقامات پر ملتی ہیں۔ بہر حال، یسوع مسیح کا مکاشفہ جو یوحنا رسول پر آشکارہ ہوا تمام مکاشفاتی تحریروں میں عظیم ترین ہے۔ کیوں؟ یہ نسلِ انسانی کے لیے گواہی کا شاہکار (شہ پارہ) ہے کہ خُدا تھا اور ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یہ آخری ہیبت سے پردہ کشی کرتا ہے جو کہ اس دُنیا میں ہوگی، اخیر زمانہ کے مقدّسین کے لیے سمجھ درکار ہے کہ وہ آنے والی مشکلات اور دُکھوں کے دوران اپنا ایمان واحد اور سچے حقیقی خُدا پر رکھیں (یہاں وضاحت کے لیے، تمام حقیقی مسیحی، زندہ یا مردہ، سب مقدّسین ہیں)۔

ہاں، مستقبل پہلے ہی سے طے ہو چکا ہے۔ اُنکے لئے جو اپنے آپ سے پوچھتے ہیں "ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" اور "کیا یہ پہلے سے طے شدہ ہے نہیں بتاتا؟"۔ اِسکے جواب میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں، کہ جسکے آغاز کی بنیاد ہی ناکامی پر رکھی گئی ہو وہ کاوش خُدا کی مرضی سے نہیں اُسکا نتیجہ بھی ناکامی ہے۔ کوئی بات نہیں آیا کوشش مذہبی یا پھر سیاسی نظام بنانے کے لیے، قوم، پیشہ، زندگی یا پھر دُنیا کے لئے کی گئی ہے۔ اگر مقصد میں خُدا کی مرضی کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھا گیا، پھر جو بھی عمل برباد ہی ہوگا (ناکامی کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا سات سالوں، ستر سالوں یا حتیٰ سات ہزار سالوں تک، لیکن، غلطی پر نہ رہیں، وہ پیش آئے گی۔) مزید برآں، محض کیونکہ یہ دُنیا اور اُسکی جنتیں موقوف ہو جانے والی ہیں لیکن اِس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ خُدا نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کونسی روح ابدی نجات پائے گی اور کونسی ابدی سزا: ہر روح اپنے لئے خود فیصلہ کرتی ہے۔ اگرچہ اخیر، یا نتیجہ میں، کسی کا بھی مقصد روح میں صاف دیکھا جاسکتا ہے، ہر روح اپنے لئے خود پسند کرتی ہے کہ کس سمت میں اُس نے سفر کرنا ہے۔

اُن کے لئے جو شائد مائل ہوں، اس دُنیا کی قسمت کے بارے جاننے میں، وہ احمقانہ طور پر نتیجہ پر پہنچے گے کہ قادرِ مطلق خُدا بہت ظالم ہے، میں اُنکو یاد دِلانا چاہوں گا کہ یہ انسان ہے جو گناہ کرتا ہے خُدا نہیں۔ کیا خُدا نے اپنا

انصاف، غضب یا واجب غصے کو تھامے نہیں رکھا، ہم بہت پہلے ہی صفائے ہستی سے مٹ چُکے ہوتے۔ خُدا گنہگاروں پر بے حد رحیم ہے اسی مد میں اُس نے ہمیں توبہ کا وقت بخشا ہے، ہم اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، اور یسوع مسیح کو اکلوتے بیٹے کے طور اور اپنے شخصی نجات دہندہ کے طور پر قبول کریں۔

آج، لوگ بھول چکے ہیں نا صرف بائبل مقدّس کے خُدا کا خوف رکھنا بلکہ یہ بھی کہ کس طرح اس سے ڈرتے ہیں۔ بے راہ روی سے اُنکو سیاسی دُرستگی کی اور ترقی پسندیت کی ضرورت ہے (کہنے میں، لوگوں کو ناراض مت کریں) ، آج کل کے جدید ماہرِ علم الٰہیات اور کلیسیا کے رہنما سکھاتے ہیں کہ بائبل مقدّس کے خُدا سے ڈرنے میں صرف اُسکی عزت کرنا اور تعظیم کرنا شامل ہے۔ بہر حال، بائبل مقدّس کے خُدا کے سچے خوف میں شامل ہیں، سب دوسری چیزوں سے بالاتر ہو کر، اُسکو ناراض کرنے سے ڈرنا۔ حقیقی مسیحیوں کیلئے، خُداوند قادرِ مطلق کا خوف کرنا اِسکے اندر دونوں پہلو یعنی غلامانہ خوف اور فرزندانہ خوف شامل ہونے چاہییں۔ باالفاظِ دیگر، خُدا قادرِ مطلق کے خوف میں اُسکی قوت، انصاف اور غضب کا ڈر شامل ہونا چاہیئے تا کہ اُس سے درگزر کریں جو اُس کو ناپسند ہے۔ (بائبل مقدّس کا خُدا سب بدی سے نفرت کرتا ہے۔ خاصکر جھوٹے معبودوں کی پرستش اور اُن معصوموں کے قتل سے جو اُس سے تعلق رکھتے ہیں)۔

بد قسمتی سے بعض حقیقی مسیحیوں نے اپنے لئے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بائبل مقدّس کا خُدا بیک وقت پیار سے بھرا اور غضبناک نہیں ہو سکتا۔ اُنکو اس بات کا احساس نہیں کہ بائبل مقدّس کے خُدا کے انتقام کا تعلق اُسکے عدل و انصاف سے ہے۔ یقیناً، اگرچہ خُدا کا قہر حقیقی مسیحیوں پر نہیں آتا، اُسکا قہر اُن پر ضرور گرتا ہے جو کھلے عام اُسکے پاک نام کے خلاف کفر بکتے ہیں، اور اُسکے اکلوتے بیٹے کو ردّ کرتے ہیں، اور اُسکے لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ حقیقی مسیحی آئے ہیں کہ صرف اُسکے بیٹے کے خون بہانے کے وسیلہ سے خُدا باپ کا قہر ٹالیں۔ یسوع مسیح نے حقیقی مسیحیوں کی شفاعت کی تا کہ وہ خُدا قادرِ مطلق کے غضب سے بچ جائیں۔ حقیقی مسیحیوں کو کبھی پریشان نہیں کرنا چاہیے اُس انتقام کو جو بائبل مقدّس کے خُدا سے تعلق رکھتا ہے۔ (استثنا۳۲:۳۵) کیونکہ یہ جو خُدا قادرِ مطلق کا حصہ ہے: یہ اُسی کے کردار اور فطرت کا حصہ ہے۔

اخیر زمانہ کی پیشن گوئیوں سے متعلق جو خُدا کے غضب سے جڑی ہیں، روحانی الذہن افراد کے واسطے اہم ہے کہ سمجھیں اخیر زمانہ کے دوران دو بڑی ترقیاں واقع ہوتی ہیں۔ وہ پہلے ہی سے بن رہی ہیں۔ پہلا ہے دس قومی اتحاد کا

شکل اختیار کرنا یورپی اتحادی ریاستیں(دس ریاستی اتحاد مابین یورپی ریاست)اور دوسری ہے دس قومی اتحاد مابین اسلامی ریاستوں میں اتحاد کا ترقی پانا(اسلامی ریاستوں کا دس قومی اتحاد)۔(یا"حیوان")بائبل مقدّس کی آخری کتاب،یعنی مکاشفہ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

دس قومی یورپی ریاستی اتحادی برادری کی تشکیل۔ کئی لوگوں نے اُسے "دوبارہ بیدار رومی سلطنت" کہا۔ اُسکی پیشن گوئی مکاشفہ کی کتاب کے ستارہویں باب میں کی گئی ہے اور دس قومی اسلامی اتحاد۔ بیشتر لوگ اُسکی شناخت کرنے سے قاصر ہیں۔ اُس کی پیشن گوئی مکاشفہ کی کتاب کے تیرہویں باب میں کی گئی ہے۔اِن دو ابواب میں، دو مکمل طور پر مختلف سیاسی، معاشی اور مذہبی فرقہ ہر ایک کی عکاسی کی گئی ہے حیوان کے طور پر جسکے سات سر اور دس سینگ ہیں۔ اگرچہ اُنکی ایک جیسی عکاسی نے کئی بائبل کے عالمین کو نمایاں کر دیا کہ نتیجہ اخذ کریں کہ دونوں حیوان ایک ہی ہیں اور ایک جیسے ہیں، یہ نتیجہ بالکل غلط ہے۔ اگرچہ کہ دونوں کے سات سر اور دس سینگ ہیں، "قرمزی رنگ کا حیوان" مکاشفہ کے ستارہویں باب میں ہے وہ "تیندوے نما" حیوان جیسا نہیں ہے جو کہ مکاشفہ تیرہویں باب میں ہے۔ دونوں کے سات سر اور دس سینگ ہیں کا سادہ مطلب ہے کہ دونوں شیطان ہی کے مظہر ہیں۔ خود شیطان کی عکاسی مکاشفہ ۱۲ باب میں ہوئی "بڑا لال اژدھا، جسکے سات سر اور دس سینگ ہیں"۔

مندرجہ ذیل میں مکاشفہ ۱۷ اور ۱۳ ابواب کھولے گئے ہیں خدائے پاک روح کی روحانی عقل سے:

مکاشفہ ستارہواں باب

آیات ۱ سے ۶ تک

"اور اُن ساتوں فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے ایک نے آکر مُجھ سے کہا کہ اِدھر آ۔ میں تُجھے اُس بڑی کسبی کی سزا دکھاؤں جو بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہوئی ہے اور جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے حرام کاری کی تھی اور زمین کے رہنے والے اُس کی حرام کاری کی مے سے متوالے ہو گئے تھے۔ پس وہ مجھے روح میں جنگل کو لے گیا۔ وہاں میں نے قرمزی رنگ کے حیوان پر جو کُفر کے ناموں سے لِپا ہوا تھا اور جس کے سات سر اور دس سینگ تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ عورت ارغوانی اور قرمزی لباس پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی اور ایک سونے کا پیالہ مکروہات یعنی اُس کی حرام کاری کی ناپاکیوں سے بھرا ہوا اُس کے ہاتھ میں تھا۔ اور اسکے ماتھے پر یہ نام لکھا ہوا تھا۔ **راز۔ بڑا شہر بابل۔ کسبیوں اور زمین کی مکروہات کی ماں۔**"

"وہ بڑی کسبی جو پانیوں پر بیٹھی تھی" رومن کیتھولک کلیسیا ہے۔ "اور جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے حرام کاری کی تھی" اُن جُڑی سلطنتوں کا حوالہ دیتے ہیں جنہوں نے پوری دُنیا میں پچھلے دو ہزار سال سے اس کے ساتھ مزہ اُڑایا۔ کہ "اور زمین کے رہنے والے اُس کی حرام کاری کی مے سے متوالے ہو گئے تھے"۔ اِسکا مطلب ہے کہ، اُسکی تربیت سے کئی قبیلے، قومیں اور لوگ مذہب چھوڑنے سے گمراہ ہو گئے (یہ ہے، کہ اُس مسیح کی پرستش کرنا جو کہ مسیح نہیں ہے اور بطلان کو اپنانا بجائے سچ کو اپنانے کے)۔ ارغوانی اور قرمزی رنگوں کا مطلب ہے جس میں وہ عورت ملبس ہے اُسکی حکومتی نظریہ کی کسبیانہ فطرت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ کہ وہ "سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی" اُسکی عظیم مادی دولت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ "ایک سونے کا پیالہ مکروہات یعنی اُس کی حرام کاری کی ناپاکیوں سے بھرا ہوا" اشارہ کرتا ہے اُس سنہری پیالے کی طرف جو کہ رومن کیتھولک کلیسیا بُت پرستی اور جھوٹی تعلیمات کی خدمت کرتی ہے۔ مثال کے طور پر (۱) "یوخرست" میں مسیح کی بار بار قربانی کے دوران اور اُسکی عبادت میں اور (۲) اپنی بطلان انگیز حمایت میں کہ مسلمان بائبل مقدّس کے خُدا کی پرستش کرتے ہیں (بیان دیکھیں حصہ اوّل کے سیکشن دوم میں ۸۴۱ تیسرا باب، نواں آرٹیکل، تیسرا پیراگراف اور رومن نمبر تین جو کہ کیتھیک ازم آف دی کیتھولک چرچ میں ہے)۔ اُسکے ماتھے پر لکھا ہوا نام اُسکے عیب کی نشاندہی کرتا ہے (یعنی، روحانی جسم فروشی) اور کس درجہ تک عیب پھیل چکا ہے۔ کہ وہ "اور میں نے اُس عورت کو مقدّسوں کا خون اور یسوع کے شہیدوں کا خون پینے سے متوالا دیکھا"۔ دونوں غلطیوں کا حوالہ دیتا ہے، کیونکہ اُسکے کئی ارکان خُدا کے ہیں (یعنی، حقیقی مسیحی ایماندار)، وہ بھی خُدا کی ہے۔ بالفاظِ دیگر، رومن کیتھولک کلیسیا اپنی ہی تنظیم میں خُدا کے چُنیدہ ناموں کے گرد گھومتی ہے اپنے بدعنوان اور ناجائز ادارہ کی ساکھ کو بنانے کیلئے۔

پروٹسٹنٹ ہوشیار! آپ کو اپنے بھائیوں اور بہنوں سے تعصّب نہیں رکھنا چاہیے جو کہ رومن کیتھولک ہیں، جو رہے ہیں یا ابھی تک ہیں، اور کئی اچھے حقیقی مسیحی بھی ہیں جو رومن کیتھولک کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ پروٹسٹنٹس جو خوشی محسوس کرتے ہیں کہ رومن کلیسیا کی نشاندہی کریں بطور "بابل کی کسبی" اُن کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ، کیونکہ وہ "مکروہات کی ماں" بھی ہے۔ (آیت ۶)، "بیٹیوں" کو کافی اچھی طرح سے ڈھاپتے ہیں بشمول پینتکاسٹل فرقہ جات اپنی ہی غیر ثقافتی تعلیمی غلطیوں کے ساتھ بھی جو کہ ناصرف پینتکاسٹل فرقے اکثریتی مسیحیت میں بدعت گردانے جاتے ہیں بلکہ پروٹسٹنٹ فرقہ جات بھی جو کہ بدعت ہیں حتیٰ کہ وہ ایسے سمجھے نہیں جاتے، بشمول اُن کے جو نجات کی

بنیاد اعمال کو سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ جھوٹ موٹ غیر زبانوں کو بولنا، جھوٹی نبوتیں کرنا، جھوٹے نشانات اور جھوٹے معجزات کرتے ہیں۔ یقین کے لئے، غیر زبانیں بولنا، نبوت کرنا، نشان دکھانا، اور معجزات کرنا ابھی تک وجود رکھتے ہیں لیکن ان میں یا نابالغ مسیحیوں میں جو یقین رکھتے ہیں اور اپنے وجود کو اختیاراتی دباؤ کا نتیجہ سمجھتے ہیں، یعنی ہنپاٹزم کے اثر، ہسٹریا (عورتوں کی ذہنی بیماری)، خود کو دھوکہ دینا، اور یا پھر دوسروں کو استعمال اور بُرا بھلا کہنے کی خواہش کیلئے۔

آیات ۷ سے ۸ تک

''اُس فرشتہ نے مُجھ سے کہا تُو حیران کیوں ہو گیا؟ میں اِس عورت اور اُس حیوان کا جس پر وہ سوار ہے اور جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں تجھے بھید بتاتا ہوں۔ یہ جو تُو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا مگر اب نہیں ہے اور آیندہ اتھاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے اِس حیوان کا یہ حال دیکھ کر کہ پہلے تھا اور اب نہیں اور پھر موجود ہو جائے گا تعجُب کریں گے۔''

''یہ جو تُو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا مگر اب نہیں ہے'' روم کی گری ہوئی سلطنت کا حوالہ دیتا ہے۔ کہ وہ سلطنت'' نکل کر'' کا مطلب ہے کہ وہ دوبارہ اُٹھے گا۔ ''ابھی تک'' بھی یہ اس کے وجود کا منظر عام ہونے کا اشارہ کرتا ہے۔ ''اتھاہ گڑھے'' سے اُسکی بدی کی گہرائی مراد ہے، یعنی برزخ، یا دوزخ۔ کہ ''جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے'' تعجب کرنے کا مطلب ہے کہ غیر محفوظ روحیں رومی سلطنت کی واپسی کی اصل نشانی کو نہیں سمجھ پائیں گی۔

آیات ۹ سے ۱۱ تک

''یہی موقع ہے اُس ذہن کا جس میں حکمت ہے۔ وہ ساتوں سر سات پہاڑ ہیں۔ جن پر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ اور وہ سات بادشاہ بھی ہیں پانچ تو ہو چکے ہیں اور ایک موجود ہے اور ایک ابھی آیا نہیں اور جب آئے گا تو کُچھ عرصہ تک اُس کا رہنا ضرور ہے۔ اور جو حیوان پہلے تھا اور اب نہیں وہ آٹھواں ہے اور اُن ساتوں میں سے پیدا ہوا ہے اور ہلاکت میں پڑے گا۔''

''سات سروں'' کے یہاں پر دوہرے معنی ہیں۔ پہلا، روم کے سات پہاڑوں کا حوالہ دیتا ہے اور اُسکے نام ایونٹائن، کیلیئن، کیپیٹولائن، ایسکیولائن، پلیٹائن، کیورینل، اور ویمینل ہیں جو کہ کُفر کے شہر کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ''جن پر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے''۔ اور، دوسرا، سات سیاسی نظاموں کا حوالہ دیتا ہے (''سات بادشاہ'') جن کے ذریعے روم

پر حکومت کی جاچکی ہے اور ہوتی رہی ہے۔ کہ "پانچ تو ہو چکے ہیں اور ایک موجود ہے اور ایک ابھی آیا نہیں" اور جو حیوان ہے وہ "آٹھواں" ہے اور "ساتوں میں سے پیدا ہوا" سب اُس سیاسی نظاموں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو جان نشین ہے (ایک کے بعد دوسرا) بجائے کہ ایک ہی وقت میں آتے، مثال کے طور پر:

۱۔ رومی جمہوریہ

۵۱۰ قبل از مسیح تا ۴۷۶ عیسوی

(آخری رومی بادشاہ ۴۷۶ عیسوی کو معزول ہوا)

۲۔ جاہلانہ (غیر ملکی) حکومت نے روم پر حکومت کی

۴۷۶ عیسوی تا ۷۷۴ عیسوی

۳۔ کیرلنگیان سلطنت اور اسکی اولاد تک: روم کی نشوونما بطور ایک شہر اور پاپائی اور شرافت دونوں کی مشترکہ حکومت میں ترقی۔

۷۷۴ عیسوی تا ۱۴۲۰ عیسوی

۴۔ روم مکمل طور پر پاپائی زیرِ حکمرانی

۱۴۲۰ عیسوی تا ۱۸۷۰ عیسوی

۵۔ روم کو اطالوی آئینی بادشاہت میں شامل کر لیا گیا۔

۱۸۷۰ عیسوی تا ۱۹۲۲ عیسوی

(یہ شمولیت فرانسیسی گیرژن پوپ پائیس "نویں" کی دستبرداری کے نتیجہ میں تشکیل پائی، رومیوں نے اطالوی فوجیوں کے سامنے ہتھیار ڈالے، حکومت کی کُرسی کو ضمنی انتخابات کے ذریعے حاصل کیا گیا)۔

۶۔ روم آمرانہ حکومت کے زیرِ سلطنت

۱۹۲۲ عیسوی تا ۱۹۴۶ عیسوی

۷۔ روم بطور اطالوی نشست "سلطنتِ جمہوریہ"

۱۹۴۶ عیسوی موجودہ دور تک

(۱۹۴۸ عیسوی اصل سال ہے نیا آئین مکمل طور پر قائم ہوا۔)

۸۔روم کی یورپی معاشی کمیونٹی کی نشست کے طور پر(ای ای سی): رومی معاہدہ کی نشاندہی ہوئی جس پر ۲۵مارچ ۱۹۵۷کو دستخط ہوئے اور یکم جنوری۱۹۵۸کو باقاعدہ عمل میں آیا۔

آیات ۱۲سے۱۸تک

"اور وہ دس سینگ جو تُو نے دیکھے دس بادشاہ ہیں۔ ابھی تک انہوں نے بادشاہی نہیں پائی مگر اُس حیوان کے ساتھ گھڑی بھر کے واسطے بادشاہوں کا سا اختیار پائیں گے۔اُن سب کی ایک ہی رائے ہو گی اور وہ اپنی قُدرت اور اختیار اُس حیوان کو دے دیں گے۔ اور برّہ سے لڑیں گے اور برّہ اُن پر غالب آئے گا کیونکہ وہ خُداوندوں کا خُداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جو بُلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار اُس کے ساتھ ہیں وہ بھی غالب آئیں گے۔

"پھر اُس نے مُجھ سے کہا کہ جو پانی تُو نے دیکھے جن پر کسبی بیٹھی ہے وہ اُمتیں اور گروہ اور قومیں اور اہلِ زُبان ہیں۔اور جو دس سینگ تُو نے دیکھے وہ اور حیوان اُس کسبی سے عداوت رکھیں گے اور اُسے بیکس اور ننگا کر دیں گے اور اُس کا گوشت کھا جائیں گے اور اُس کو آگ میں جلا ڈالیں گے۔کیونکہ خُدا اُن کے دِلوں میں یہ ڈالے گا کہ وہ اُسی کی رائے پر چلیں اور جب تک کہ خُدا کی باتیں پوری نہ ہو لیں وہ متفق الرّائے ہو کر اپنی بادشاہی اُس حیوان کو دے دیں۔اور وہ عورت جِسے تُو نے دیکھا وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے"۔

یہاں پر، یہ واضح ہے کہ دس قومیں ("دس بادشاہ") ہیں ایک اتحاد کے طور پر اُبھریں گے۔کہ "اُن سب کی ایک ہی رائے ہو گی اور وہ اپنی قُدرت اور اختیار اُس حیوان کو دے دیں گے"۔اُن کے مضبوط وعدہ کے اتحاد کی نشاندہی کرتا ہے۔یہ بادشاہ اُس اتحاد کے قیام پر سلطنت کریں گے جب تک کہ مسیح کی آمدِ ثانی ظاہر نہ ہو جائے اُس فرشتہ کو جو یوحنا کو کہتے ہوئے ظاہر ہوا کہ "وہ برّہ سے لڑیں گے"۔وہ "کسبی سے عداوت رکھیں گے" کا مطلب ہے کہ رومن کیتھولک تعلیمات کی کوئی جگہ نہ رہے گی (جو کہ سچ کے ساتھ ہی ساتھ جھوٹ بھی ہے) وہ سیاسی نظریہ جس میں قومیں متحد ہونگی۔لہٰذا، یہ ایسا ہے کیونکہ وہ کسبی سے ہم آہنگ نہیں ہونگے کہ قومیں " اُس کسبی سے عداوت رکھیں گے اور اُسے بیکس اور ننگا کر دیں گے اور اُس کا گوشت کھا جائیں گے اور اُس کو آگ میں جلا ڈالیں گے " مطلب، وہ اُسکو تباہ اور غصہ میں آکر اُسکی دولت اور قوت کا خاتمہ کر دیں گے۔بعد ازاں، ویٹیکن شہر "وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے"۔مزید نہ رہے گا۔

اُن قارئین کے لئے جو بائبل مقدّس کے طالب علم ہیں اُس آیت کو یاد رکھیں جو لوگوں سے کہتی ہے کہ بابل سے نکل آئیں(یعنی، رومن کیتھولک کلیسیا کو چھوڑ دیں)، یہ خُدا ہے جو اپنے لوگوں کو کہتا ہے کہ اِس کلیسیا سے نکل آئیں، نا ہی آپ اور میں۔ مسیحی منصف نہیں ہیں کہ الزام لگائیں، یا اپنے رومن کیتھولک بہن بھائیوں کی بے عزتی کریں:

پھر میں نے آسمان میں کسی اور کو کہتے سُنا کہ اَے میری اُمت کے لوگو! اُس میں سے نکل آؤ تا کہ تُم اُن کے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اُس کی آفتوں میں سے کوئی تُم پر نہ آجائے۔(مکاشفہ ۱۸:۴)

مکاشفہ، تیرہواں باب

آیات ۱ سے ۲ تک

"اور سُمندر کی ریت پر جا کھڑا ہوا۔ اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ اُس کے دس سینگ اور سات سر تھے اور اُس کے سینگوں پر دس تاج اور اُس کے سروں پر کُفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اور جو حیوان میں نے دیکھا اُس کی شکل تیندوے کی سی تھی اور پاؤں ریچھ کے سے اور مُنہ ببر کا سا اور اُس اژدہا نے اپنی قُدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اُسے دے دیا۔ یہ حیوان وہی حیوان ہے جو دانیال نے دیکھا چاروں میں سے آخری تھا۔ اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے مختلف تھے نکلے۔(دانیال ۷:۳)۔ بہت خوفناک بادشاہت جسکو کبھی دُنیا جانے گی پیش کرتی ہے۔ کہ وہ حیوان جو "چیتے کی مانند" اُسکی کمینی حرکتوں کا بیان کرتا ہے جو ساری زمین کو خراب کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ چیتے کا ایک بار علاقائی الحاق(یعنی، جغرافیائی پھیلاؤ)دونوں مشرقِ وسطیٰ اور جنوبی افریقہ۔ کہ چیتے کے پاؤں "ریچھ کے پاؤں جیسے ہیں" اِسکا مطلب ہے کہ وہ بے رحمی سے اُن کو جو اُسکے مخالف ہیں رگیدے اور روندے گا۔ اور اُسکا منہ "شیر کے مُنہ جیسا" ہے اُسکی کھا جانے والی اور کھروچنے والی فطرت ہے۔ قرمزی رنگ کے حیوان کی طرح جو مکاشفہ ۱۷ میں ہے، وہ دس قومی اتحاد("دس سینگ") حیوان کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ بہر حال، اخیر زمانہ میں قرمزی رنگ کے حیوان کو جس کا ذکر مکاشفہ ستارہویں باب میں ہے اُسکا سارا اختیار چیتے کی طرح کے حیوان جسکا ذکر مکاشفہ کے تیرہویں باب میں ہے اُسکو دے دیا جائے گا۔ مختصراً، وہ اژدہا(یا شیطان) کے آخری لمحات اُس حیوان کے وسیلہ عمل میں آئیں گے: یعنی وہ نام نہاد قوم اسلام، اور اُسکا اتحاد مابین اسلامی ریاستیں۔ یہ بات ملحوظِ خاطر رکھنی چاہیے کہ۔ کیونکہ رومی کیتھولک کلیسیا اور یورپ کی حمایت

اسلام اور قرآن (القرآن) کو حاصل ہو گی، قرمزی رنگ کا حیوان جس کا ذکر مکاشفہ ستارہویں باب میں ہے اور چیتے کی مانند حیوان جو مکاشفہ تیرہویں باب میں ہے دونوں کی قلم کاری ہو گی۔ بہر حال، یہ دونوں حیوان مختلف دس قوموں سے مل کر بنے ہیں۔

مندرجہ ذیل فنکارانہ تصور موجودہ مصنف کا تخیل ہے، جو کہ ۱۹۷۹، یہ اسلامی حیوان جو مکاشفہ ۱۳ میں ہے ("فنکارانہ تصور" کا یہاں مطلب ہے کہ ایک تصوّراتی خاکہ اور اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ جو اصل رویا حضرت یوحنا نے دیکھی اسکو ظاہر کرتا ہے۔)

Author's Artistic Rendering of the Beast

مصنف کا حیوان کا فنکارانہ تصور (تصویر2)

Figure Two

بالآخر، چند اسلامی قوموں کو مندرجہ ذیل تیسری تصویر کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔ جو کہ اسلامی اتحاد کا حصہ ہو گا چیتے کی شکل کے حیوان کا حوالہ دیتا ہے جو کہ مکاشفہ تیرہویں باب میں ہے۔ (اسلامی قوموں کے جزائر جو شمال اور جنوب سمندر میں ہیں وہ اس شکل میں نہیں دکھائے گئے)۔

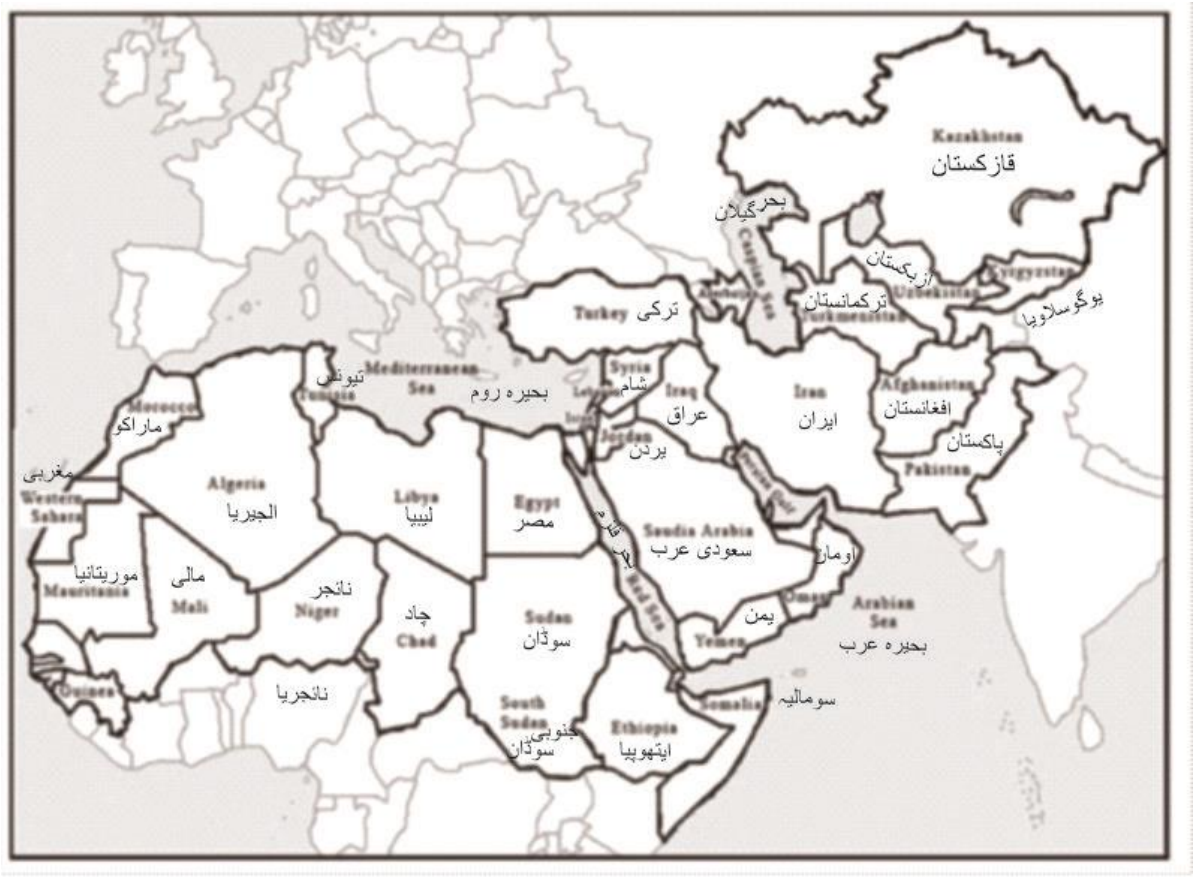

Prospective Nations Forming the Beast

ممکنہ اسلامی ریاستیں جو حیوان کی شکل بنا رہی ہیں (تصویر3)

Figure Three

بالکل اِسی شکل پر، یہ اسلامی اتحاد مشرقِ وسطیٰ اور جنوبی افریقہ کی قومیں شامل ہونگی۔مثال کے طور پر، ایران، عراق، تُرکی، شام، لبنان، یُردن، سعودی عرب، یمن، مصر اور لیبیا۔ یہ اسی طرح ہے کہ کئی اسلامی اتحاد کی قومی سطلنتیں ہیں اُن کے معاشی معاہدہ کی وجہ سے ہے جن میں اوپیک ممبران شامل ہیں۔ ۲۰۲۰عیسوی میں تصویر ۳ کے نقشہ میں اور ممالک اوپیک میں شامل ہو جائیں گے: الجیریا، ایران، عراق، کویت، لیبیا، نائیجیریا، قطر، عرب، اور متحدہ عرب امارات۔ اگرچہ اُن کی سرحد بندی اس تصویر ۳ کے نقشہ میں کی گئی ہے، کویت، قطر، اور متحدہ عرب امارات بہت چھوٹے ہیں کہ اِس تصویر میں اُنکے نام لکھے جائیں۔ کویت عراق سے شمالی حصہ کے ساتھ ہی ہے۔ اور متحدہ عرب امارات جنوبی اومان اور مشرقی سعودی عرب میں جنوبی حصہ کے ساتھ ہی منسلک ہے۔ اور قطر ایک چھوٹا ساخِطہ جو خلیج فارس کیساتھ متحدہ عرب امارات کے جنوب میں واقع ہے مشرق میں سعودی عرب واقع ہے۔

آیات ۳ سے ۸ تک

"اور میں نے اُس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہُو دیکھا مگر اُس کا زخم کاری اچھا ہو گیا اور ساری دُنیا تعجُب کرتی ہوئی اُس حیوان کے پیچھے پیچھے ہولی اور چُونکہ اُس اژدہا نے اپنا اختیار اُس حیوان کو دے دیا تھا اسلئے انہوں نے اژدہا کی پرستش کی اور اُس حیوان کی بھی یہ کہہ کر پرستش کی کہ اُس حیوان کی مانند کون ہے ؟ کون اُس سے لڑ سکتا ہے ؟۔ اور بڑے بول بولنے اور کُفر بکنے کے لیے اُسے ایک مُنہ دیا گیا اُسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اور اُس نے خُدا کی نسبت کفر بکنے کے لیے مُنہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کُفر بکے اور اُسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدّسوں سے لڑے اور اُن پر غالب آئے اور اُسے ہر قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان اور قوم پر یہ اختیار دیا گیا۔ اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اُس برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنائ عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اُس حیوان کی پرستش کریں گے"۔

جیسا کہ موجودہ مُصنف اِس کو دیکھتا ہے، اُس تیندوے نما حیوان کے اس زخم کاری کے اچھا ہونے کی تین ممکنہ وضاحتیں ہیں:

۱)۔ پہلی ممکنہ وضاحت ہے کہ اُس تیندوا نما حیوان کے ایک سر میں سے ایک پر زخم اور اُس کا اچھا ہونا ہو سکتا ہے بستر مرگ سے اُس نئے سلطنت کے بادشاہ کی بحالی کا حوالہ دیتا ہے (فقرہ "تلوار سے")۔ "زخم" کو ظاہر کرنے کے لیے (مکاشفہ ۱۳:۱۴) میں استعمال ہوا ہے۔ بتاتا ہے کہ وہ بادشاہ مارے جانے کی کوشش میں "زخمی" ہو گا)۔

۲)۔ دوسری ممکنہ وضاحت یہ ہے کہ اُس تیندوا نما حیوان کے سر کا زخم کاری کا لگنا اور اچھا ہو جانا۔ اہلِ تشہیہ اور اہلِ سُنت کے عقیدہ کی متضادیت کے دوبارہ متفق ہونے کی نشاندہی کرتا ہے جو اُن کے درمیان ہے یہ اسلام کے دو فرقہ جات ہیں۔

۳)۔ تیسری ممکنہ وضاحت یہ ہے کہ اُس تیندوا نما حیوان کے سر کے زخم کاری کا اچھا ہونا۔ دو یا دو سے زائد ممالک کے الحاق کا حوالہ دیتا ہے جو پہلے جغرافیائی سیاسی اور سماجی طور پر ایک ہی تھے: مثال کے طور پر، عراق، شام لبنان اور اُنکے ملحقہ ممالک کا الحاق جو کہ دہشت گرد تنظیموں کی حرکتوں سے نمایاں ہے جن میں تین مترادف نام: اسلامک اسٹیٹ (آئی ایس)، دی اسلامک اسٹیٹ آف عراق وشام (آئی ایس آئی ایس)، اور اسلامک اسٹیٹ آف عراق اینڈ دی لیونٹ (آئی ایس آئی ایل) کے ناموں سے جانی جاتی ہیں۔ بڑی دلچسپ بات ہے، جو قومیں بحیرہ روم سے منسلک

ہیں جو کہ بطور ''لیونٹ (مشترک السرحد)'' شامل ہیں (آئی ایس، آئی ایس آئی ایس، آئی ایس آئی ایل)وہ تنظیمیں ہیں جو اُن دس قومی اتحاد کے جُڑنے اور دوبارہ جُڑنے کو ظاہر کرتی ہیں جسکی تشکیل مکاشفہ کے تیرہویں باب میں ملتی ہے مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک جو کہ تصویر ۳ میں واضح کئے گئے ہیں عظیم برطانیہ اور فرانس کے ذریعے پہلی جنگ عظیم کے دوران سلطنتِ عثمانیہ سے الگ کر دیئے گئے تھے (روس کی حمایت کے ساتھ)۔ نتیجہ کے طور پر، بہت سے جہادی اور مسلمان باغی انہوں نے اپنے موجودہ قومی سرحدوں کو غیر قانونی اور جھوٹی پایا۔ سن ۱۶۸۳ عیسوی میں سلطنتِ عثمانیہ کا درجہ جو کہ تصویر ۴ میں دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ ایران کا مغربی حصہ (تصویر ۴ میں گہری لکیر سے اُسکو جُدا کیا گیا ہے اس کتاب کے صفحہ ۸۳ پر) وہ سلطنت عثمانیہ کا حصہ نہیں تھا، یہ اِدھر شامل کیا گیا ہے کیونکہ (۱) ساتویں صدی عیسوی میں یہ خلفائے راشدین کا حصہ تھا؛ اور (۲) مابین فارس، اسیریوں اور شامیوں کے درمیان ایک گہرا سماجی رشتہ موجود تھا تاریخ اِس کا خوب حوالہ دیتی ہے۔

ابتدائی اسلامی خلفا کے ساتھ ساتھ سلطنت عثمانیہ کے جلال کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کوشش میں اسلامی سلطنت کے عالم شوق کے درجہ کو غیر سرکاری نقشہ کو تصویر ۵ میں پیش کیا گیا ہے (صفحہ نمبر ۸۴)۔

بیشک، اسلامی حیوان کا حتمی نقشہ مکاشفہ تیرہویں باب میں بیان کیا گیا ہے جو کہ تصویر ۵ میں جو کہ شامل شُدہ دس بادشاہتوں کے کئی علاقوں کے قطع نظر اُنکے اصلی ناموں اور اصلی سرحدوں کو واضح کرتی ہے۔

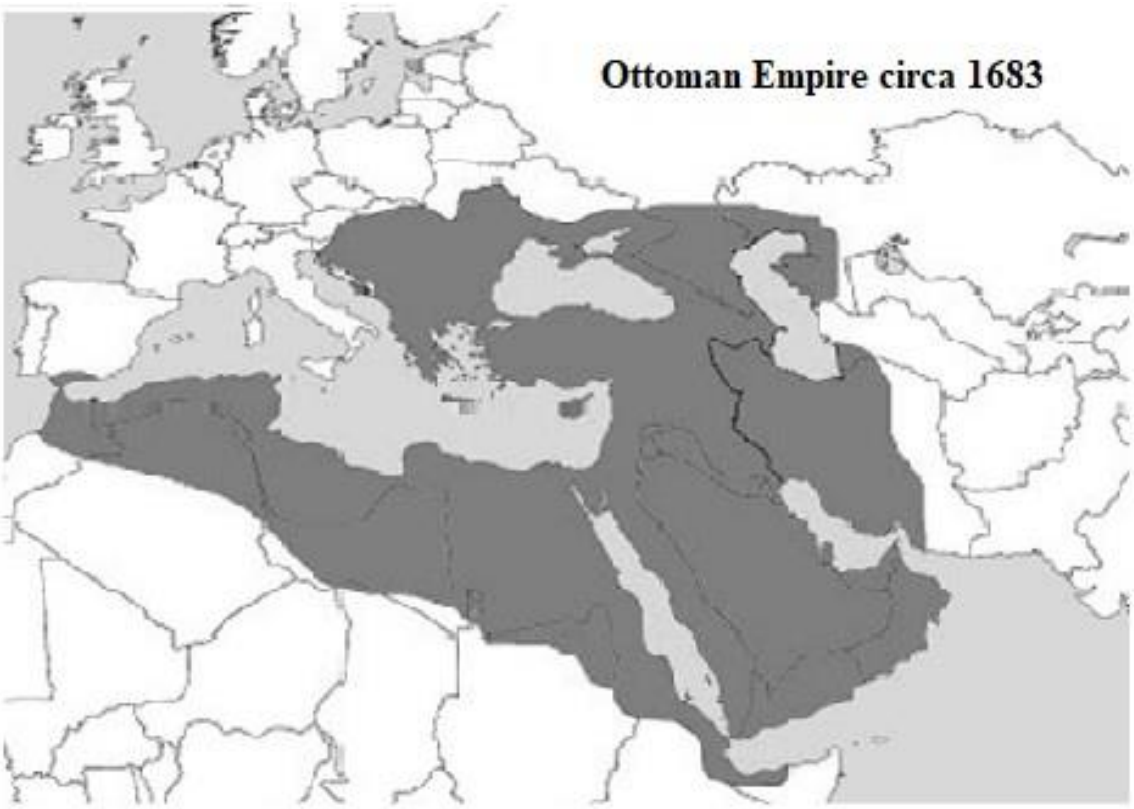

سلطنتِ عثمانیہ کا احاطہ ۱۶۸۳ء (تصویر4)

Figure Four

کہ ''اور ساری دُنیا تعجُب کرتی ہوئی اُس حیوان کے پیچھے پیچھے ہولی''نشاندہی کرتا ہے کہ ساری دُنیا پر اسلام کی اعلیٰ درجہ کی طاقت کی شان میں دہشتگردانہ سلطنت قائم ہوگی۔ کہ ''انہوں نے اُس حیوان کی پرستش کی'' کے سادہ معنی ہیں کہ ساری قومیں اُسکی طاقت کے آگے جو اُسکے پاس ہے جُھکیں گی اور، لہٰذا اُس اژدھا(یعنی شیطان) کے سامنے ماتھا ٹیک دیں گی۔ باالفاظ دیگر، شیطان کے زمینی تجسم کی پرستش کرنے کے ذریعے، فانی لوگ شیطان کی پوجا کریں گے، جو کہ سب بدیوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لیے اگرچہ سب لوگ جنکے نام اُس ''کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے'' تعجب کریں گے دونوں پر ''قرمزی رنگ کے حیوان پر'' (یورپی سلطنت پر) اور ''تیندوا نما حیوان'' پر (یعنی وہ سلطنت جو مشرقِ وسطیٰ میں قائم ہے)، بعد ازاں بین الاقوامی تعجب انگیزی تعریف اور حمد میں بدل جائے گی خاص طور پر تیندوا نما اسلامی حیوان کے سلسلہ میں (تقابلی جائزہ لیں مکاشفہ ۱۳:۸ بمقابلہ ۱۷:۸ کا)۔

Projected Caliphate of the Islamic State

اسلامی ریاست کا تیار کردہ نقشہ (تصویر 5)

Figure Five

تیندوانما اسلامی حیوان ''مقدّسوں سے لڑے گا'' ایذا رسانی کی ایک بڑی لہر کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اُن لوگوں کا پیچھا کرے گی جو زمین پر واحد اور حقیقی سچے خُدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ''نکال'' دے گا۔ دانیال ۷:۲۵ اور مقدّسوں پر ''غالب آئے گا'' کا مطلب ہے کہ بہت سے یہودی اور مسیحی ایذا رسانی، دہشت گردی، ماراماری، بے گھری، بھوک ننگ، قید اور قتل وغارت کا شکار ہونگے، (خاص طور سر قلم کئے جائیں گے) اُن کے ذریعے جن پر اُس حیوان کا نام یا نشان ہو گا (یعنی، وہ جو اللہ اور اسلام اور اسلام کے بانی جھوٹے نبی محمد کی معرفت کام کرتے ہیں)۔

وہ طاقت جو تیندوے نما اسلامی حیوان کو دی گئی ہے ''کہ بیالیس مہینے تک جاری رہے'' اُس زمینی اخیر زمانہ کی بادشاہت میں کتنا وقت رہ گیا ہے کا حوالہ دیتا ہے۔ اُس لمحہ سے جب وہ ''اُجاڑنے والی مکروہ چیز جسکی معرفت دانیال نبی نے کہا ہے ہو گا'' (متی ۲۴:۱۵؛ مرقس ۱۳:۱۴) ''بڑی مصیبت'' عبرانی زبان سے ترجمہ کیا گیا ''نااُمیدی کا جرم'' اور ''نفرت انگیزی جو فراموش کر دیتی ہے'' کنگ جیمز ورژن میں جو کہ نبی کی کتاب ہے (دیکھیں دانیال ۸:۱۳، ۱۱:۳۱ اور ۱۲:۱۱)۔ عبرانی لفظ کا ترجمہ بطور ''نااُمیدی'' کچھ ''نفرت انگیزی'' کو ظاہر کرتا ہے جو بائبل کی الفاظ میں، بُت پرستی

کے ذریعے جھوٹے خُدا کی پرستش کرنا ہے۔ یہ بُت پرستی کے اعمال۔ بشمول اُن مویشیوں کی قربانی جو یہودی اور مسیحی اللہ کے لیے کرتے ہیں ویسی ہی عملی وقعت رکھتی ہے جیسے موریاہ کے پہاڑ پر یا قریب پہاڑ کا گنبد(نام نہاد مسجدِ عمر) کے نیچے کیا گیا۔

آیات ۹ سے ۱۰ تک

''جس کے کان ہوں وہ سُنے۔ جس کو قید ہونے والی ہے وہ قید میں پڑے گا۔ جو کوئی تلوار سے قتل کرے گا وہ ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ مقدّسوں کے صبر اور ایمان کا یہی موقع ہے''۔

یہاں یوحنا روحانی قانون کے انصاف سے متعلق ایک بلاواسطہ حوالہ پیش کرتا ہے جو کہ یرمیاہ نبی پر پاک روح کے وسیلہ ظاہر ہوا: ''جو کال کے لئے ہیں وہ کال کو اور جو اسیری کے لیے ہیں وہ اسیری میں''(یرمیاہ۱۵ : ۲)وہ روحانی قانون جسکا حوالہ یسوع مسیح کے ذریعے بھی دیا گیا۔ ''جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے''(متی۲۶:۵۲)۔ باالفاظِ دیگر، جن کو روحانی سمجھ ہے اُنکو کہا گیا ہے کہ اُنکو ضرورت کے موافق قوت دی جائے گی کے وہ سب تکلیف اور دردبرداشت کریں اگر وہ خود کو وہ روحانی قانون کو یاد کروائیں۔

اگرچہ زمین پر راستباز شریر مردوں اور عورتوں اور شرارت سے آزمائے جائیں گے تاکہ اُنکی شرپسندی کا جواب شرپسندی سے ملے۔ وہ پہلے سے تنبیہ پاکر ثابت قدم رہیں گے کہ یہ شرارت خُدا کے خلاف ہے اور اسی طرح اُسکا انصاف کیا جائے گا۔ فانی اُس سزا کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ انصاف کا تعلق صرف بائبل مقدّس کے خُدا سے منسوب ہے، لہٰذا، اگرچہ اسلام کے لفظ سے پہلے تلوار آتی ہے، خُدا کے فرزند آگے پیش آنے والے عالمی جہاد کے دوران اپنی سلامتی کو قائم رکھنے کو ہیں اور جانتے ہیں کہ، معینہ وقت پر، خُدا کے منہ سے انصاف نکلے گا صرف اُسکی تلوار کے ذریعہ۔ خُدا کا انصاف اور عدالت غالب ہونگے(اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ اپنے دفاع سے باز رہیں)۔

آیات ۱۱ سے ۱۵ تک

''پھر میں نے ایک اور حیوان(یعنی دوسرا حیوان) کو زمین میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ اُس کے برّہ کے سے دو سینگ تھے اور اژدہا کی طرح بولتا تھا۔ اور یہ پہلے حیوان (تیندوانما) کا سارا اختیار اُس کے سامنے کام میں لاتا تھا اور زمین اور اُس کے رہنے والوں سے اُس پہلے حیوان کی پرستش کراتا تھا جس کا 'زخم کاری اچھا ہو گیا تھا'۔(مکاشفہ ۱۳:۳)اور وہ بڑے

بڑے نشان دِکھاتا تھا یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا اور زمین کے رہنے والوں کو اُن نشانوں کے سبب سے جن کے اُس حیوان کے سامنے دِکھانے کا اُس کو اختیار دیا گیا تھا اِس طرح گمراہ کر دیتا تھا کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا تھا کہ جس حیوان (تیندوانما، یا پہلا حیوان) کے تلوار لگی تھی اور وہ زندہ ہو گیا اُس کا بُت بناؤ اور اُسے اُس حیوان کے بُت میں روح پھونکنے کا اختیار دیا گیا تا کہ وہ حیوان (تیندوانما، یا پہلا حیوان) کا بُت بولے بھی اور جتنے لوگ اُس حیوان (تیندوانما، یا پہلا حیوان) کی پرستش نہ کریں اُن کو قتل بھی کرائے"۔

کہ مکاشفہ تیرہویں باب کا دوسرا حیوان "اُسکے برّے سے دو سینگ تھے،،(جیسا ایلیاہ نبی نے کیا)اُسکی شناخت ایک عظیم جھوٹا۔ دھوکہ کا آقا، بڑا نقالی، وہ شخص جسکے لئے "سب لوگ بھلا کہیں گے"(لوقا ۶:۲۶)، اسلام کا آخری جھوٹا نبی،۔ اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح، اور لمبے عرصے سے منتظر اسلام کا امام مہدی۔ کہ وہ "پہلے حیوان کی سب طاقتوں" کو عمل میں لائے گا "زمین اور اُسکے رہنے والے اُس پہلے حیوان کی پرستش کریں" کا باعث ہو گا۔ بعد ازاں اخیر دنوں کے دوران اُسکی شناخت اسلام کے عظیم حمایتی کے طور پر ہو گی۔ اُسکے کرشماتی اور وحشیانہ کردار کے ذریعے، دُنیا کے رہنے والے دھوکہ کھا جائیں گے کہ خُدا قادرِ مطلق کے بجائے شیطان کو عزت و تعظیم دیں گے۔

موجودہ مصنف یہ ایمان رکھتا ہے کہ تیندوانما کا تصوّر، یا پہلا، حیوان (یعنی، ہلاکت کا بُت) مخالفِ مسیح کا کافی نمایاں اور واضح چلتا پھرتا تصوّر یا ہالوگرافک تصویر ہو گی۔ یروشلیم کی ہیکل کے پہاڑ پر جو کہ واحد سچے اور واحد حقیقی خُدا کے خلاف لگاتار کفر کو نشر کرتا ہے بذریعہ (ا) اُسکی حمد کرنے سے (الف) جھوٹے معبود اللہ کو (جیسا کہ "بسم اللہ" اور "اللہ ھو اکبر")، (ب) تیندوانما اسلام کے حیوان، اور (ج) اسلام کا بانی جھوٹا نبی، محمد، ساتھ ہی ساتھ (۲) یسوع مسیح کے خلاف بیانات اور وضاحتیں دیتے ہوئے۔ یقین کے لئے، وہ سب جنکے نام برہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے وہ جھوٹے معبود اللہ کی پرستش کریں گے (وضاحت کے لئے، خُدا کا برّہ یسوع مسیح ہے اور کتابِ حیات میں اُنکے نام درج ہیں جو اُسکے خون سے بچائے گئے ہیں)۔

آیات ۱۵ سے ۱۸ تک

"اور اُس نے سب چھوٹوں بڑوں اور دولت مندوں اور غریبوں۔ آزادوں اور غُلاموں کے دہنے ہاتھ یا اُن کے ماتھے پر ایک ایک چھاپ کرا دی تا کہ اُس کے سِوا جس پر نشان یعنی اُس حیوان (تیندوانما) کا نام یا اُس کے نام کا عدد ہو اور

کوئی خرید و فروخت نہ کرسکے حکمت کا یہ موقع ہے جو سمجھ رکھتا ہے وہ اِس حیوان (تیندوانما) کا عدد گِن لے کیونکہ وہ آدمی کا عدد ہے اور اُس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے"۔

یہاں، یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ صرف وہ جو اسلام کے معبود کی پرستش کرتے ہیں(یعنی، "اُنکے ماتھوں پر نشان ہے")اور وہ جو اخیر وقتوں کے دوران اسلام کی معرفت کام کرتے ہیں(یعنی، "اُنکے دہنے ہاتھ پر نشان ہے")۔ وہ جنکا نام ("حیوان کا نام") اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہیں(بطور سابقہ یا لاحقہ)۔ وہ سادہ ترین ضروری طریقوں سے اپنے روزی روٹی کو جاری رکھنے کے قابل ہونگے۔(ملاحظہ فرمائیں، پہلا جدول باب چہارم میں اسلامی حیوان محمد کے نام سے نشاندہی کی گئی ہے)۔

مشکلات کے دوران(سات سالوں کے عرصہ جو کہ یسوع مسیح کی فوراًزمین پر آمدِ ثانی سے پہلے ہو گا)، امکان ہے کہ اُنکا باقاعدہ قتلِ عام ہو گا جن کا تعلق بائبل مقدّس کے خُدا سے ہو گا(یعنی، یہودی اور مسیحی)، خاص کر سر قلم کرنے کے ذریعے:

"پھر میں نے تخت دیکھے اور لوگ اُن پر بیٹھ گئے اور عدالت اُن کے سپُرد کی گئی اور اُن کی روحوں کو بھی دیکھا جن کے سر یسوع کی گواہی دینے اور خُدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے اور جنہوں نے نہ اُس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اُس کے بُت کی نہ اُس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔(مکاشفہ ۲۰ : ۴)

اگرچہ خُدا قادرِ مطلق کے تمام مقدّسین کا انصاف برابری سے ہو گا(یعنی، سب یسوع مسیح کے بہائے گئے خون کہ وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے گئے)تمام مسیحی شہدا حقیقت میں اپنی انوکھی قربانی کی وجہ سے "پہلی میراث" ہیں۔ یسوع مسیح کا انکار نہ کرتے ہوئے کہ سزائے موت ٹل جائے ایک غیر فراموش کُن گواہی ہے اُس ایمان کی شہادت ہے جو بائبل مقدّس کے خُدا پر وہ رکھتے تھے۔ یقیناً، شہادت کے ذریعے یہ مسیحی گواہیاں اس لائق ہیں کہ یسوع مسیح کے ساتھ اُسکے ہزار سالہ دور میں حکمرانی کریں وہ وقت اُسکی زمین پر جسمانی واپسی پر شروع ہو گا۔ اور نا صرف وہ اُسکے ساتھ حکمرانی کے لائق ہیں، وہ اُسکے ساتھ ہم وراثتی اولاد کی طرح حکمرانی کریں گے۔

مسیحی سچائی کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے

یہودی عالم دعویٰ کرتے ہیں بائبل کی اُس سچائی جو استثنا۶:۴ میں موجود ہے جسکو شیما کے نام سے جانا جاتا ہے: ''سُن (اے) اسرائیل ، خُدا (یہوواہ) ہمارا خُدا ہے اور ہمارا خُدا (یہوواہ) ایک ہے''، یا پھر ''سُن (اے) اسرائیل ، خُدا (یہوواہ) ہمارا خُدا ہے، خُدا (یہوواہ) ایک ہے''۔ (جیسا کہ اس کتاب کے چوتھے باب میں واضح کیا گیا ہے کہ یہوواہ کے پاک نام کو بآوازِ بلند بولنے سے گریز کیا جاتا تھا یہودی خُدا (یہوواہ) کے بجائے مندرجہ ذیل القاب استعمال کرنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں: ادونائی، مالک (آقا)، ہاشیم، یا خاص نام)۔

مسلمان اپنے بنیادی عقائد کا دعویٰ ایک نقلی بیان میں کرتے ہیں جسکو شہدا (یا شہادت) کے نام سے جانا جاتا ہے (یا ''گواہی'')۔ یہ شہادۃ کے نام سے بھی مشہور ہے (یعنی، ''دو گواہیاں''، دو آزاد نقاط کا حوالہ دیا جاتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل مرکب فقرہ ہے): ''کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے، اور محمد اللہ کا رسول ہے''۔ جب بولا جاتا ہے، یہ بیان اکثر مسلمانوں میں اپنے ایمان کی گواہی کے دعوٰے کے طور پر استعمال ہوتا ہے جو کہ غیر معبود اللہ پر ہے اور یا غیر مسلم کی اسلام کی قبولیت کی گواہی ہو۔ (آپ میں سے اُن کے لیے جو یہ مسلمان شہادۃ بولنے پر آمادہ ہیں تاکہ وہ ایذا رسانی سے بچ جائیں، تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ پھر بھی جہادیوں کے ذریعے بحیثیت ایک کافر آپکا سر قلم ہو سکتا ہے چاہے آپ اِسکو دوبارہ دُہرالیں)۔

کتابہ جات جو تصویر ۶ اور ۷ موجودہ مصنف کے یہودی شیما سے مسیحی ملاپ اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کے شہادۃ کے انکار کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ میری عربی میں مسیحی گواہی بیان کرتی ہے ''کوئی خالق نہیں ہے لیکن یہوواہ، اور یسوع مسیح اُسکا اکلوتا بیٹا ہے''۔ (تصویر ۶) اور عبرانی میں: ''کوئی خالق نہیں ہے ماسوائے یہوواہ، اور یشوع ہاماشیخ اُسکا اکلوتا بیٹا ہے (تصویر ۷)۔ (عبرانی کے حوالے سے یشوع کے حروف تصویر ۷ میں، میں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں جو کہ دُنیاوی سیاق وسباق میں زبان زدِ عام ہے کیونکہ میں خاص چاہتا ہوں کہ کتابہ کا یہ پیغام اُن یہودیوں کو بولا جائے جو ابھی تک بچائے نہیں گئے۔ عبرانی لفظ یشوع میں نے استعمال کیا ہے بلا جواز جدید اسرائیلوں پر ''یسوع ناصری'' عیاں کر دیتا ہے اور کوئی دوسرا یسوع نہیں)۔

Figure Six تصویر 6

Figure Seven تصویر 7

آئیں دُعا کریں کہ ہر حقیقی مسیحی کو ہمیشہ غیر متزلزل حوصلہ ملے کہ وہ بنیادی سچائی کو بیان کرے جو کہ مندرجہ بالا کتابہ جات میں ظاہر کی گئی ہے۔ آمین!

باب ششم

شدید ترین افسوس

تعارف

۱۹۷۹عیسوی، میں نے آسمان سے ایک قابلِ سماعت آواز کہتے ہوئے سُنی کہ: ''اُنکے لئے شدید افسوس آئے گا جو اپنے لئے بھیڑوں کے خون سے دُکھوں کا ڈھیر لگاتے ہیں''میں فوراًجان گیا کہ ایک نبوتی پیغام تھا جو مجھے بائبل مقدّس کے خُدا کی طرف سے براستہ آسمانی پیامبر بھیجا گیا۔ تجزیہ میں، اب میں جانتا ہوں کہ یہ پیغام مجھے دیا گیا تا کہ میں بائبل مقدّس میں اس کا مطلب جاننے کی جستجو کروں اور بتدریج جان جاؤں کہ اب اِس کام کی کیا حقیقت ہے، جسکا نام ''قرآن(القرآن) مخالفِ مسیح کی گواہی'' ہے۔

میرے اس پیغام کے کام کو مکمل ہونے میں کئی برس لگ گئے۔ دراصل، ابھی تک مجھے روحانی پیغامات ملتے رہتے ہیں اخیر زمانہ کے مواقع کے کئی پہلوؤں کو واضح کرنے کے لیے جو اِس پیغام سے جُڑے ہیں۔ جیسا کہ میں دیکھتا ہوں، یہ معلومات، اور اسطرح کی معلومات، ایک دِن آئے گا کہ اِسکو رکھنا اور کھلے عام بانٹنا غیر قانونی تصوّر ہو گا کیونکہ یہ اسلام کے منافی ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ سب بڑی حکومتیں بالآخر بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں، اسلامی حکومتوں، اور حتیٰ کہ یونائیٹڈ نیشنز (اقوامِ متحدہ) کے زیرِ دباؤ آجائیں گی کہ سب مذاہب کے خلاف لکھا اور بولا گیا جُرم تصور کیا جائے جو کہ واضح طور پر بین الاقوامی اتحاد بذریعہ سیاسی، قومی اور مذہبی امن اور ہم آہنگی کے لئے فائدہ مند ہے۔ ایسے آزاد اشاعت کے جرائم صرف اسلام کی مدد کریں گے اور مسیحیت کو ٹھیس پہنچائیں گے۔ شیطان نے اِس سرے پر انتھک کام کیا ہے کیونکہ اسلام اُنکے تجزیہ میں ثابت قدم نہیں رہ سکتا جو اصل کلامِ الٰہی کو جانتے اور سمجھتے ہیں۔ (دوبارہ، وضاحت کے لیے، بائبل مقدّس ہی خُدا کا واحد حقیقی کلام ہے)۔

مہربانی سے خبردار رہیں کہ کوئی بھی جو اپنے طور یہ دعویٰ کرتا ہے میرا ''شدید ترین افسوس'' قول یا میرے عبرانی نقل حرفی و لفظی جو محمد اور اُسکے عددی مترادفات یعنی کہ ۶۶۶ میں جمع کرنا (پانچ اقدام کی صورت میں جدول میں دیا گیا ہے جس کی وضاحت بعد ازاں اپینڈکس اے میں کی گئی ہے) تو یہ جان لیں کہ اُس نے انہیں چُرا لیا ہے۔ اِن عناصر کو جو کہ

بے حد اہم ہیں میری ملکیت کو ثابت کرنے کے لئے ، میں نے یونائیٹڈ اسٹیٹ کاپی رائٹ آفس میں اپنے پہلے کے دستاویز جمع کروادیئے تھے اور اُنکی کاپی رائٹ کی سندیں جو ۱۹۸۱ اور ۱۹۸۹ میں جاری ہوئے۔

اس کتاب کا ۱۹۸۹ کی مطبوع اشاعت ابھی تک انٹرنیٹ پر موجود ہے جو (۲۰۲۰ میں)

www.archive.org/details/TheKoranTestamonyOfTheAntichrist

(مہربانی سے نوٹ فرمائیں کہ انٹرنیٹ کی اس ویب سائیٹ پر)

Testimony

کے غلط لکھے جانے کے باعث اس ویب سائیٹ پر اُس شخص کا کام پڑا ہے جس نے میری اجازت کے بغیر، میری کتاب کا پہلا ایڈیشن اپ لوڈ کر دیا

www.archive.org

حتمی طور پر، میں نے بُرا نہیں منایا کہ اس کتاب کا پہلا کاپی رائٹ شدہ ایڈیشن تاریخ کا حصہ بن گئی کیونکہ یہ تاریخ کی پڑتال میں مدد دیتی ہے اور یہ بڑھتے ہوئے کام کے وجود کو عوام کی نگاہِ عام کرتی ہے۔

بعد ازاں جب میں نے یہ آسمانی آواز سُنی، میں سمجھ گیا کہ یہ ''شدید ترین افسوس'' کا بیان خُدا کے غضب کا حوالہ دیتا ہے۔ جو کہ تین آخری فرشتگانہ نرسنگوں کے ذریعے لایا گیا۔ پانچواں نرسنگا، چھٹا نرسنگا اور ساتواں نرسنگا۔ اُنکا حوالہ مکاشفہ ۸:۱۳ میں ملتا ہے جیسا کہ ''افسوس، افسوس، افسوس''

(Greek ''Οὐαὶ οὐαὶ οὐαὶ'')
Greek οὐαὶ (pronounced ü-ī') [G3759]

اُس کا اصل عبرانی لفظ 'owy [H188] ہے

(دیکھیں چوتھے باب کے جدول ۲) جو پایا گیا، مثال کے طور پر، گنتی ۲۹:۲۱، ۱۔ سموئیل ۴:۷، اور یسعیاہ ۱۱:۳ اور سے یادِش بھی اخذ ہوا ہے۔ Yiddish ''oy''

''اور جب میں نے پھر نگاہ کی تو آسمان کے بیچ میں ایک عُقاب کو اُڑتے اور بڑی آواز سے کہتے سُنا کہ اُن تین فرشتوں کے نرسنگوں کی آوازوں کے سبب سے جن کا پھُونکنا ابھی باقی ہے زمین کے رہنے والوں پر افسوس۔ افسوس۔ افسوس!۔

(مکاشفہ ۸:۱۳)

پہلے دو افسوس کی آواز آنا پانچویں اور چھٹے فرشتگانہ نرسنگے کے دوران، یقیناً اخیر زمانہ کے مسلمانوں کو شامل کرے گا، لیکن جو تیسرا افسوس اور اُسکے ساتھ جُڑی ہوئی سات آفات ہیں، وہ ساتویں فرشتگانہ نرسنگے کی آواز سے ہو گی جو کہ تقریباً اخیر زمانہ کے سارے مسلمانوں پر نازل ہوں گی ۔ تینوں افسوس جنکا حوالہ مکاشفہ ۱۳:۸ میں ملتا ہے اُسکی تفصیلات مکاشفہ نویں اور سولہویں باب میں ملتی ہیں۔

مکاشفہ ۱۳:۸ میں سے تین افسوس کا مندرجہ ذیل میں خلاصہ کیا گیا ہے:

پانچواں نرسنگا

مکاشفہ ۹ باب ۱ سے ۱۲ آیات

"اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تو میں نے ایک ستارے کو آسمان سے زمین پر گرا ہوا دیکھا۔ اور اُسے گہراؤ کے گڑھے کی کنجی دی گئی۔ اور اُس نے گہراؤ کے گڑھے کو کھولا۔ اور گڑھے میں سے بڑی بھٹی کا سا دھواں اُٹھا۔ اور گڑھے کے دھوئیں میں سے زمین پر ٹڈیاں نکل پڑیں۔ اور انہیں زمین کے بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی۔ اور اُن سے کہا گیا کہ اُن آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے پر خُدا کی مہر نہیں زمین کی گھاس یا کسی ہریالی یا کسی درخت کو ضرر نہ پہنچانا۔ اور اُنہیں جان سے مارنے کا نہیں بلکہ پانچ مہینے تک لوگوں کو اذّیت دینے کا اختیار دیا گیا اور اُن کی اذّیت ایسی تھی جیسے بچھُو کے ڈنک مارنے سے آدمی کو ہوتی ہے۔ اُن دِنوں میں آدمی موت ڈھونڈیں گے مگر ہرگز نہ پائیں گے اور مرنے کی آرزو کریں گے اور موت اُن سے بھاگے گی۔

اور اُن ٹڈیوں کی صُورتیں اُن گھوڑوں کی سی تھیں جو لڑائی کے لئے تیار کیے گئے ہیں اور اُن کے سروں پر گویا سونے کے تاج تھے اور اُن کے چہرے آدمیوں کے سے تھے۔ اور بال عورتوں کے سے تھے اور دانت ببر کے سے۔ اور اُن کے پاس لوہے کے سے بکتر تھے اور اُن کے پروں کی آواز ایسی تھی جیسے رتھوں اور بہت سے گھوڑوں کی جو لڑائی میں دوڑتے ہوں۔ اور اُن کی دُمیں بچھوؤں کی سی تھیں اور اُن میں ڈنک بھی تھے اور اُن کی دُموں میں پانچ مہینے تک آدمیوں کو ضرر پہنچانے کی طاقت تھی۔ اتھاہ گڑھے کا فرشتہ اُن پر بادشاہ تھا۔ اُس کا نام عبرانی میں ابدون اور یونانی میں اپلیون ہے۔ پہلا افسوس ہو چکا۔ دیکھو اس کے بعد دو افسوس اور ہونے والے ہیں۔

پہلا "افسوس" مکاشفہ ۱۳:۸ کا حوالہ دیتا ہے کہ زمین پر وبائیں اور دُکھ آئیں گے "صرف اُن پر جن کے ماتھے پر خُدا کی مہر نہیں ہو گی" [یعنی، خُدا کا پاک روح] (مکاشفہ ۴:۹ اور ۹:۱۰)۔ ایسی بیماریاں "پانچ مہینوں" تک واقع ہوں گی (مکاشفہ

۹:۵ اور ۱۰:۹)، تقریباً سات سالہ مصیبت کے دور میں سے آخری ساڑھے تین سالوں کے دوران۔ یہ آخری ساڑھے تین سال کا عرصہ عموماً "بڑی مصیبت" کا حوالہ دیتا ہے (مکاشفہ ۷:۱۴ میں سے)

اُن دِنوں میں آدمی موت ڈھونڈیں گے مگر ہر گز نہ پائیں گے اور مرنے کی آرزو کریں گے اور موت اُن سے بھاگے گی۔ (مکاشفہ ۹: ۶)

لہٰذا، ایک دُکھ دینے والا افسوس جو کہ مکاشفہ ۹:۱۔ ۱۲ میں بیان کیا گیا ہے بالکل اسی طرح نظریاتی طور پر ایک جیسا جان لیوا گلٹیوں کے ساتھ ہے جن سے خُدا نے فلسطینیوں کو مارا تھا:

اور جو لوگ مرے نہیں وہ گِلٹیوں کے مارے پڑے رہے اور شہر کی فریاد آسمان تک پہنچی۔ (۱۔ سموئیل ۵:۱۲)

افسوس کے پہلے تین سال "نظریاتی طور پر ایک جیسے ہیں" جنکا ذِکر ا۔ سموئیل ۵:۱۲ میں کیا گیا ہے کیونکہ افسوس دُکھ تو پہنچائے گا مگر قتل نہ کرے گا۔ افسوس کے ہر کاروں کو پانچویں فرشتہ کے نرسنگا پھونکنے سے اشارہ ملے گا جیسا کہ مکاشفہ ۹:۳، ۵ اور ۷ تا ۱۰ جیسے گھوڑوں کی مانند ٹڈیاں اور جنکے ڈنک بچھوؤں کے سے تھے۔ چونکہ بائبل کا یہ بیان شکلی تصوّر پر مبنی ہے اس لیے اصل ہر کارے اُس خاص وقت تک غیر واضح رہیں گے جب تک وہ ٹڈیوں کی وبا ظاہر نہ ہو جائے۔

چھٹا نرسنگا

مکاشفہ ۹ باب ۱۳ سے ۲۱ آیات تک

"اور جب چھٹے فرشتہ نے نرسنگا پھُونکا تو میں نے اُس سنہری قربان گاہ کے سینگوں میں سے جو خُدا کے سامنے ہے ایسی آواز سُنی۔ کہ اُس چھٹے فرشتے سے جس کے پاس نرسنگا تھا کوئی کہہ رہا ہے کہ بڑے دریا یعنی فرات کے پاس جو چار فرشتے بندھے ہوئے ہیں اُنہیں کھول دے۔ پس وہ چاروں فرشتے کھول دئے گئے جو خاص گھڑی اور دن اور مہینے اور برس کے لیے تہائی آدمیوں کے مار ڈالنے کو تیار کئے گئے تھے۔ اور فوجوں کے سوار شُمار میں بیس کروڑ تھے۔ میں نے اُن کا شُمار سُنا۔ اور مُجھے اُس رویا میں گھوڑے اور اُن کے ایسے سوار دکھائی دیئے جن کے بکتر آگ اور سُنبل اور گندھک کے سے تھے اور اُن گھوڑوں کے سر ببر کے سے تھے اور اُن کے مُنہ سے آگ اور دُھواں اور گندھک نکلتی تھی۔ اِن تینوں آفتوں یعنی اُس آگ اور دُھوئیں اور گندھک سے جو اُن کے مُنہ سے نکلتی تھی تہائی آدمی مارے گئے۔ کیونکہ اُن گھوڑوں کی طاقت اُن کے مُنہ اور اُن کی دُموں میں تھی۔ اس لیے کہ اُن کی دُمیں سانپوں کی مانند تھیں اور دُموں میں سر بھی تھے۔ اُن ہی

سے وہ ضرر پہنچاتے تھے۔ اور باقی آدمیوں نے جو اُن آفتوں سے نہ مرے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی کہ شیاطین کی اور سونے اور چاندی اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی پرستش کرنے سے باز آتے جو نہ دیکھ سکتی ہیں نہ سُن سکتی ہیں۔ نہ چل سکتی ہیں۔ اور جو خُون اور جادو گری اور حرام کاری اور چوری اُنہوں نے کی تھی اُن سے توبہ نہ کی۔ جیسا کہ دوسرے "افسوس" کی نشاندہی کی گئی ہے مکاشفہ ۱۳:۸ کا حوالہ دیتی ہے کہ انسانوں کی تہائی تعداد قتل کئے جائیں گے:

اِن تینوں آفتوں یعنی اُس آگ اور دھوئیں اور گندھک سے جو اُن کے منہ سے نکلتی تھی تہائی آدمی مارے گئے۔

(مکاشفہ ۱۸:۹)

شائد یہ تین عناصر "آگ"، "دھواں"، اور "گندھک" دُھندلاہٹ، نیوکلیائی، کیمیاوی، اور یا پھر حیاتیاتی جنگ کے اثرات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یا شائد یہ تینوں عناصر شدید گرمائش کو جو کہ دھماکہ خیز آلات سے پیدا ہوتی ہے اور اُنکی نقصان دہ جلتی ہوئی بدبو اور فضائی آلودگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یقین کے لئے، اگرچہ ان تینوں عناصر کا بیان اس افسوس میں کم شکلی ہے بہ نسبت اُن ہرکاروں کا جن کا بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ مکاشفہ ۹: ۱۷ اور ۱۹ میں بطور ببّر کے سر والے گھوڑے جن کی دُمیں سانپوں کی مانند ہیں بیان کئے گئے ہیں۔ بالکل دُرست عناصر کے ساتھ ساتھ اُن کے ہرکارے بھی تب تک غیر واضح رہیں گے جب تک وہ مقررہ وقت پر خاص آفات نہ آجائیں۔ جنگ کا احتمال اس دوسرے افسوس کیلئے بہت عظیم ہوگی جسکا بیان جنگجو "گھوڑ سوار" کے ساتھ "بکتر" مکاشفہ ۱۷:۹ میں ہے۔ پہلے افسوس کی طرح، دوسرے افسوس کیلئے بھی وقت ہی اِن آفات کی اصل فطرت کو ظاہر کرے گا۔

ساتواں نرسنگا

(مکاشفہ ۱۰:۷؛۱۱:۱۴۔۱۹؛۱۵:۱؛۱۶:۱۔۲۱)

تیسرا اور آخری "افسوس" جسکا حوالہ مکاشفہ ۱۳:۸ میں دیا گیا ہے وہ سات آفتوں کے پیالوں، برتنوں، یا صراحیوں سے نکلی ہے، بنیادی طور پر مکاشفہ ۱۶:۱۔۲۱ میں بیان کیے گئے ہیں۔

مکاشفہ ۱۶ باب ۱ سے ۲۱ آیات

پھر میں نے مقدِس میں سے کسی کو بڑی آواز سے اُن ساتوں فرشتوں سے یہ کہتے سُنا کہ جاؤ۔ خُدا کے قہر کے سات پیالوں کو زمین پر اُلٹ دو۔ پس پہلے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر اُلٹ دیا اور جن آدمیوں پر اُس حیوان کی چھاپ تھی اور جو اُس کے

بُت کی پرستش کرتے تھے اُن میں ایک بُرا اور تکلیف دینے والا ناسُور پیدا ہو گیا۔ اور دوسرے نے اپنا پیالہ سمُندر میں اُلٹا اور وہ مرُدے کا سا خون بن گیا اور سمندر کے سب جاندار مر گئے۔ اور تیسرے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور پانی کے چشموں پر اُلٹا اور وہ خون بن گئے۔ اور میں نے پانی کے فرشتہ کو یہ کہتے سُنا کہ اے قدُوس! جو ہے اور جو تھا تو عادل ہے کہ تُو نے یہ انصاف کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے مقدّسوں اور نبیوں کا خُون بہایا تھا اور تُو نے انہیں خُون پلایا۔ وہ اِسی لائق ہیں۔ پھر میں نے قربان گاہ میں سے یہ آواز سُنی کہ اے خُداوند خُدا قادرِ مطلق! بیشک تیرے فیصلے دُرست اور راست ہیں اور چوتھے نے اپنا پیالہ سُورج پر اُلٹا اور اُسے آدمیوں کو آگ سے جھُلس دینے کا اختیار دیا گیا۔ اور آدمی سخت گرمی سے جھُلس گئے اور اُنہوں نے خُدا کے نام کی نسبت کُفر بکا جو اِن آفتوں پر اختیار رکھتا ہے اور توبہ نہ کی کہ اُس کی تمجید کرتے۔ اور پانچویں نے اپنا پیالہ اُس حیوان کے تخت پر اُلٹا اور اُس کی بادشاہی میں اندھیرا چھا گیا اور درد کے مارے لوگ اپنی زبانیں کاٹنے لگے۔ اور اپنے دُکھوں اور ناسُوروں کے باعث آسمان کے خُدا کی نسبت کفر بکنے لگے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی۔ اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی فرات پر اُلٹا اور اُس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لئے راہ تیار ہو جائے۔ پھر میں نے اُس اژدہا کے مُنہ سے اور اُس حیوان کے مُنہ سے اور اُس جھوٹے نبی کے مُنہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتے دیکھیں۔ یہ شیاطین کی نشان دکھانے والی رُوحیں ہیں جو قادرِ مطلق خُدا کے روزِ عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لئے ساری دُنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں۔ (دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مُبارک وہ ہے جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے تاکہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اُس کی برہنگی نہ دیکھیں)۔ اور انہوں نے اُن کو اُس جگہ جمع کیا جسکا نام عبرانی میں ہر مجدُون ہے۔ اور ساتویں نے اپنا پیالہ ہوا پر اُلٹا اور مقدِس کے تخت کی طرف سے بڑے زور سے یہ آواز آئی کہ ہو چکا۔ پھر بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور ایک ایسا بڑا بھونچال آیا کہ جب سے انسان زمین پر پیدا ہوئے ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا۔ اور اُس بڑے شہر کے تین ٹکڑے ہوئے اور قوموں کے شہر گر گئے اور بڑے شہر بابل کی خُدا کے ہاں یاد ہوئی تاکہ اُسے اپنے سخت غضب کی مے کا جام پلائے۔ اور ہر ایک ٹاپُو اپنی جگہ سے ٹل گیا اور پہاڑوں کا پتہ نہ لگا۔ اور آسمان سے آدمیوں پر من من بھر کے بڑے بڑے اولے گرے اور چونکہ یہ آفت نہایت سخت تھی اس لئے لوگوں نے اولوں کی آفت کے باعث خُدا کی نسبت کُفر بکا۔

آفات کا بنیادی اثر مکاشفہ ۱۶ باب میں اخیر زمانہ کے مسلمانوں پر ہے۔ اس کے زمرّے میں، وہ لوگ جو دہشت گردی کرتے اور زمین کو برباد کرتے ہیں (یا اُنکی مدد کرتے اور سہولت کار ہیں جو زمین کو برباد اور دہشت زدہ کرتے ہیں) خود بھی دہشت زدہ اور تباہ ہو جائیں گے (مکاشفہ ۱۸:۱۱)۔ مکاشفہ ۶:۱۶ نشاندہی کرتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو خُدا سے دُور رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے "نبی اور رسُولوں کا خون بہایا"۔ لہٰذا، "اُن پر شدید افسوس آئے گا جو اپنے دُکھوں کا ڈھیر لگاتے ہیں (یعنی، جو واحد اور حقیقی خُدا سے اپنی جُدائی کو اور طول دیتے ہیں) بھیڑوں کا خون بہا کر" (بھیڑیں یہاں حوالہ دیتی ہیں "خُدا کے لوگ" جن میں یہودیوں اور مسیحی دونوں کو شامل ہیں)۔

مکاشفہ ۱۶ میں، وہ لوگ جو خُدا کے قہر کو سات آفتوں (ہفت آفات) کے دوران حاصل کریں گے اُن کی خصوصیات کا احاطہ ایسے کیا جاسکتا ہے (۱) بائبل مقدّس کے خُدا جو واحد اور سچا حقیقی خُدا ہے کو تسلیم کرنے سے اِنکار کرنے والے، اور (۲) اُسکے خلاف کُفر کرنے اور توبہ کو ردّ کرنے والے، وہی خصوصیات رکھنے والے جو مکاشفہ ۹:۲۰۔۲۱ میں ملتی ہیں (یاد رکھیں، ثابت قدمی سے جمے رہنا کہ خُدا کا کوئی بیٹا نہیں ہے بائبل مقدّس کے خُدا کے خلاف ایک انتہائی کُفر ہے) اُنکے سخت دلوں اور بُرے اعمال کیلئے ایسے غیر توبہ یافتہ گنہگار اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ خُدا کا غضب اُن پر نازل ہونا بالکل جائز اور انصاف سے بھرپور ہے۔ یقیناً، خُدا کا غضب اُن پر نازل ہو گا جن پر خُدا کی مہر نہیں ہو گی۔ جس کے متعلق کہنا ہے کہ، جنہوں نے اُسکے اکلوتے بیٹے کو ردّ کر کے خُدا قادرِ مطلق کو ردّ کر دیا! خُدا کے غضب کی آگ اُنکو تب تک جلائے گی جب تک ایندھن باقی نہ رہے۔ باالفاظِ دیگر، خُدا کے خلاف کافر اُسکے غضب کو اور بھڑکاتے ہیں جب تک کفار خارج نہ کر دیئے جائیں اور، جب تک کہ، بے وجود نہ ہو جائیں۔

حیران کن طور پر، سورج پر چوتھے فرشتے کے ذریعے آفت، جسکا بیان مکاشفہ ۸:۱۶۔۹ میں کیا گیا ہے، سورج کو سبب بنائے گا کہ وہ لوگوں کو آگ اور گرمی سے جھُلسا دے۔ تمام صورتوں میں، ہمارے سورج سے آگ اور گرمی غیر معینہ طاقت کے ساتھ اور مستقبل میں ہالہ سے مادہ کے اخراج کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

Coronal Mass Ejections (CMEs)

سورج کے ہالہ سے مادہ کے اخراج سے مقناطیسی میدان کے خطوط کے تصادم پیدا ہوتا ہے اور مضبوط شمسی شعاعوں کے ساتھ اور متعدد سورج کے دھّبوں سے کافی نمایاں گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ہالہ سے مادہ کے اخراج کے نتیجہ میں کافی خطرناک طاقت پیدا ہوتی ہے جو کہ زمین پر اپنے ابتدائی اخراج کے بعد تین سے پانچ دِن میں پہنچتی ہے۔ کیونکہ یہ زمین

کے روانی کُرہّاور طبعیات مقنائی کُرہّ پر اثر انداز ہوتے ہیں، سورج کے ہالہ سے مادہ کا اخراج :(۱) دُنیا بھر کے ٹرانسفارمرز کوہمیشہ کے لئے خراب کر سکتا ہے جن کا تعلق بجلی پیدا کرنے والے گرِڈ اسٹیشن سے ہوتا ہے ؛(۲) موسمیات کے خاکہ میں تبدیلی کا سبب بن سکتا ہے یکے بعد دیگرے قطب شمالی کی اور خطِ استوا کی جانب سے دھماکوں کی وجہ سے جن کے نتیجہ میں سخت نقصان دہ بڑے طوفان آسکتے ہیں(یعنی، ہوائی طوفان، بڑے گھومنے والے بھنور، اور ٹورناڈو)اور(۳) اچانک سطح زمینی تختوں کے سرکنے کا سبب بن سکتا ہے جسکے نتیجہ میں بھونچال، آتش فشاں، سونامی طوفان، اور نمایاں ساحلی اور خشک سطح کے طوفان آتے ہیں۔ مزید وضاحت کے لیے، مہربانی سے پہلے سے انٹرنیٹ پر موجود لکھے گئے مواد کو پڑھیں اور اُن کی ویڈیو ٹیپ دیکھیں جسکا تعلق "کورونال ماس ایجیکشن" یعنی سورج کے ہالہ سے مادہ کے اخراج سے ہے۔

اگرچہ کورونال ماس ایجیکشن (سورج کے ہالہ سے مادہ کے اخراج) کے متعلق سیکھنا اس قابل نہیں کر سکتا کہ ہم مستقبل کو تبدیل کر سکیں، ہاں یہ ضرور ہماری مدد کرے گا کہ ہم مستقبل میں وقوع پانے والی تبدیلیوں جنکا ذِکر کلامِ مقّدس میں ملتا ہے اُنکے بارے میں جان سکیں۔ اسلئے آپ کے لیے ذہنی طور پر، جذباتی طور پر، روحانی طور پر اور حتیٰ کہ جسمانی طور پر اس سے لیس ہونا اچھا ہو گا۔(خُدا ہمیشہ چاہتا ہے کہ اُسکے لوگ پہلے سے اچھی طرح مستقبل کے لئے تیار ہوں)۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل سورج اور چاند کے متعلق نبوت کا تعلق کرونال ماس ایجیکشن (سورج کے ہالہ سے مادہ کے اخراج)سے ہے:

اور جِس وقت خُداوند اپنے لوگوں کی شکستگی کو دُرست کرے گا اور اُن کے زخموں کو اچھا کرے گا تو چاند کی چاندنی ایسی ہو گی جیسے سورج کی روشنی اور سورج کی روشنی سات گُنی بلکہ سات دن کی روشنی کے برابر ہو گی۔ (یسعیاہ۲۶:۳۰)

سولہواں باب بڑے بڑے اولوں کی آفت کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے: یہ اولے دراصل شہابی پتھر ہیں جو کہ زمین پر گِریں گے جہاں لوگ یسوع مسیح کو بطور دُنیا کا نجات دہندہ، شخصی نجات دہندہ، اور خُدا کا اکلوتا بیٹا تسلیم کرنے کو ردّ کرنا جاری رکھیں گے۔

اسلام کے حیوان پر خُدا کا انصاف

مکاشفہ ۱۹:۱۹۔۲۱

بالآخر، اسلامی قوم کا کیا بنے گا، یہ ایک قومی اتحاد ہے، وہ غیر توبہ یافتہ مسلمان جن کا خلاصہ مکاشفہ ۱۹:۱۹۔۲۱ میں کیا گیا ہے:

"پھر میں نے اُس حیوان اور زمین کے بادشاہوں اور اُن کی فوجوں کو اُس گھوڑے کے سوار اور اُس کی فوج سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھے دیکھا۔ اور وہ حیوان اور اُس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اُس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے جن سے اُس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اُس کے بُت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ اور دونوں آگ کی اُس جھیل میں زندہ ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے۔ اور باقی اُس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اُس کے مُنہ سے نکلتی تھی قتل کئے گئے اور سب پرندے اُن کے گوشت سے سیر ہو گئے۔"

وضاحتی نوٹ

حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں، پہلا حیوان جو مکاشفہ تیرہویں باب میں ہے (یعنی، تیندوانما حیوان جس کو مکاشفہ ۱۳:۱ میں متعارف کروایا گیا جو کہ سمندر میں سے نکلتا ہے) وہ دوسرے حیوان سے مختلف ہے جو اِسی باب میں ہے (یعنی، دو سینگوں والا حیوان جسکا تعارف ۱۳:۱۱ جو کہ زمین میں سے نکلتا ہے)۔ کیونکہ تیرہویں باب میں پہلا حیوان اُسکے متعدد معنی ہیں، پہلا حیوان عام پڑھنے والے یا مکاشفہ کے نئے طالب علم کے لیے غیر واضح ہے۔ موجودہ مصنف پر، پہلے "حیوان" جو کہ تیرہویں باب میں ہے اُسکے کئی متعدد مترادف معنی سامنے آئے ہیں (۱) اسلام کا نظریہ؛ (۲) وہ "قوم"، یا اسلام کی خلافت؛ (۳) اسلامی اتحاد مابین امارات جسکا مرکز مشرقِ وسطیٰ، مغربی ایشیا، اور جنوبی افریقہ اور (۴) اسلام کا بانی جھوٹا نبی، محمد ہے۔ لہٰذا، اسلام کا اصلی موجد، محمد، "پہلے حیوان" کے مترادف ہے مکاشفہ کے تیرہویں باب میں اسلام کے نظریات، سیاست، اور جغرافیہ "پہلا حیوان" کے مترادف ہے۔ تقابل میں، "دوسرا حیوان" جو کہ مکاشفہ تیرہویں باب میں ملتا ہے خاصہ کم غیر واضح ہے کیونکہ "دوسرا حیوان" اسلام کے آخری جھوٹے نبی کو پیش کرتا ہے۔ جسکو کہا جاسکتا ہے کہ، وہ اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح ہے۔ لہٰذا، تشریح بمطابق موجودہ مصنف، دو جیتی جاگتی ذاتیں (یعنی، روحوں کی اپنی شناخت) مکاشفہ ۲۰:۱۹ کا حوالہ دیتی ہے بطور "حیوان" اور "جھوٹا نبی"۔ جو کہ آگ کی

جھیل میں پھینکے گئے وہ (۱) اسلام کا بانی جھوٹا نبی، محمد؛ اور (۲) اسلام کا آخری جھوٹا نبی، اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح۔ یہ دو ذاتیں ہیں جو آگ کی جھیل میں پھینکی گئی جب یسوع مسیح اپنی واپسی پر زمین پر سلطنت کرنے کو آئے گا۔ اور دوسرے جنکا مقام آگ کی جھیل ہے وہ یسوع مسیح کے ہزار سالہ دورِ حکومت کے آخر میں بھیجے جائیں گے، تقریباً ایک ہزار سال کے بعد جب بانی جھوٹا نبی اور آخری جھوٹا نبی بھیجے جا چکے ہونگے تو اُن کو بھی وہاں بھیج دیا جائے گا۔ جیسا کہ مکاشفہ ۱۹ : ۲۱ میں اشارتاً بتایا گیا ہے، جب وہ واپس آئے گا کہ اپنے ہزار سالہ دور کو قائم کرے تو شیطان کے تمام انسانی پیروکار، اسلام، محمد اور اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح یسوع مسیح کی تلوار سے گرا دیئے جائیں گے اور زمین سے نابود کر دیئے جائیں گے۔

خلاصہ میں

اگرچہ لوگ نرم، رحمدل اور کرم نواز، اور دوستانہ ہوسکتے ہیں خالی اُن کی شخصیات اور خصوصیات جنکو خُدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی اجازت نہ ملے۔ ایسی داخلی اجازت صرف توبہ یافتہ لوگوں کو فراہم کی گئی ہے وہ لوگ جو خُدا کے اکلوتے بیٹے کے بہائے گئے خون کو تسلیم اور اُسکا اقرار کرتے ہیں کہ وہ ہی اُنکے شخصی گناہوں کا اور اُنکے شخصی قرض کے ادا (ختم) ہونے جسکے وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے واجب الادا تھے واحد فدیہ ہے۔ ایسی آمادگی اور قبولیت کے بغیر، خُدا کا پاک روح انسانی ذاتوں میں سکونت پذیر نہیں ہو سکتا، اور، اِس وجہ سے، ایسے غیر ایماندار لوگ بآسانی جھوٹے معبود کی عبادت کر کے دھوکہ کھا سکتے ہیں۔

کیونکہ وہ شیطان کی پُوجا کرتے ہیں اور سرِعام یسوع مسیح کو بطور خُدا مجسّم اور ساتھ ہی ساتھ بطور خُدا کے اکلوتے بیٹے کو ردّ کرتے ہیں، مسلمانوں کے لئے سلامتی موجود نہیں رہ سکتی کیونکہ مسلمان اپنے ساتھ لعنت رکھتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتے ہیں۔ وہ لعنت جو بائبل مقدّس کے خُدا کی جانب سے اُن پر رہی ہے جیسے جیسے وہ یسوع مسیح کو بطور خُدا مجسّم اور بائبل مقدّس کے خُدا کے اکلوتے بیٹے کے طور پر ردّ کرتے ہیں۔ (یاد رکھیں، اسلام کا اللہ بائبل مقدّس کا خُدا نہیں ہے۔ اسلامی اللہ شیطان کا بہروپ ہے)۔

مسلمان بیان کرتے ہیں کہ بائبل مقدّس میں یسوع مسیح کہیں نہیں کہتا کہ "میں خُدا ہوں"۔ بہر حال، یسوع نے کہا "میں الفا اور اُمیگا۔ اوّل اور آخر۔ ابتدا و انتہا ہوں" (مکاشفہ ۲۲:۱۳)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، بائبل مقدّس کی مشترکہ زبان کے مطابق کہنا "میں اوّل اور آخر ہوں" یہ اس بات کو کہنے کے مترادف ہے کہ "میں خُدا ہوں"۔ مثال

کے طور پر یسعیاہ ۴۱:۴ میں، بائبل مقدّس کا خُدا فرماتا ہے: "یہ کس نے کیا اور ابتدائی پُشتوں کو طلب کر کے انجام دیا؟ میں خُداوند نے جو اوّل و آخر ہوں۔ وہ میں ہی ہوں۔" اور یسعیاہ ۴۴:۶، بائبل مقدّس کا خُدا فرماتا ہے: "خُداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اُس کا فِدیہ دینے والا ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خُدا نہیں۔" وہ اپنے بضد تکبر میں، یعنی مسلمان خُدا باپ، خُدا بیٹا اور خُدا پاک روح کو یاد رکھنے کو ردّ کرتے ہیں، جو کہ خُدا کے تین برابر حصص ہیں۔ یقیناً خُدا باپ، خُدا بیٹا، اور خُدا پاک روح یکتا بلذات ہیں۔ جسکے معنی، وہ تین اقنوم ہیں ایک ہی اعلیٰ ذات کے جو باہمی اشتراک میں متفق ہیں۔ یقین کے لیے، خُدا بیٹا پوری دُنیا کو خُدا باپ کے سپُرد کر دے گا زمینی ہزار سالہ دورِ حکومت کے آخر میں جیسا کہ ا۔کرنتھیوں ۱۵:۲۴۔۲۸ میں بیان کیا گیا ہے۔ خُدا کو سمجھنے کی حمایت کرتے ہوئے کہ وہ فی الوقت منقسم ہے تا کہ منصوبہ نجات با اثر ہو جسکا ذِکر بائبل مقدّس میں کیا گیا ہے۔

بالآخر، مسلمان یہ بھی کہتے ہیں کہ بائبل مقدّس میں کہیں یسوع مسیح نے نہیں کہا کہ "میں خُدا کا بیٹا ہوں"۔ بہر حال، کلام میں درج ہے کہ "اُس (یسوع) نے خُدا پر بھروسا کیا ہے اگر وہ اُسے چاہتا ہے تو اب اِس کو چھڑا لے کیونکہ اِس نے کہا تھا 'میں خُدا کا بیٹا ہوں'" (متی ۲۷:۴۳)۔ اور " آیا تُم اُس شخص سے جسے باپ نے مُقدّس کر کے دُنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تُو کُفر بکتا ہے اِس لئے کہ میں نے کہا میں خُدا کا بیٹا ہوں؟" (یوحنا ۱۰:۳۶)۔ بد قسمتی سے، جب اُنکو بائبل مقدّس کی بنیاد پر اُنکے نظریہ سے متعلق ردّ گردانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو مسلمانوں کا حتمی جواب ہوتا: "بائبل مقدّس تبدیل ہو چکی ہے۔ اس لیے ہم نا ہی ایمان رکھ سکتے ہیں اور نہ لائینگے جو کہ کہتی ہے، خاص کر جہاں پر قرآن (القرآن) کے متضاد ہے"۔

باب ہفتم
مخُالفِ مسیح کے تعلق سے وضاحت

موجودہ مصنف کو یہ بات عیاں ہے کہ اخیر زمانہ کے حکمران کا حوالہ دانیال نبی کی کتاب میں ملتا ہے کہ جلد ہی ظاہر ہونے والا ہے "گناہ کا شخص۔ ہلاکت کا فرزند" (۲۔ تھسلنیکیوں ۲:۳)، محمد کا پیشرو ہو گا: "اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قُدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ۔" (۲۔ تھسلنیکیوں ۲:۹) اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح ایک ہی ہو گا، اور ایک جیسے ہی ہونگے، جیسا کہ یوحنا رسول نے دوسرے حیوان کو بیان کیا ہے "اُسکے برہ کے سے دو سینگ تھے اور اژدہا کی طرح بولتا تھا"۔(مکاشفہ ۱۳:۱۱) یہ وہی ہو گا جو "پہلے حیوان کا سارا اختیار اُس کے سامنے کام میں لایا تھا اور زمین اور اُس کے رہنے والوں سے اُس پہلے حیوان کی پرستش کراتا تھا۔"(مکاشفہ ۱۳:۱۲)۔ ایسا پہلا حیوان اسلام کے ساتھ منسلک ہے، اُسکے بین الاقوامی اتحاد، اُسکا نظریہ اور اُسکا بانی جھوٹا نبی، محمد۔

کیا دراصل محمد خود ہی اخیر زمانہ کا مخُالفِ مسیح تھا؟ نہیں۔ محمد نے قرآن (القرآن) بنایا، جو کہ مخُالفِ مسیح کی گواہی ہے (کہ جس میں اخیر زمانہ کا مخُالفِ مسیح یہ دعویٰ کرے گا تاکہ اپنے آپ کو مستند کر سکے بطور اللہ کے ترجمان)۔ لہٰذا، محمد اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح کا جدِ امجد تھا (اس لحاظ سے، دونوں ایک ہی ہیں)۔ ابھی آنے کو ہے، بہر حال، آخری جھوٹا نبی (یعنی، جھوٹ موٹ کا مذہبی، سیاسی رہنما) جو کہ اخیر زمانہ کا مخُالفِ مسیح ہو گا) وہ جھوٹے بانی نبی کی جگہ کھڑا ہو گا۔

پھر ہم کیسے اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح کو جانیں گے کہ آ چُکا ہے؟ جب زمین مسجدوں سے بھر جائے اور جب، شہروں اور علاقوں میں زمین پر ہر جگہ ایسے قوانین بنائے جائیں جو عمارتوں کو مسجد کے میناروں سے بڑا بنانے کی ممانعت کریں۔ اُنکے لئے جو اُس خاص وقت میں جیتے ہونگے، میں دو باتیں دُہراؤں گا جو مجھے آسمان سے بتائی گئی ہیں: (۱) "افسوس تُم پر جب لوگ تمہیں بھلا کہیں" (پڑھیں لوقا ۶:۲۶) اور (۲) "شدید افسوس اُن پر آئے گا جو بھیڑوں کے خون سے اپنے غموں کا ڈھیر لگاتے ہیں"۔(پڑھیں، مکاشفہ ۸:۱۳ سے لیکر ۱۱:۱۵، ۱۴:۶ سے لیکر ۱۴:۱۲، اور ۱:۱۵ سے لیکر ۱۶:۱۲۱ افسوس کے متعلق معلومات کے لیے)۔ یقین کے لئے، نبوتی کلام کو سمجھنا ایمان پیدا کرتا ہے،

حفاظت کرتا ہے، اور خُدا کے فرزندوں میں یقین پیدا کرتا ہے کیونکہ ایسی سمجھ ''مقدّسین کے ایمان اور صبر'' کو بڑھاتی ہے۔(مکاشفہ ۱۳:۱۰)۔

وقت دکھائے گا کہ اسلام شیطان کا پسندیدہ مذہب ہے۔یقیناً، شیطان بڑا قہقہہ مارتا ہے کہ بہت سے اپنے آپ کو بم سے اُڑانے پر رضامند ہیں ایک جھوٹے نبی کے نام کی خاطر لیکن بہت کم ہیں جو اپنے آپ کو روزانہ یسوع مسیح کے نام پر قربان کرنا چاہتے ہیں۔ہاں، اسلام قربانی کا مذہب ہے لیکن امن کا مذہب نہیں۔

اخیر زمانہ کے مخُالفِ مسیح کی شناخت کے واسطے، بدلے کی آگ سے بھرے آدمی کو دیکھیں جو اسلام کے حیوان کی حمایت کر رہا ہے۔فقط جہالت، تکبر اور کمینگی کی موجودگی اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح کی شناخت کے لئے کم ہے۔کافی، ہم پلہ شدید غصہ اُس کے ساتھ ایڈولف ہٹلر (گرچہ بہت صفائی سے چھپ گیا)شناخت کار ہو گا۔یہ وہ غصہ ور شخص ہے جو اسرائیل اور ساتھ ہی ساتھ جمہوریت کے لئے بھی بڑا خطرہ تھا۔بالکل ایسے جیسے شیطان خُدا کے منصوبہ نجات سے ناراض ہو اور اُن لوگوں کو ایذا پہنچائے جو خُدا سے تعلق رکھتے ہیں(مکاشفہ ۱۲:۱۷)، پھر بھی شیطان کا اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح غصے سے خُدا کے لوگوں کا پیچھا کر کے ظاہر کرے گا۔شیطان کی طرح، اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح کے پاس بھی کچھ نہیں ہے ماسوائے کہ خُدا کے لوگوں کی بے عزتی کرے۔اُسکے غصہ کو کوئی چیز ٹھنڈا نہیں کر پائے گی یا اُسکے حدف کو روک پائے گی کہ وہ یہودیوں اور مسیحیوں کو اپنی شدت پسندی کا نشانہ بنائے گا، بہر حال، اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح کا غصہ اچھی طرح نقب پوش ہے کہ بہت سے لوگ یہ نہیں سمجھ پائیں گے کہ وہ کون ہے [مثال کے طور پر، ترکی کے اردغان کا زہریلا غصہ محتاط انداز میں چُھپا ہوا ہے]۔

باب ہشتم

وقت کی بھرپوری

پاک زمین قدیم دُنیا کے درمیان واقع ہے، جو برّاعظم یورپ، ایشیا اور افریقہ کے وسط میں واقع ہے۔ یہ تین برّاعظم ہیں جو دُنیا کی تمام اصل نسلوں کا مادرِ وطن ہیں۔ بہر حال، پاک زمین مرکزی حیثیت رکھتی ہے، نا صرف، دُنیا کی انتہائی اہم زمینی معدنیات اور آبادی کی وجہ سے، بلکہ دُنیا کے اہم واقعات کی وجہ سے بھی اہمیت کی حامل ہے، یعنی پیدائش، خدمت، مصلوبیت، جی اُٹھنے، آسمان پر اُٹھائے جانے، اور یسوع مسیح کے واپس آنے جیسے اہم واقعات۔

بائبل مقدّس کے خُدا کے لئے، مکمل طور پر سب چیزوں میں جن کا تعلق زمین کے جغرافیہ اور تاریخ سے ہے وہ اُسکے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ سے منصوبہ نجات کے گرد گھومتی ہیں۔ یسوع مسیح کی پیدائش سے کافی عرصہ قبل، بائبل مقدّس کے خُدا نے بیت الحم شہر کو جو پاک زمین میں ہے پہلے ہی سے مخصوص کر دیا تھا۔ ایلی ملک، نعومی، رعوت، بوعز، عوبید، یسی، اور داؤد کا شہر۔ بطور مسیح کی پیدائش کا شہر (میکاہ ۵:۲)۔ اور اس سے قبل کہ یسوع مسیح پیدا ہوا، بائبل مقدّس کے خُدا نے ہر مجدون کے علاقہ کو جو پاک زمین میں ہے مخصوص کر دیا ایسے مقام کے طور پر جہاں پر آخری طے شدہ جنگ ہو گی کہ یسوع مسیح کی آمدِ ثانی یا واپسی کا اشارہ دے۔ (مکاشفہ ۱۶:۱۶)۔

یسوع مسیح اسی پاک زمین میں پیدا ہوا، رہا، خدمت کی، موّا، اور مردوں میں سے جی اُٹھا، آسمان پر چڑھ گیا؛ اور یسوع مسیح اسی پاک زمین میں واپس آئے گا اور زمین پر حکومت کرے گا، اس کے زیرِ اثر، پاک زمین کی حیثیت اس کرۂ ارض کے پیٹ کی دُھنی کی سی ہے کہ خُدا ہماری نجات کے منصوبہ میں اسکی اہمیت کی وجہ سے خُدا کے منصوبہ نجات کا مقصد پُورا ہو جائے، اسی طرح شیطان کے لیے بھی یکساں طور پر اہم ہے :تا کہ خُدا کے منصوبہ نجات کو خراب کر دے اور، لہٰذا، دھوکہ سے اپنے خاتمہ کو دور کرے، شیطان لگاتار کوشش کر چکا ہے کہ خُدا کے چنیدہ لوگوں کو شکست دے، یہودیوں کو، اور ساتھ ہی ساتھ پاک زمین کو برباد کر دے، جسکا تعلق یہودیوں سے ہے۔

(شیطان کی غلط سوچ کے مطابق، اگر کوئی یہودی نہیں ہو گا، پھر یسوع مسیح کی واپسی یا تو بالکل واقع نہیں ہو گی اور یا اُسکا کوئی اثر باقی نہ رہے گا۔)

آیئے یاد رکھیں کہ بائبل مقدّس کے خُدا نے پاک زمین ابراہام کو اور اُسکی اصل نسل کو ہمیشہ کے لیے بخش دی اضحاق اور یعقوب کے وسیلہ سے۔ جو پیدائش ۱۸:۱۵، ۲۶:۳۔۴، اور ۳۵:۱۲؛ خروج ۲۳:۳۱؛ اور یشوع ۴:۱۔ میں مرقوم ہے۔ پاک زمین کی اصل سرحدوں میں دریائے نیل جنوب تک، شمال میں لبنان، بحیرہ روم مغرب میں اور دریائے فرات مشرق میں شامل ہے۔ یہ سرحدیں مل کر حالیہ عظیم اسرائیل بناتی ہیں موجودہ مصنف اس کو عظیم اسرائیل کہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں چھوٹے چھوٹے ملحقہ زمین کے ٹکڑے جو اسرائیل کے قبیلوں کو دیئے گئے ان کا اندراج گنتی ۳۴:۳۔۱۴ میں ملتا ہے۔

قدرتی سرحدیں اور دفاعی باڑ زمین کے اردگرد اسرائیل کے قبائل کو دی گئی وہ بالکل اُسی طرح ہیں جو آج اسرائیل کی قوم کے پاس ہے۔ اُنکے اندر) :۱ (مغربی سمندر،) ۲ (شمال میں ریگستان) ۳ (خلیج یردن) یعنی، یردن کی وادی) اور مشرق میں ریگستان، اور (۴) جنوب میں پہاڑی سلسلہ ہیں۔ یہ قدرتی سرحدیں اور دفاعی باڑ بہت اہم تھی، اور ابھی تک بہت اہم ہیں، الگ، جُدا، اور خُدا کے چنیدہ لوگوں کی حفاظت کیلئے تاکہ وہ خُدا کی خدمت کے لئے وقف ہوں۔ یقین کے لیے، پاک زمین آسمانی موعودہ زمین کی منظر کشی کرتی ہے، جہاں پر خُدا کے برگزیدے ابدی طور پر الگ، جُدا اور تمام تکالیف اور بدی سے محفوظ کئے گئے اور ابدی برکت کیلئے کہ اسکی خدمت میں وقف ہو جائیں گے۔ (الگ ہونا، جُدا کرنا، حفاظت اور برکت تمام بے حد اہم حصے ہیں خُدا کی فنکاری کے جو کہ ہر مسیحی کی زندگی کے لیے بھی بہت اہم ہیں)۔

پاک زمین کے قیام میں، بائبل مقدّس کے خُدا نے اسرائیل کے بچوں کو کئی بار بتایا ہے کہ غیر اقوام سے اتحاد یا عہد نہ باندھیں جو وہاں رہتے تھے (خروج ۲۳:۳۲۔۳۳ اور ۳۴:۱۲۔۱۵؛ استثنا ۷:۲، قضاۃ ۲:۲)۔ بد قسمتی سے، اسرائیل کے بچوں نے قدیم زمانہ سے حکم کی تابعداری نہیں کی، اور اخیر زمانہ میں بھی وہ اُس حکم کی تابعداری نہیں کر رہے۔ دراصل وہ اقوامِ عالم کے دباؤ کا شکار ہیں، اسرائیل کے بچے بالآخر اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح کو اجازت دیں گے کہ وہ نمائندہ کی طرح سات سالہ امن معاہدہ کرے مابین اُنکے اور غیر اقوام کے درمیان جسکی نمائندگی مخالفِ مسیح کے ذریعے کی گئی مخالفِ مسیح پہلے ساڑھے تین سالوں میں یہ عہد توڑے گا (دانیال ۹:۲۷)، بڑی مصیبت کا سبب بنتے ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ خُدا کے غضب کے انڈیلے جانے کا باعث بنے گا۔

ایک دن آئے گا، اور وہ دِن تیزی سے قریب آرہاہے، جب اسرائیل کی قوم بذریعہ باقی تمام غیر اقوام نکالی جائے گی، بشمول یونائیٹڈ سٹیٹس اور اسکی ملحقہ ریاستیں، اور بہت ناراض دشمنوں کے حملہ کی زد میں آئینگے، بشمول پڑوسی اسلامی اتحاد بین الریاست اور اُن سے ملحقہ ریاستیں۔ اگرچہ کوئی انسان اسرائیل کے بچوں کو اِن شدت پسندوں سے بچا نہیں سکتا، بائبل مقدّس کا خُدا بچا سکتا ہے اور بچائے گا، اور اُن کو چھڑائے گا"اور وہ [غیر قوم اجنبی] اسور کے ملک کو اور نمرود کی سرزمین کے مدخلوں کو تلوار سے ویران کریں گے اور جب اسور ہمارے ملک میں آکر ہماری حدود کو پامال کرے گا تو وہ ہم کو رہائی بخشے گا"۔(میکاہ۵:۶)۔ اسرائیل کو خود یسوع مسیح چھڑائے گا!

اور یعقوب کا بقیہ [یعنی، اسرائیل کی قوم] بہت سی قوموں اور اُمتوں میں ایسا ہو گا جیسے شیر ببّر جنگل کے جانوروں میں اور جوان شیر بھیڑوں کے گلہ میں۔ جب وہ اُن کے درمیان سے گذرتا ہے تو پامال کرتا اور پھاڑتا ہے اور کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ (میکاہ۵:۸)

یقیناً، یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے وسیلہ سے، خُدا قادرِ مطلق "اور اُن قوموں پر جو شنوانہ ہوئیں اپنا قہر وغضب نازل کروں گا۔" (میکاہ۵:۱۵)۔ خُدا قادرِ مطلق ہمیشہ اپنے کلام، وعدہ اور قسم کا سچا ہے، جو وہ اسرائیل کے تعلق سے کرتا ہے:

تو یعقوب [یعنی، اسرائیل] سے وفاداری کرے گا اور ابرہام کو وہ شفقت دکھائے گا جس کی بابت تو نے قدیم زمانہ میں ہمارے باپ دادا سے قسم کھائی تھی۔(میکاہ۷:۲۰)

پاک زمین ہمیشہ اہمیت کی حامل رہے گی کیونکہ اخیر زمانہ کے موقعوں میں نمایاں طور پر شکل اختیار کرتی ہے خُدا قادرِ مطلق کے وقت کی بھرپوری کے پیمانوں سے مُختص، پہلے سے طے شدہ، اور پہلے سے مخصوص ہو چکے ہیں۔

اور کہا [فرشتہ جبرائیل] "دیکھ میں تُجھے سمجھاؤں گا کہ قہر کے آخر میں کیا ہو گا کیونکہ یہ امر آخری مقررہ وقت کی بابت ہے۔"

(۸:۱۹ دانیال)***

***۔ نیو کنگ جیمز ورژن ۱۹۸۸ کا متن حوالہ دیتا ہے، تھامس نیلسن، انکارپوریشن نیشویلی، ٹینیسی

(اس کتاب میں دوسرے تمام حوالہ جات کنگ جیمز ورژن عام میں سے لئے گئے ہیں)

اور اُن کی سلطنت کے آخری ایام میں جب خطاکار لوگ حد تک پہنچ جائیں گے تو ایک تُرش رو اور رمز شناس بادشاہ برپا ہو گا۔ (دانیال۸:۲۳)

اور اِن دونوں بادشاہوں کے دِل شرارت کی طرف مائل ہوں گے۔ وہ ایک ہی دستر خوان پر بیٹھ کر جھوٹ بولیں گے پر کامیابی نہ ہو گی کیونکہ خاتِمہ مقررّہ وقت پر ہو گا۔ (دانیال۱۱:۲۷)

اور بعض اہلِ فہم تباہ حال ہوں گے تاکہ پاک وصاف اور برّاق ہو جائیں۔ جب تک آخری وقت نہ آجائے کیونکہ یہ مقررہ وقت تک مُلتوی ہے۔ (دانیال۱۱:۳۵)

کیونکہ یہ رویا ایک مقررہ وقت کے لئے ہے۔ یہ جلد وقوع میں آئے گی اور خطانہ کرے گی۔ اگرچہ اُس میں دیر ہو تُو بھی اِس کا منتظر رہ کیونکہ یہ یقیناً وقوع میں آئے گی۔ تاخیر نہ کرے گی۔ (حبقوق۲:۳)

اور اُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام رُوئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی اور اُن کی معیادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں۔ تاکہ خُدا کو ڈھونڈیں۔ شائد کہ ٹٹول کر اُسے پائیں ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں۔ کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی بعض نے کہا ہے کہ ہم تو اُس کی نسل بھی ہیں۔ پس خُدا کی نسل ہو کر ہم کو یہ خیال کرنا مناسب نہیں کہ ذاتِ الٰہی اُس سونے یا روپے یا پتھر کی مانند ہے جو آدمی کے ہنر اور ایجاد سے گھڑے گئے ہوں۔ پس خُدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں۔ کیونکہ اُس نے ایک دِن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقّرر کیا ہے اور اُسے مردوں میں سے جلایا یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے۔(اعمال۱۷:۲۶۔۳۱)

اے بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم اپنے آپ کو عقل مند سمجھ لو۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ تُم اس بھید سے ناواقف رہو کہ اسرائیل کا ایک حصہ مسخ ہو گیا ہے اور جب تک غیر قومیں پوری پوری داخل نہ ہوں وہ ایسا ہی رہے گا۔ (رومیوں۱۱:۲۵)

لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چُھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔ (گلتیوں۴:۴۔۵)

ہم کو اُس میں اُس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اُس کے اُس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔(افسیوں ۱:۷۔۱۲)

"وقت کی بھرپوری" کا نظریہ کلامِ مقدّس میں کئی جگہوں پر ملتا ہے۔"وقت کی بھرپوری" حوالہ دیتا ہے (۱) مذہبی تاریخ کے دور یا دائرہ کی تکمیل کا (۲) الٰہی طور مختص شدہ وقت یا پھر (۳) مذہبی اور روحانی موقعوں سے تعلق رکھنے والا ایک خاص سلسلہ جس میں ایک قابلِ شناخت آغاز اور قابلِ شناخت اختتام ہے۔ پوری بائبل مقدّس کی تاریخ میں، خُدا نے پہلے ہی سے "بھرپوری" کے وقت مختص کر دیئے ہیں (یعنی، کاملیت)۔ کس وقت آگے "نئی شروعات" واقع ہو گی۔"وقت کی بھرپوری" خُدا کا پیش وقت مقررہ دُرست وقت ہے۔

مثال کے طور پر، یسوع مسیح کے جسمانی آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے، اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ یروشلیم ہی میں انتظار کریں جب تک کہ "قوت کے لباس" سے لیس نہ ہو جائیں۔ وہ قوت اُنکو پینتکُست کے دِن ملنے والی تھی یسوع مسیح کے جسم کے جی اُٹھنے کے بعد پچاسویں دن اور دس دِن بعد اُسکے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے۔ اُس دن، اُن سب کو پاک روح بخشا گیا جو ایمان رکھتے تھے۔ اور، اُس کے بعد اُن سب کو جو ایمان رکھتے ہیں اور آئندہ ایمان رکھیں گے۔ مصلوب اور جی اُٹھے یسوع پر ایمان رکھتے ہیں بطور "مسیح" یا مسیحا پر، اور اُسے اپنے شخصی نجات دہندہ کے ساتھ ساتھ دُنیا کے واحد مسیحا کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ (اِسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین پر ہر کسی کو "ابدی نجات" ملے گی کیونکہ بمطابق کلامِ مقدّس، جو شعوری طور پر یسوع مسیح کو بطور خُدا کے اکلوتے بیٹے ردّ کرتے ہیں اُنکو "ابدی سزا" ملتی ہے)۔

آج، تجزیہ میں، یہ بات سمجھ آتی ہے کہ خُدا نے پنتیکُست کے دِن کو نئی ابتدا کے لیے پہلے ہی سے مُختص کیا ہوا تھا پنتیکُست کے دن جو کہ یہودیوں کا خاص پاک دِن ہے جسکو شیوت کہتے ہیں۔پنتیکُست کا دن ویسا ہی دِن ہے جیسا کہ یہودیوں کے ہفتوں کی عید کا آخری دن ہوتا ہے، "کٹائی کی عید" کے نام سے جانی جاتی ہے اور "پہلے پھلوں کے دن" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جو احبار ۲۳:۵۔۲۱ میں بیان کیا گیا ہے اور استثنا ۱۶:۷۔۱۰۔پنتیکُست کے دن، یسوع مسیح کی خدمت نے روحوں کی فصل کاٹی، جو یسوع کی عوامی خدمت بعد از اُسکی موت، دفنائے جانے، جسمانی طور پر جی اُٹھنے، اور آسمان پر اُٹھائے جانے، کے پہلے پھل تھے۔

کئی مسیحی پنتیکُست کے دن کو کلیسیا کے جنم دن کے طور پر مناتے ہیں۔ ظاہر ہے، کہ خُدا کے کیلنڈر میں خاص دِن کیونکہ اُس نے اُسکو یہودیوں اور ساتھ ہی ساتھ مسیحیوں کے لئے بطور خاص پاک دن چُنا۔ جس میں یسوع مسیح کلیسیا کا سردار مانا جاتا ہے، اور اس میں کہ "سر" حقیقت میں الگ نہیں ہوسکتے "بدن" سے ،کلیسیا کی بھی بہت اہم شروعات پنتیکُست سے ساڑھے تین سال پہلے ہوچکی تھی، جب خود یسوع نے بپتسمہ پایا(کہ پانی میں ڈوبکی لگا کر)یوحنا بپتسمہ دینے والے سے جسکو یونانی زبان میں کہتے ہیں

"Iohanan the Immerser"

(جس وقت اُس پر پاک روح کبوتر کی مانند اُترا(یعنی، فاختہ) کے طریقہ سے اُس پر اُترا

یسوع نے اپنی عوامی خدمت شروع کی (۱) اُسکے پانی میں ڈوبکی لگانے کے بعد جو یوحنا بپتسمہ دینے والے نے دیا، اور (۲) اُس کے پاک روح میں ڈوبنے سے جو خُدا باپ نے بخشا کے بعد۔ یسوع تقریباً تیس سال کی عمر کا تھا جب یہ دو مواقع وقوع پذیر ہوئے۔ (لوقا۳:۲۳)۔

موسموں، عیدوں اور پاک دِنوں کا انجیلوں میں سے ایک دوسرے سے تقابلی جائزہ لیتے ہوئے اور سلسلہ وار مواقع انجیلوں میں اُنکے مطابق درج ہیں، یہ ایک سبب ہے کہ یسوع مسیح کی خدمت ساڑھے تین سال تک رہی۔ اُسکے پوری طرح پانی اور رُوح سے معمور ہونے تک (یعنی، اُسکی عوام کو مسح کرنا) اپنی مصلوبیت کے وقت تک۔

متی کی انجیل میں یہ واضح ہے کہ ہیرودیس بادشاہ یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت زندہ تھا۔ کیونکہ وہ تاریخ میں مرقوم ہمیں سکھاتی ہے کہ ۴ سال قبل از مسیح مر گیا، کیونکہ اُس نے حکم دیا تھا کہ دو سال اور اِس سے کم عمر عبرانی لڑکوں کو قتل کر دیں، یسوع مسیح کی پیدائش کا ممکنہ سال ۶ قبل از مسیح سے پہلے نہیں اور نہ ہی ۴ بعد از مسیح سے پہلے ہے:

جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی تو نہایت غصے ہوا اور آدمی بھیج کر بیت الحم اور اُس کی سب سرحدوں کے اندر کے اُن سب لڑکوں کو قتل کروادیا جو دو دو برس کے یا اِس سے چھوٹے تھے۔ اُس وقت کے حساب سے جو اُس نے مجوسیوں سے تحقیق کی تھی۔ (متی ۲:۱۶)

ہیرودیسِ اعظم کے اُن مواقع کی بنیاد پر ایک ممکنہ معمہ جدول نمبر ۴ میں پیش کیا گیا ہے:

YEAR سال	EVENT	موقع
4 B.C. قبل از مسیح	Christ Jesus is born in Bethlehem	یسوع مسیح بیت الحم میں پیدا ہوئے
27 A.D. سن عیسوی	Christ Jesus begins his public ministry at the time of his baptism.	یسوع مسیح اپنے اصطباغ (بپتسمہ) کے وقت اپنی خدمتِ خلق شروع کرتے ہیں۔
30 A.D. سن عیسوی	Crucifixion, bodily resurrection, and ascension of Christ Jesus	یسوع مسیح کی مصلوبیت، جسم کا جی اُٹھنا، اور آسمان پر اُٹھایا جانا۔
30 A.D. سن عیسوی	Day of Pentecost signals birth of the Christian Church	پینتیکُست کا دِن، مسیحی کلیسیاء کی پیدائش کی طرف اشارہ کرتا ہے

Important Years in the Life of Christ Jesus

یسوع مسیح کی زندگی کے اہم سال جدول 4

Table Four

ملینیم (ہزار سالہ دور) خُدا قادرِ مطلق کیلئے بہت اہم ہیں۔ کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ "ایک دن ہزار سالوں کے برابر ہے" اور "ہزار سال ایک دن کے برابر ہیں" اس (خُدا) کے لیے (زبور ۹۰: ۴ اور ۲۔ پطرس ۳: ۸)۔ سبت اور ہزار سالہ دور کے پیروکار یہ ایمان رکھتے ہیں کہ تقریباً چھ ہزار سال (۶ ملینیا، یا "چھ دن") امن کے ہزار سالہ دور سے قبل (یعنی، "ساتویں دن" آرام کے دن)، وہ دراصل تب شروع ہو گا جب یسوع مسیح دوبارہ زمین پر آئے گا ("اپنی آمدِ ثانی") اور ایک ہزار (۰۰۰ ملائی حکمرانی کرے گا" "(جیسا کہ مکاشفہ بیسویں باب میں درج ہے)۔ (اُنکے لئے جو شائد بصورتِ دیگر قیاس آرائی کریں کہ "سبت اور ہزار سالہ دور کا عقیدہ" ایک مسیحی عقیدہ نہیں ہے)۔

اس نظریہ کے مطابق، آدم اور حوّا سے تقریباً ۴۰۰۰ قبل یسوع مسیح کے ظہور تک (تقریباً چار "دن" بنتے ہیں)، اور تقریباً ۲۰۰۰ ہزار سال خُداوند کی پہلی آمد سے دوسری آمد تک ("تقریباً دو "دن" بنتے ہیں)۔ لہٰذا) اُس وقت

جب یہ کتاب لکھی گئی ہے(، ہم جلد ہی قریب ہیں جب ''دو دنوں'' یا دو ہزار سالہ دور، گزر چکے ہونگے یسوع مسیح کی زمینی خدمت کے وقت پر(۲۷ سے ۳۰عیسوی)۔

۲۷عیسوی اور ۳۰عیسوی کی تاریخیں استعمال کرتے ہوئے اور دو ہزار سالہ دور ''وقت کی بھرپوری''، یہاں پر منطقی ممکنات ہیں مصیبت کے سات سالہ دور کے آغاز اور انجام کے:

۲۰۲۰ سے ۲۰۲۷عیسوی

۲۰۲۳ سے ۲۰۳۰عیسوی

۲۰۲۷ سے ۲۰۳۴عیسوی

۲۰۳۰ سے ۲۰۳۷عیسوی

نبوتی طور پر، متعلقہ کیلنڈر سے متعلق تعریفیں

چاند کی تاریخ والا چاند کے بارہ دائروں والا سال اُسکو تقریباً ۳۵۴دِنوں پر محیط ہے (۲۹اعشاریہ ۵ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے)

(۲۹،۵ دن یا چاند کا مہینہ ضرب ۱۲ چاند کے مہینے برابر ہیں ۳۵۴ دن)

سورج کی تاریخ والا سال اُسکو یکے بعد دیگرے گھمائو سے (عہد شہاب یا خزاں کا گھمائو) یا یکے بعد دیگرے موسمِ گرما کا درمیانی حصہ (سردی یا گرمی کا درمیانی حصہ)، جو کہ تقریبا ۲۴۲۵،۳۶۵ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ فقرہ شمسی سال اُس وقت کو بیان کرتا ہے کہ زمین سورج کے گرد مکمل دائرہ میں گھومتی ہے۔(جسکو جیولینی تقویم، رومی شمسی کیلنڈر، ابتدائی معاشرتی کیلنڈر، جو ۲۵،۳۶۵ دن۔ جسکو جارجئین کیلنڈر، ہمارا موجودہ معاشرتی کیلنڈر، شمسی سال جسکا درست میزان ۲۴۲۵،۳۶۵ دنوں کا ہے)۔

گھمائو ایک ایسا دورانیہ ہے جب سورج خطِ استوا سے گزرتا ہے، جس سے زمین پر دن اور رات ایک ہی دورانیہ کے بنتے ہیں(یہ تقریباً ۲۱ مارچ کو یا قریب واقع ہوتا ہے نصف کرہ شمالی کے لئے اور ۲۳ ستمبر کو یا قریب نصف کرہ جنوبی میں واقع ہوتا ہے)۔

ایک شمسی و مہتابی سال(شمسی و مہتابی یا مہتابی و شمسی سال)دونوں شمسی و مہتابی واقعات غور میں آتا ہے تا کہ وقت کا تعّین کیا جا سکے۔

ایک نبوتی سال شمسی و مہتابی سال جو کئی بائبل مقدس کی نبوتوں کے طور ۳۶۰ دن کا ہوتا ہے۔ تین سو ساٹھ دن کا ہے مطلب مہتابی سال اور شمسی سال (۳۵۴ جمع ۲۵،۳۶۵) تقسیم ۲ برابر ۳۵۹،۶۲۵ تقریباً ۳۶۰۔ (ریاضی میں، تقریباً کو مندرجہ ذیل نشان سے ظاہر کیا جاتا ہے)۔

مصنف کے نوٹس: (۱) تینتیس سال لگتے ہیں کہ شمسی سال اور مہتابی سال کے درمیان مطابقت ہوتی ہے (۲) یسوع مسیح بھی تقریباً تینتیس سال کے تھے جب وہ مصلوب ہوے۔

ایک مثال کہ بائبل مقدس نبوتی سال کو کیسے استعمال کرتا ہے

جیسا کہ دانیال ۹: ۲۴۔۲۷، فرشتہ جبرائیل وضاحت کرتا ہے دانیال نبی کو:

(۲۴) تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر (یروشلیم) کے لئے ستّر (ستتر (ہفتے [سالوں کے ۷۰ ہفتے جو کہ ہر ایک دن ایک نبوتی سال یعنی ۴۹۰۰ کو ظاہر کرتا ہے [مقرر کئے گئے کہ خطاکاری اور گناہ کا خاتمہ ہو جائے بد کرداری کا کفّارہ دیا جاے۔ ابدی راست بازی قائم ہو۔ رویا و نبوت پر مہر ہو (مکمل یا توثیق شُدہ) اور پاکترین (یسوع مسیح) مقام ممسوح کیا جائے۔

(۲۵) پس تُو معلوم کر اور سمجھ لے کہ یروشلیم کی بحالی اور تعمیر کا حکم صادر ہونے سے ممسوح فرمانروا تک سات ہفتے (سات ضرب سات) [سات نبوتی سال جس کا ہر دن ایک سال کو ظاہر کرتا ہے ۴۹ نبوتی سال] اور باسٹھ ہفتے ہوں گے (باسٹھ ضرب سات) [۶۲ ضرب سات سال ہر ایک دن ایک سال کو ظاہر کرتا ہے برابر ہیں ۴۳۴ نبوتی سالوں کے]۔ تب پھر بازار تعمیر کئے جائیں گے اور فصیل بنائی جائے گی مگر مصیبت کے ایام میں۔

(۲۶) اور باسٹھ ہفتوں [۴۳۴ نبوتی سالوں کے آخر میں (۴۹ نبوتی سال جمع ۴۳۴ نبوتی سال برابر ہیں ۴۸۳ نبوتی سال) کے بعد وہ ممسوح قتل (مار دیا یا مصلوب (کیا جائے گا اور اس کا کچھ نہ رہے گا اور ایک بادشاہ آے گا [حتمی آخری زمانہ کا مخالفِ مسیح] جس کے لوگ شہر اور مقدس کو مِسمار کریں گے اور اُس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہو گا اور آخرت تک لڑائی رہے گی۔ بربادی مُقرر ہو چکی ہے۔

(۲۷) اور وہ [''وہ بادشاہ جو آئے گا''] ایک ہفتہ [سات سال] کے لئے بہتوں سے عہد [اسرائیل کے ساتھ عہد] قائم کرے گا اور نصف ہفتہ [ہفتہ کے درمیان] میں [ساڑھے تین سال] ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کرے گا اور فصیلوں پر اُجاڑنے والی [''وہ بادشاہ جو آئے گا''] مکروہات [قربانی] رکھی جائیں گی یہاں تک کہ بربادی [بُت پرستی] کمال کو پہنچ جائے گی اور وہ بلا [مقدس کے پہاڑ پر بُت کے ساتھ] جو مقرر (آخر) کی گئی ہے اُس اُجاڑنے والے پر واقع ہو گی۔ [بالفاظِ دیگر، خُدا کا چنیدہ غضب تمام بُت پرستوں کو تباہ کرے گا سات سالوں کے مصیبت کے دور کے آخر میں]۔

سات کے ستر نبوتی سال جو کہ دانیال ۹: ۲۴ میں ۴۹۰ نبوتی سالوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ کونسے مواقع ہونگے جب ۴۹۰ سالوں کا آغاز ہو گا؟ اگرچہ کوئی بھی یقینی طور سے نہیں جانتا، کئی بائبل کے عالم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یروشلیم کے شہر کی دوبارہ تعمیر کا فرمان اُسکے پہلی بار دیواروں کی تعمیر۔ شاہ فارس آرٹیکرکس لونگمینس (آرٹیکرکس اوّل) اُسکے دور کے بیسویں سال میں تقریباً ۴۴۵ قبل از مسیح (کئی حوالہ جات میں ۴۴۴ قبل از مسیح ملتا ہے) اور نحمیاہ کے دوسرے باب میں مرقوم ہے۔ ۴۹۰ نبوتی سالوں کے آغاز کی طرف اشارہ دیتا ہے۔

مصنف کے نوٹس: شاہِ فارس آرٹیکرکس لونگمینس (آرٹیکرکس اوّل) بادشاہ داریئس اوّل (عظیم دارا اوّل، ایران کا بانی بادشاہ) کا پوتا تھا اور زارکس بادشاہ کا بیٹا تھا۔

اگر ۶۹ ضرب ۷ نبوتی سال (۴۸۳ نبوتی سال) جو کہ دانیال ۹: ۲۴ سے ۲۵ آیات اُنکی شروعات ۴۴۵ قبل از مسیح ہے، پھر ۶۹ ضرب ۷ نبوتی سال (۴۸۳ نبوتی سال) تقریباً ۳۴ عیسوی میں ختم ہوتے ہیں (حساب کتاب کے حاشیہ میں دیکھیں):

حساب کتاب کا بکس نمبر

CALCULATION BOX ONE

اخذ کرنے کے لیے کہ ۳۴عیسوی کیلئے ضروری ہے کہ جو دانیال ۹:۲۴۔۲۵ میں دیئے گئے ہیں ۴۸۳ نبوتی سالوں کو دِنوں میں تبدیل کیا جائے اور پھر جو مکمل تعداد ۳۶۵،۲۴۲۵ پر تقسیم کیا جائے (شمسی سال کے کل دنوں کی تعداد پر)

Calculations to derive 34 A.D. require converting the 483 prophetical years given in Daniel 9:24-25 into days and then dividing the total numbers of days by 365.2425 (the number of days in a solar year):

دن173,880 = نبوتی سال / دن 360 X نبوتی سال483

483 Prophetical years x 360 days / prophetical years = 173,880 days

شمسی سال477.3743 = شمسی سال / دن364,2425 ÷ دن173,880

173,880 days ÷ 364.2425 days / solar year = 477.3743 solar years

شمسی سال477.3743 ≈ نبوتی سال483اس لئے

∴ 483 prophetical years ≈ 477.37 solar years

(∴ کا مطلب ہے اس لئے اور ≈ کا مطلب ہے تقریباً)

(حساب کتاب جاری ہے)عیسوی34≈ شمسی سال477.37+ قبل از مسیح 445

445 B.C. + 477.37 solar years ≈ 34 A.D. (calculations follow)

قبل از مسیح1 سے قبل از مسیح445 شمسی سال444

444 solar years from 445 B.C. to 1 B.C.

(صفر عیسوی نہیں ہے)عیسوی1سے قبل از مسیح1 شمسی سال1+

+1 solar year from 1 B.C. to 1 A.D. (there is no zero A.D.)

تک عیسوی34سے عیسوی1سے شمسی سال 33+

+33 solar years from 1 A.D. to 34 A.D.

نبوتی سال483~ شمسی سال478

478 solar years ~ 483 prophetical years

اگرچہ ۳۴عیسوی ایک ایسا ممکنہ سال ہے جو بائبل مقدس عالموں نے بتایا ہے کہ یہ یسوع مسیح کی مصلوبیت کا سال ہے، یہ سال تب ہی سچ ثابت ہو گا اگر ہمارا شمسی کیلنڈر کامل طور درست تھے شمسی کیلنڈر کے بارے میں موجودہ مصنف نے اگلے پیراگراف میں بیان کیا ہے:

کامل شمسی کیلنڈر دیگا(۱) جنوری ۱، ۱عیسوی جو کہ یسوع مسیح کی پیدائش کا دن ہے؛ (۲) ۳۰عیسوی، بطور اُس سال جس میں اُسکی خدمت شروع ہوئی، اور (۳) ۳۴عیسوی، بطور اُس سال جب وہ مصلوب ہوا(جب وہ تقریباً ساڑھے تینتیس سال کی عمر کا تھا)۔

بہر حال، کامل شمسی کیلنڈر کے تضاد میں جیسا کہ بذیعہ موجودہ مصنف کے تصّور کیا گیا ہے، شائد کہ اُس ممکنہ سال سے جب ہیرودیس بادشاہ مراجو کہ اس باب کے شروع میں بتایا گیا ہے، ہم جانتے ہیں کہ یسوع مسیح (۱، یکم) عیسوی سے قبل پیدا ہوا تھا۔ اس طرح، ہیرودیس کی موت پر بنیاد رکھتے ہوئے، یسوع مسیح ۴ قبل از مسیح میں پیدا ہوا لیکن ۶ قبل از مسیح سے پہلے نہیں۔

بائبل مقدس کئی عالمین یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یہ جلدی سے گزرا، یا خلا، یسوع مسیح کی مصلوبیت سے تقریباً ۲۰۰۰ شمسی سالوں کا وقفہ ہے (دانیال ۹: ۲۶) جب تک کہ مصیبت کے سات سال ہونگے (دانیال ۹: ۲۷ میں)، اُس کے آخر میں جب یسوع مسیح زمین پر واپس آئے گا۔

جیسا کہ موجودہ مصنف اِسکو تصور کرتا ہے، کہ کامل شمسی کیلنڈر کے مطابق یسوع مسیح تقریباً ۲۰۰۰ نبوتی سالوں کے برابر ہو گا (دو دن کو ڈ کے زبان میں سبت کا دِن اور ملینیم کے پیروکاروں کا بیان کیا گیا ہے اس باب کے شروع میں) یا تو (۱) اسکی خدمت ۳۰ عیسوی کے بعد شروع ہوئی، یا (۲) تقریبا ۲۰۰۰ ہزار نبوتی سالوں کے بعد اُسکی مصلوبیت کے وقت ۳۴ عیسوی حساب کتاب درج زیل حساب کتاب کے بکس نمبر ۲ میں درج ہے :

حساب کتاب کا بکس نمبر ۲

CALCULATION BOX TWO

شمسی سال / دن 364.2425 ÷ (نبوتی سال / دن 360 X نبوتی سال 2000)

شمسی سال 1,977 ~ شمسی سال 1,976,7051 =

(2,000 prophetical years x 360 days / prophetical year) ÷ 364,2425 days / solar year

= 1,976.7051 solar years ~ 1,977 solar years

شمسی سال کے 1,977 تقریباً نبوتی سال برابر ہیں 2,000

2,000 prophetical years is approximately equal to 1,977 solar years

عیسوی 2007 = شمسی سال 1,977 + عیسوی 30

30 A.D. + 1,977 solar years = 2007 A.D.

عیسوی 2011 = شمسی سال 1,977 + عیسوی 34

34 A.D. + 1,977 solar years = 2011 A.D.

اُس حساب کتاب سے جو حساب کتاب کے بکس نمبر ۲ میں دیا گیا ہے، ہمیں ضرور ہے کہ ہم نتیجہ پر پہنچیں کہ یسوع مسیح کی واپسی کے وقت کی بنیاد نبوتی سالوں پر نہیں (۲۰۰۷ عیسوی، اور ۲۰۱۱ عیسوی، جو کہ پہلے ہی گُزر چکے ہیں)۔

اس لئے، واحد ممکنہ معیار ہے جسکو ہم یسوع مسیح کی واپسی کے لئے استعمال کریں مصیبت کے سات سالوں آخر میں: ہم محض درستگی سے نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں یسوع مسیح کی واپسی مصیبت کے سات سالوں کے آخری دور میں ہو گا جو کہ دانیال۹: ۲۷ میں دیا گیا تھا۔

کیا یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کا حساب کتاب شمسی سالوں کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے؟ شمسی کیلنڈر کو استعمال کرتے ہوئے اُن تواریخ کے ساتھ جو جدول ۴ میں دیا گیا ہے، حساب کتاب اُسکی ممکنہ آمدِ ثانی کے متعلق مندرجہ ذیل بکس نمبر ۳ میں دیا گیا ہے:

حساب کتاب کا بکس نمبر ۳
CALCULATION BOX THREE
عیسوی 27 + 2,000 شمسی سال = عیسوی 2027
27 A.D. + 2,000 solar years = 2027 A.D.
(بعد ازاں جب اُسکی خدمت شروع ہوئی 2,000)
(2,000 years after his ministry began)
عیسوی 30 + 2,000 شمسی سال = عیسوی 2030
30 A.D. + 2,000 solar years = 2030 A.D.
(اُسکی مصلوبیت کے سال بعد 2,000)
(2,000 years after his crucifixion)

اگر یسوع مسیح ۲۰۲۷ عیسوی میں آنے کو ہے، اِسکا یہ مطلب ہو گا کہ مصیبت کے سات سال (۴۹۰ نبوتی سالوں کے سترہویں سال جو کہ ۴۸۳ سے ۴۹۰ دانیال۹: ۲۴ تا ۲۶ میں ہیں، ۷ نبوتی سالوں کی نمائندگی کرتے ہیں) جو کہ تقریباً ۲۰۲۰ عیسوی میں شروع ہونگے۔ اور اگر یسوع مسیح کی آمدِ ثانی ۲۰۳۰ عیسوی میں ہوتی ہے، اِسکا مطلب ہے کہ مصیبت کے سات سال (۴۹۰ نبوتی سالوں کے سترہویں سال جو کہ ۴۸۳ سے ۴۹۰ ہو گا جو دانیال۹: ۲۴۔۲۶ میں ۷ نبوتی سالوں کو ظاہر کرتے ہوئے درج ہے) شروع ہو گا تقریباً ۲۰۲۳ عیسوی میں۔

یقین کے لئے، ہمارے پاس ایک ریاضیاتی معمہ ہے اصل اور درست ۲۰۰۰ ہزار سال کے خَلا پر محیط ہے، یا جلدی سے گزرنے والا ہے۔ شائد واحد راستہ ہے کہ ہم جان سکیں کہ جب مصیبت کا دور شروع ہو گا تب ہی حتمی مخالفِ مسیح کے نشانات کے طور پر اسرائیل کے ساتھ امن معاہدہ ہو گا۔ کیونکہ موجودہ مصنف یہ ایمان رکھتا ہے کہ ایران

وہ قوم ہے جہاں سے حتمی مخالفِ مسیح تعلق رکھتا ہے (بطور اُس کے شہری ہونے، بطور ایک مقررہ نمائندہ، یا ایک کثیر الاقوامی رہنما)، شائد ہم جان جائیں گے مصیبت کے سات سالوں کے شروع میں جب ایران اسرائیل کے ساتھ امن معاہدہ میں شامل ہو گا۔ کیونکہ تب ایران اپنی طاقت کے عروج پر ہو گا جو کہ ۲۰۲۲ یا ۲۰۲۳ عیسوی میں شروع ہو گی، شائد یسوع مسیح جلد از جلد ۲۰۲۹ یا ۲۰۳۰ عیسوی میں آئے گا۔

مصنف کے نوٹس: موجودہ مصنف کو آسمان سے بتایا گیا کہ فروری ۲۰۲۱ میں ''فارس کے عروج کے ۳۶۰ دن ہونگے'' اُس نے یہ تشریح کیا کہ اِسکا مطلب یہ ہے کہ (۱) ایران اپنی بڑھتی ہوئی طاقت کی مشق بین الاقوامی سطح پر کرے گا کیونکہ صدر بائیڈن کی کمزوری کی وجہ سے؛ (۲) ایران کی حقیقی عروج کا مقام ۲۰۲۲ یا ۲۰۲۳ شروع ہو گا؛ (۳) اسرائیل کے ساتھ ایران کی معاہدہ پر بات چیت ہو گی ایران کی معاشی طاقت اور فوجی طاقت پر؛ اور (۴) اور ایران کے عروج کے مقام جو کہ ۲۰۲۲ یا ۲۰۲۳ عیسوی میں، اُسکے اسرائیل کے ساتھ معاہدہ طے پاتے ہوئے شروع ہو گا، جو کہ مصیبت کے سات سالوں کے شروع میں ہو گا۔

کیونکہ موجودہ مصنف اپنے آپکو ایک سبت اور ہزار سالہ دور کا پیرو سمجھتا ہے وہ ہر ممکن وقت کے دورانیہ کا تعین کا استعمال کر چکا ہے محض بطور ایک گواہی تا کہ اِس مفروضے کی مدد ہو کہ یہ جو وقت ہمارے پاس ہے اس سے قبل کہ یسوع مسیح زمین پر واپس آئے نا صرف بہت قلیل ہے بلکہ قابلِ پیمائش بھی ہے۔ (اس کام میں وہ جان بوجھ کر روحانی تبدل کو زیرِ بحث نہیں لا رہا)۔ یہاں پر وہ بھی ہیں جو کہیں گے کہ ممکنہ منظر ناموں کے جواب میں کہ ''کوئی بھی اُس گھڑی اور دن کے بارے میں نہیں جانتا'' کہ یسوع مسیح کب واپس آئے گا۔ یہ بات متفقہ طور پر طے ہے کہ کلام بتاتا ہے کہ ہم اس گھڑی اور دن کے بارے میں نہیں جانتے، لیکن کلام یہ نہیں کہتا کہ ہم سال کے بارے میں نہیں جان سکتے یا یہ کہ ہمیں سال کے متعلق قیاس آرائی نہیں کرنا چاہیے۔ یسوع مسیح نے کیا کہا:

(۳۲) اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔ جونہی اُس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتے نکلتے ہیں تُم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے (۳۳) اسی طرح جب تُم ان سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔ (۳۴) میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہگز ز تمام نہ ہو گی۔ (۳۵) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہر گز نہ ٹلیں گی۔ (۳۶) لیکن اُس دِن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔ (متی ۲۴: ۳۲۔۳۶)

پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہ اُس دن کو جانتے ہو نہ اُس گھڑی کو۔(متی ۲۵: ۱۳)
لیکن اُس دِن یا اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔ (مرقس ۱۳: ۳۲)
اُس نے اُن سے کہا کہ اُن وقتوں اور معیادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔
(اعمال ۱: ۷)

اگرچہ موجودہ مصنف مطلق الیقینی طور پر نہیں جانتا کہ ہمارا خُداوند یسوع مسیح کب آئے گا، اِسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ہمیں نہیں جاننا چاہیے، یا نہیں جان سکتے، وجہ یہ کہ جب اُسکی واپسی کا امکان ہے ساتھ ہی ساتھ اُس کی عقلی دلیل پیش کرتا ہے کہ ۲۰۲۷ یا ۲۰۳۰ عیسوی میں آئے گا مسیحی حلقہ جات میں اس بحث ومباحثہ کا مقصد اس کے بارے میں ممکنات، امکانات اور ناممکنات کے بارے میں جاننا ہے۔

مصنف کے نوٹس دو ممکنہ منظر نامے

منظر نامہ اوّل: ۳۰ عیسوی سے ۲۰۳۰ عیسوی تک کا وقفہ، بہت اہم دورانیہ ہے، یا،"وقت کی بھرپوری،" ہے کیونکہ وہ ۲۰۰۰ ہزار سالوں کے اختتام کی نشاندہی کرتا ہے جسکو "مسیح کا دور" کہا جاسکتا ہے (عیدِ پینتیکُست جو کہ ۳۰ عیسوی سے یسوع مسیح کی ممکنہ واپسی ۲۰۳۰ عیسوی تک ہو گا)۔

منظر نامہ دوم: ۲۷ عیسوی سے ۲۰۲۷ عیسوی تک ایک اور اہم دورانیہ ہے، یا"وقت کی بھرپوری" ہے کیونکہ یہ ۲۰۰۰ ہزار سالوں کے اختتام کی نشاندہی کرتا ہے اور کہ اُسکو "مسیحا کا دور" کہا جاسکتا ہے (یسوع مسیح کی زمینی خدمتِ خلق کی شروع سے لیکر اُسکی جاری رہنے کے وسیلہ سے جو خُدا کے پاک روح کے وسیلہ سے یسوع مسیح کی ممکنہ آمدِ ثانی تک ۲۰۲۷ عیسوی میں)۔

قطع نظر آیا کہ یسوع مسیح ۲۰۲۷ یا ۲۰۳۰ عیسوی میں آئے گا یا حتیٰ کہ ۲۰۶۰ عیسوی (جو کہ سر ایزک نیوٹن نے حساب لگایا تھا یسوع مسیح واپس آئے گا)۔ ہر مسیحی کو مطلق الیقینی سے جاننا چاہیے کہ یسوع مسیح ضرور واپس آئے گا۔

باب نہم

انسانی تنازعہ

دُشمنوں اور دوستوں پر

پُرانے عہد نامہ کی روایت میں، دوست عہد کے شریک ہوتے ہیں جو اپنے مضبوط وعدہ کا نشان ہوتے ہیں بانٹ کر یا تبدیل کرنے کے وسیلہ سے (۱) ذاتی جائیداد (جیسا، مال گودام، زمین و جائیداد، کپڑے، یا ہتھیار)؛ (۲) لکھے اور زبانی عہد وپیمان (جیسے قسم، یا منت)؛ اور یا پھر (۳) اعمال (جیسے ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ملانا یا قربان کئے گئے جانور کے دو حصوں کے درمیان سے بہائے گئے خون کے درمیان چلنا)۔

نئے عہد نامہ کی روایت میں، دوست وہ لوگ ہیں جو عہد کے شریک ہوتے ہیں وہ دوستی جو یسوع مسیح کے بہائے گئے خون کی باہمی قبولیت سے قائم ہوتی ہے جو اُس نے اُنکے گناہوں کی معافی اور گناہوں کے واجب الادا قرض کو مٹانے کیلئے بہادیا۔

بائبل مقدّس کے نظریہ سے، وہ لوگ جو کہ نئے عہد نامہ سے واقف نہیں وہ محض دوست یا دشمن ہوسکتے ہیں ایک دوسرے کے اور خاص کر نجات یافتہ لوگوں کے۔ اس مد میں، دوست جو غیر نجات یافتہ ہیں جنہوں نے ابھی تک اچھا، شعوری فیصلہ نہیں کیا کہ یسوع مسیح کو بطور اپنے شخصی نجات دہندہ کو قبول یا ردّ کریں۔ اس طرزِ فکر سے، دوست محض نجات یافتہ لوگوں کے مستقبل کے دوست یا مستقبل کے دشمن ہوسکتے ہیں۔ دوست جو جان بوجھ کر شعوری فیصلہ کر لیتے ہیں کہ یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر کے نئے عہد نامہ اور نجات یافتہ لوگوں کے دوست بن جاتے ہیں اُسی لمحہ جب انہوں نے فیصلہ کیا۔ (اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ایسے افراد ایک دوسرے کی شخصیات اور انکی ثقافتی اقدار کو پسند کرتے ہیں یا انہوں نے فوراً ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھ لی)۔ اور وہ دوست جو جان بوجھ کر شعوری فیصلہ کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کو بطور اپنے شخصی نجات دہندہ ردّ کریں اپنے آپ کو بطور: (۱) بائبل مقدّس کے خُدا کے دُشمن بناتے ہیں، (۲) خُدائے خالق کی بادشاہت کے دُشمن بناتے ہیں، اور (۳) اُن تمام لوگوں کے دُشمن بنالیتے ہیں جو یسوع مسیح سے تعلق رکھتے ہیں۔ (اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ایسے لوگ ایک دوسرے سے سرعام ناراضگی یا بے رحمی کرتے ہیں۔)

حتیٰ کے اگر اُنکا یسوع مسیح کو ردّ کرنے کی بنیاد اُنکے جان بوجھ کے شعوری فیصلہ پر نہیں ہے، غیر نجات یافتہ ابھی تک خُدائے خالق، خُدا کی بادشاہت، اور سب لوگ جنکا تعلق یسوع کے بدن (کلیسیا) سے ہے اُنکے دُشمنوں میں گنے جاتے ہیں۔ یقیناً، خُدائے خالق کا غضب (یعنی، واجب غصّہ) ابھی تک اُن پر رہتا اور بنا رہتا ہے جو یسوع مسیح کو ردّ کرنا جاری رکھتے ہیں۔ خُدا کے پاک روح کے بغیر جو اُن میں رہتا ہے، شیطان بآسانی اُنکے وسیلہ کام کر سکتا ہے۔ اگرچہ کچھ پڑھی لکھی اقدار اور زیادہ بدی میں رکاوٹ بن سکتی ہیں کہ غیر نجات یافتہ لوگوں کے ذریعے کام کرے، تمام انسانی روایات اور رحمدلی بآسانی غیر نجات یافتہ لوگوں کے ذریعے سے فراموش کی جاسکتی ہیں جو بدی کے حمایتی ہوتے ہیں۔

حتیٰ کہ گرچہ لفظ دُشمن (انگلش یا اُردو) کے متعدد معنی ہیں، اِس کتاب میں استعمال کیا گیا بہت قریب معنی جو پورا اُترتا ہے "وہ شخص یا معاشرتی گروہ جو کہ دوسرے شخص یا معاشرتی گروہ کے مخالف ہوں، خاص کر جو شناخت کردہ مخالف کو زخمی کرنے، غلبہ پانے، یا اُلجھن کا شکار کرنے کا متلاشی ہوتا ہے"۔

کیونکہ دشمن (انگلش یا اُردو) کے لفظ کا پہلا عام استعمال تھا جو تیرہویں صدی میں ہوا، بائبل مقدّس کے اصلی کاتبوں کے ذہن میں نہیں تھا جب اُنہوں نے کئی مقاموں پر عبرانی اور یونانی لفظ استعمال کئے کہ بالآخر اِسکا ترجمہ انگلش اور اُردو کے لفظ دشمن ہی میں کیا گیا۔

oyev [H341]

عبرانی لفظ کا ترجمہ بنیادی طور پر دُشمن کے طور پر ہوا ہے جو کہ کنگ جیمز ورژن کے پُرانے عہد نامہ میں ہے کا مطلب ہے دونوں "شخصی و ذاتی دشمن" اور ساتھ ہی ساتھ "قومی دشمن" بھی ہے۔ دو بنیادی یونانی الفاظ جنکا ترجمہ نئے عہد نامہ کے مختلف ترجموں اور متن میں ہوا دشمن واحد یا دشمن جمع مندرجہ ذیل ہیں:

Echthros [G2190] Antidikos [G476]

مندرجہ ذیل جدول نمبر ۵ میں کو شامل کیا گیا ہے:

Strong's Number اسٹرانگ کا نمبر (ڈکشنری)	Hebrew or Greek Word عبرانی یا یونانی لفظ	Transliteration in Syllables سیاق میں حرفی ولفظی نقل	English Equivalents and Definitions انگریزی میں ہم معنی اور تعریف	Urdu Translation الفاظ کے اُردو معنی
H341 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h341	אֹיֵב	ō·yāv′	1. personal adversary 2. national adversary	1 ذاتی مخالف 2 قومی مخالف
G2190 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=g2190	ἐχθρός	ekh-thros′	1. hostile human adversary 2. hostile demonic adversary 3. the Adversary (i.e., Satan or Devil)	1 انسانی دشمن مخالف 2 انسانی دشمن شیطان 3 مخالف (یعنی، شیطان)
G476 https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=g476	ἀντίδικος	ăn-tē′-dē-kos	1. hostile human adversary 2. hostile demonic adversary 3. the Adversary (i.e., Satan or Devil)	1 انسانی دشمن مخالف 2 انسانی دشمن شیطان 3 مخالف (یعنی، شیطان)

Table Five جدول 5

جیسا کہ مندرجہ بالا جدول ۵ میں دِکھایا گیا ہے، اِن دونوں الفاظ کے متعدد معنی ہیں۔

یونانی الفاظ echthros, antidikos

بسا اوقات، دونوں الفاظ ہم معنی اور بسا اوقات ہم معنی نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر، دونوں الفاظ کے معنی "ناراض انسانی دُشمن" ہیں اور دونوں الفاظ خاص شیطان کا حوالہ دیتے ہیں، جو کہ خالق خُدا کا خاص "دشمن" ہے۔ لہٰذا، ہر لفظ کو کیسے استعمال کرنا ہے معلوم ہونا چاہیے کہ اِسکا بائبل مقدّس کے سیاق و سباق کے تعلق سے کیا مطلب ہے (بطور حاشیہ، ایکتھروس اور اُسکے مترادف اور اُس سے بننے والے الفاظ نئے عہد نامہ میں لگاتار استعمال ہوئے ہیں بجائے اینٹی ڈیکوس اور اُسکے مترادف اور اُس سے بننے والے الفاظ)۔

کیا مسیحیوں کے انسانی دُشمن ہیں؟

ایسے مسیحی بھی ہیں جو افسیوں ۶:۱۲ کا حوالہ دیتے ہیں بتانے کے لیے کہ مسیحیوں کے انسانی دُشمن نہیں ہیں اور ہمیں انسانوں کے متعلق نہیں سوچنا چاہیے کہ وہ ہمارے دُشمن ہیں لیکن جن کو نجات کی ضرورت ہے (یعنی، مستقبل کے مسیحی):

کیونکہ ہمیں خُون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ (افسیوں ۶:۱۲)

بد قسمتی سے، مسیحی ہمیشہ افسیوں ۶:۱۲ کے حوالہ سے اپنی عقل میں توازن برقرار نہیں رکھتے اس بات کو یاد رکھتے ہوئے کہ بائبل مقدّس کا خُدا قاتلانہ انسانی تنازعہ کے وجود کی اجازت دیتا ہے۔ اور کہ روحانی سلطنت اور قوتوں کا

حوالہ افسیوں ۶:۱۲ دے سکتا اور دیتا ہے۔ اُن انسانوں کے وسیلہ کام کرتا جنہوں نے شعوری طور پر بدی کی۔ کمزوری میں سے یا پھر بائبل مقدّس کی مافوق الفطرت عقل میں سے، کچھ لوگ دھوکہ دینا پسند کرتے ہیں کہ قاتلانہ انسانی تنازعہ وجود نہیں رکھتا اور کیونکہ ہمارے کوئی انسانی دشمن نہیں ہیں (اُنکے سوچنے کے انداز کے مطابق)، ہمیں اپنی مشکلات خُدا کو دے دینی چاہیے اُس کی مداخلت کی دُعا مانگتے ہوئے اور کوئی پریشان کن دہشت بالآخر دفع ہو جائے گی جیسے ہی ہم اُنکو درگزر کریں گے اور مثبت طور سے سوچیں گے۔ وہ سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ چند انسانوں نے اپنی روحوں کو شیطان کو بیچ دیا اور ناقابلِ بحال حالت میں ہیں۔ کیونکہ بدی تمام ایسے لوگ جو قابو سے باہر ہیں اُن کے وسیلہ سے کام کرنے کے قابل ہے، ایسے انسان شیطانی قوتوں کے ساتھ ساتھ ہمارے دُشمن ہیں جو کہ ہماری مخالف ہیں۔ بالفاظِ دیگر، شیطان، اور اُسکے گِرے ہوئے فرشتے، اور تمام ناپاک روحیں ہمارے ابدی دُشمن ہیں؛ اور مسلمان جو جہاد کرتے ہیں ہمارے فانی دُشمن ہیں (دوسروں کے ساتھ ساتھ جو ہماری
شخصی آزادی کو چھینتے ہیں)۔ یقیناً، چاہے وہ جہاد کرتے ہیں یا نہیں، سب مسلمانوں کو اللہ قرآن (القرآن) میں پُکارتا ہے کہ جہاد کریں۔

افسیوں ۶:۱۲ بطور حاشیہ، کئی مسیحی اپنی ادبی عقل ایسے انتہائی درجہ پر اس آیت کو سمجھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں کہ تمام انسان اپنے ہی خون اور گوشت کے ہارمونز اور نیوروٹرانسمیٹر (اعصابی ریشوں سے رسنے والا کیمیائی مادہ) جس کا تعلق شہوت پرستی، نشہ آوری اور ہیجان سے ہے کے خلاف لڑائی کرتے ہیں۔

جب یسوع مسیح نے ہمیں کہا کہ ہم اپنے انسانی دُشمنوں کو پیار کریں (متی ۵:۴۴)، دراصل، وہ اقرار کر رہا تھا کہ ہمارے انسانی دُشمن ہیں۔ ہمارے اصل دُشمن ہم پر لعنت، نفرت، بے عزتی، دھمکاتے، ایذا رسانی، اذیت، اور قتل کرتے ہیں۔ بے شک، شیطان کی طاعوتی طاقتیں اِن انسانی دشمنوں کے اعمال کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں۔ نتیجتاً، ہمارے انسانی دُشمن ہیں جن کے ساتھ ہمیں یسوع مسیح کے حکم کے جواب میں محبت اور معافی کا اظہار کرنا ہے بلکہ اُن کے خلاف بھی جن سے ہم اپنا جسمانی دفاع کرتے ہیں کھڑے ہونا ہے، ہمارے پیارے، اور ہماری باعزت قومیں اور اُن سے جُڑے ہوئے دونوں اندرونی اور بیرونی خطرات کے خلاف بھی کھڑے ہونا ہے۔

جب انسان شعوری طور پر بدی کی طاقتوں سے جُڑتے ہیں، وہ بالآخر اُس بدی میں شمولیت اختیار کر لیتے ہیں۔ بہت زیادہ کہ وہ انسانیت جو اُن میں موجود تھی وہ اُن میں مزید نہیں ملتی۔ کہنا کہ یہود و نصار (مسیحی اور یہودی) پچھلے ہزار سال سے اسلام کیساتھ مذہبی جنگ کے خطرات سے دوچار نہیں تھے تو یہ جھوٹ ہے (پچھلے ہزار سال سے مُراد وہ وقت ہے جو آمدِ ثانی "پروزیا" یا یسوع مسیح کی آمدِ ثانی سے قبل ہے)۔ پچھلے ہزار سال ،یہود و نصار (یہودی اور مسیحی) اسلام کے ساتھ حالتِ جنگ میں رہے ہیں، اسلام کے کسی خاص جزو یا حصہ کے ساتھ نہیں بلکہ سارے کے ساتھ۔ آپ پوچھیں گے: "بائبل مقدّس میں جنگ مابین المذاہب کا کہاں ذِکر ہے؟"

یقیناً جنگ بین المذاہب کا ذِکر پرانے عہد نامہ میں ملتا ہے جب اسرائیل کے بچوں کو ہدایت دی گئی کے کنعان کی سرزمین میں بسنے والوں کو قتل کریں کیونکہ کنعان کے بسنے والے غیر اقوام کے مذہبوں کے حمایتی تھے۔ اُنکا قتل اسلئے ضروری تھا تاکہ بالآخر کنعانی غیر اقوام کی طاقت سے اسرائیل کے بچوں کو بچایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ جسمانی غصہ اور آپسی شادیوں سے بھی۔

اور تُو اُن سب قوموں کو جن کو خُداوند تیرا خُدا قابو میں کر دیگا نابود کر ڈالنا۔ تُو اُن پر ترس نہ کھانا اور نہ اُن کے دیوتاؤں کی عبادت کرنا ورنہ یہ تیرے لئے ایک جال ہو گا۔ (استثنا ۷:۱۶)

سو بنی اسرائیل کنعانیوں اور حتّیوں اور اموریوں اور فرزّویوں اور حّویوں اور یبُوسیوں کے درمیان بس گئے اور اُن کی بیٹیوں سے آپ نکاح کرنے اور اپنی بیٹیاں اُن کے بیٹوں کو دیئے اور اُن کے دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ (قضاۃ ۳ : ۵۔۶)

جنگ بین المذاہب کا ذِکر نئے عہد نامہ میں بھی ملتا ہے، خاص طور پر مکاشفہ کی کتاب میں: (۱) تیسری جنگِ عظیم بنیادی طور پر ایک بین المذاہب جنگ ہے یہود و نصار (یہودی اور مسیحی) اور اسلام کے نظریات کے درمیان جنگ ہے، ہرمجدون کی جنگ کا خاتمہ کرتے ہوئے (مکاشفہ ۱۶:۱۶) غیر مسیحی اقوام اور مسلمانوں کی مشترکہ کوشش سے کہ یہودیوں کو اسرائیل میں شکست دینے کے لیے۔ اور (۲) چوتھی جنگِ عظیم جو کہ یسوع مسیح کے ہزار سالہ دور کے آخر میں ہو گی۔ جسکا "جوج و ماجوج کی قوم" حوالہ جو مکاشفہ ۸:۲۰ میں ملتا ہے۔ یہ جنگ اُن لوگوں کے درمیان بھی ہے جو بائبل مقدّس کے خُدا کی پرستش کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اُسکے مخالف کی اطاعت کرتے ہیں (یعنی، شیطان)۔

اگرچہ چند مسیحی مذہب کا نام استعمال کرنا پسند نہیں کرتے ، لفظ مذہب اس کتاب میں سادہ طور سے کسی کے بھی پرستش میں ایمان کا حوالہ دیتا ہے کہ وہ کس معبود کو قبول کرتا ہے۔لفظ مذہب نظامیتِ علم الٰہیات کو بھی شامل کرسکتا ہے کہ اُسکا بیان بلاواسطہ ہے یا پھر بذریعہ ادب بلواسطہ کیا گیا ہے جو کہ کسی کے ایمان اور پرستش کی بنیاد قائم کرتا ہے۔(۱) اپنی فسح کے عبادت منانے میں (۲) کسی کی دیگر یہودی عیدوں میں شمولیت، اور (۳) کسی کی یروشلیم میں ہیکل میں سالانہ زیارت کو عزت دینا، یسوع مسیح نے خود مظاہرہ کیا کہ وہ ایک مذہبی رہنما تھا۔لیکن اُس کی مذہبیت خُدا کی عطا کردہ تھی، نا کہ انسان یا مذہب کی عطا کردہ۔یقیناً، یہودی عیدوں میں سے چند یسوع مسیح کے زمین پر ہزار سالہ دورِ حکومت کے دوران منائی جائیں گی۔(مکاشفہ کی کتاب، میں بھی، یسوع مسیح کو بیان کیا گیا ہے، کاہنانہ لباس میں)۔باالفاظِ دیگر، لفظ مذہبی کوئی بُرا لفظ نہیں ہے؛ یہ کسی کے مذہب کا عمل ہے جو بُرا ہو سکتا ہے۔ دراصل، لفظ مذہب کا استعمال بڑے مثبت انداز میں ہوا یعقوب ۱:۲۷ کسی کا اپنے ایمان پر عمل کرنے سے تعلق رکھتا ہے کہ دوسروں کی ضروریات کو پورا کرے۔

یقین کے لیے، جسمانی طور جھگڑا میں انسانی تنازعہ شعور کی بات ہے (اسلئے امن پسندوں اور باضمیروں کا یہ عدم دستبرداری کا خیال کئی جمہوریتوں میں دورانِ جنگ دیکھا گیا ہے)۔ یہاں ایسے لوگ جو کہیں گے کہ نئے عہد نامہ کی سخت ترجمانی کے لئے مسیحیوں کا امن پسند اور باضمیر معترض ہونا ضروری ہے۔ بہر حال، جسمانی جنگ کی مثالیں موجود ہیں جو نئے اور پرانے عہد نامہ میں کئی انسانی تنازعات ملتے ہیں جنکی بنیاد اُنکا مذہب ہے۔بالکل، صحت مند بحث و مباحثہ کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے کہ آیا کیا مسیحیوں کو جسمانی لڑائی لڑنی چاہیے (۱) جنگیں جو سامراجی ہیں، (۲) جنگیں جو کسی کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہوں کسی کے ملحقہ اور مزید کسی کی اپنی سرحدوں کے لئے، اور (۳) اجنبی جنگجوؤں اور ہجرت کئے ہوئے جو کہ تباہ کرنے کے متلاشی ہوتے ہوں کسی کی سرحدوں کے اندر یا کسی کے اتحادیوں کے ملک کے خلاف ہو۔یہ مسیحیوں کے لیے صحت مند ہے کہ آپس میں بحث و مباحثہ کریں دفاعی تکینک کے حوالہ سے، بشمول نام نہاد پیش نظر دوسروں پر حملے جن سے اُفق پر خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔

بائبل مقدّس کا خُدا اپنے آپ سے تضاد نہیں رکھتا وہ پیدائش کی کتاب ۹:۵۔۶ میں بیان کرتا ہے:

میں تُمہارے خون کا بدلہ ضرور لوُں گا۔ ہر جانور سے اُس کا بدلہ لوں گا۔ آدمی کی جان کا بدلہ آدمی سے اور اُس کے بھائی بند سے لوں گا۔ جو آدمی کا خون کرے اس کا خون آدمی سے ہو گا کیونکہ خُدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

(پیدائش ۹:۵۔۶)

پچھلی دو آیات میں، بائبل مقدّس کا خُدا صاف صاف بیان کرتا ہے کہ یہ انسانوں کو استعمال کرتا ہے کہ اپنے قہر (یعنی، اُسکا واجب غضب) میں سے نازل کرے۔ یہاں، یہ مسیحیوں کیلئے کافی مدد گار ہو گا کہ یاد رکھیں کہ بائبل مقدّس کا خُدا محض نئے عہد نامہ کا خُدا نہیں بلکہ پرانے عہد نامہ کا خُدا بھی ہے۔

بائبل مقدّس کا اصول ہے " آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت" تمام پُرانے عہد نامہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اب تک یسوع مسیح نے ایسے انسان کے خلاف انتقام اور بدلہ کے خلاف کہا ہے:

تُم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خُون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدرِ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور اُس کو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم کا سزاوار ہو گا۔ (متی ۵:۲۱۔۲۲)

دوسرے انسان کے خلاف غصہ "مقصد کے بغیر" (متی ۵:۲۲)، خاص طور پر یسوع مسیح میں عہد کے حصہ دار کے ساتھ، خُدائے خالق سے ابدی سزا پانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس تناظر میں، انسانی تنازعہ کسی غصہ آور کی اشتعال انگیزی کے جواب میں ہے سمجھنے کے قابل ہے ساتھ ساتھ بائبل مقدّس کے خُدا کے حضور قابلِ قبول ہے کیونکہ غصہ کا کوئی مقصد ہوتا ہے اور ہے، اس لئے، واجب ہے۔

یقین کرنے کے لئے، یسوع مسیح نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں اُنکے خلاف اچھے انداز میں اپنا دفاع نہیں کرنا چاہیے کہ کوئی ہمارے انسانی حقوق چھین لے۔ "اچھے انداز میں" کا استعمال جو پچھلے فقرہ میں کیا گیا اہم ہے۔ وہ جو ہماری مخالفت کرتے ہیں ہمارے خلاف طاقت استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہمیں حق ہے کہ اُنکے خلاف طاقت کا استعمال کریں لیکن صرف اپنا دفاع کرنے کے لیے نا کہ انتقام لینے کے لیے۔ گتسمنی کے باغ میں، پطرس رسول کو کہا گیا کہ اپنی تلوار اپنے میان میں رکھ تاکہ یسوع مسیح کی حراست میں لینے کے معاملہ میں مداخلت نہ کرے۔ (یہ قابلِ ذکر ہے کہ یسوع مسیح کے دُشمن وہاں نہ تھے کہ اُسکے شاگردوں کو قتل کرتے)۔

میرے پچھلے پیراگراف میں دیئے گئے "اچھے انداز میں" کا غلط مطلب مت سمجھیں، مثال کے طور پر کہ اگر جہادی (یعنی، عملی مسلمان) آپ کے کسی پیارے پر تیزاب پھینک دے یا آپ کے کسی پیارے کو آگ لگادے، پھر آپکو اُن پر تیزاب پھینکنا چاہیے یا اُنکو آگ سے جلانا چاہیے۔ نہیں، آپ کا فرض ہے کہ اپنی حفاظت کریں اور تیزاب اور آگ سے دوسروں کی حفاظت کریں (حتیٰ کہ اگر وہ آپکے قصوروواروں کی جان لیں)، لیکن آپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کبھی بعد ازاں تاریخ میں اُن پر تیزاب پھینکیں یا اُنکو آگ لگائیں۔ آپ کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ کوئی وحشیانہ عمل کریں چاہیے حتیٰ کہ کوئی آپ کو یا آپکے کسی پیارے کو زخمی یا قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وحشیانہ عمل کے نتیجہ میں۔ آپ کو صرف اپنا دفاع کرنے کا حق ہے۔ اگر آپ لاپرواہی سے واپس تیزاب اُنکی جانب پھینک دیں یا پھر آپ اُن پر واپس اپنے دفاع کے طور پر پھینک دیں، پھر آپ نے بدلہ یا غصہ کا کوئی فعل نہیں کیا۔ بہر حال، آپ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ جُرم کریں جبکہ ایک بار ایسا ہو گیا ہے جب تک آپ اپنے میں قائل نہ ہوں کہ دوسرے معصوم لوگوں کو خطرہ لاحق ہے۔ اور آپ کو ضرور حق حاصل ہے کہ آپ قانونی یا پولیس حکام کو درخواست دیں کہ وہ اُن مجرموں کو حراست میں لیں جو اِن حملوں میں ملوث تھے جو آپ کے یا معصوم لوگوں کے خلاف تھے تاکہ اُنکے خلاف کاروائی ہو سکے۔

آپ کو حق حاصل ہے کہ جسمانی طور پر اپنا اور دوسروں کا دفاع کریں اُن حملوں سے لیکن بدلہ یا انتقام کی روح سے نہیں۔ انتقام ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ انتقام کا تعلق صرف بائبل مقدّس کے خُدا سے ہے۔ (رومیوں ۱۲:۱۹؛ عبرانیوں ۱۰:۳۰) ۔ بہر حال، ہمارے خُدائے خالق نے نہیں پوچھا کہ ہمارے حق کو منسوخ کرے (۱) اپنے آپ کے جسمانی دفاع سے یا (۲) مستقبل میں اپنے آپ کے دفاع کی تیاریاں کرنے سے۔

>>>>><<<<<

۱۰ اپریل، ۲۰۱۵ کو موجودہ مصنف نے سوشل میڈیا پر مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا

مسیحیوں کو اپنے، اپنے پیاروں اور اپنی قوم کے دفاع کیلئے جہادیوں کے خلاف کسی بھی قسم کے روحانی اور جسمانی طریقوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ آپ کو تنازعہ شروع کرنے کی ضرورت نہیں کہ اِس کو ختم کیا جائے۔

مندرجہ ذیل گفتگو ہے جو میرے اور کسی اور کے درمیان شروع ہوئی۔ میں اُسے اے وی (ایک بھارتی باشندہ جو عمان میں رہتا اور کام کرتا تھا) میری رائے کے جواب میں اُس نے کہا:

اے وی: پاسٹر، کیا اِسکا مطلب ہے کہ ہمیں جسمانی حملے کی صورت میں ہتھیار اُٹھانے چاہیئں؟

میں: ہتھیار اُٹھانا کسی بھی فرد کے شعور کا مسئلہ ہے۔ بہر حال، اُسکے ساتھ کہ، آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اپنا بچاؤ کریں کیونکہ آپ بالغ ہیں اور یہ حق رکھتے ہیں، لیکن یہ حق نہیں رکھتے کہ اپنے بچوں کی حفاظت نہ کریں کیونکہ وہ یسوع مسیح میں کافی مضبوط نہیں کہ اپنے بارے میں فیصلہ کر پائیں۔ پھر، آپکے لئے میری نصیحت یہ ہے کہ اپنے کمزور پیاروں کو اپنی زندگی کی قیمت پر بچائیں (مثال کے طور پر، آپکے عمر رسیدہ والدین، آپکی بیوی، اور آپکے بچے اور کوئی اور بھی جو آپکے گھر میں آپکے ساتھ رہتا ہے۔) کیوں؟ ''اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لیے دے دے۔''(یوحنا۱۵:۱۳)۔

اے وی: پاسٹر، اپنے دِفاع کے لئے کسی کی جان پر کھیلنا درست نہیں ہے۔ اعمال کی کتاب میں اور ابتدائی مسیحی ایذا رسانی کے دوران، وہ خُدا کی مداخلت پر بھروسہ رکھتے تھے، نہ ہی اپنی مرضی یا اپنے جذبات پر۔ مہربانی سے مجھے درُست کیجئے گا اگر میں غلط ہوں۔

میں: اے وی، آئیں ہم اس کو آہستہ سے سمجھیں۔ پہلے، آپ خُدا کے ساتھ صلاح کریں اور اُسکی ہدایت پر عمل کریں، دوسرے، یقیناً، آپکو خُدا پر ایمان رکھنا ہے اور اُسکی ہدایت کے لئے دُعا کرنی ہے کہ وہ مداخلت کرے۔ تیسرے، اگر خُدا مداخلت کرنا پسند نہیں کرتا، پھر آپکے پاس حق ہے کہ آپ خُود اپنے لئے فیصلہ کریں کہ شعوری معاملہ میں آپ کیا کرنے کو ہیں۔ چوتھے، آپ جو کچھ بھی اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں اسکا اطلاق آپکے بچوں پر نہیں ہوتا۔ آپ نے اُنکو اپنی زندگی کے ساتھ بچانا ہے۔ آپکے پاس کوئی حق نہیں ہے کہ آپ اپنے بچے قربان کر دیں۔ آپکے پاس یہ حق ہے کہ آپ مسیحی ایمان کے واسطے شہید ہو جائیں، لیکن آپکے پاس یہ حق نہیں کہ آپ اپنے بچوں کے لئے فیصلہ کریں کہ وہ شہید ہوں۔ پانچویں، ''قتل کرنے'' اور اپنے جسمانی کے طور پر اپنے دفاع میں فرق ہے۔ کہیں پر میں نے آپکو کسی کا قتل کرنے کو نہیں کہا۔ اور، یقین دہانی کے لئے، آپ اپنا دفاع کر سکتے ہیں کسی کی جان لینے کے ارادہ کے بغیر اگر یہ آپکے شعور کا معاملہ ہے۔

میں: یسوع مسیح نے متی۵:۲۲ میں بیان کیا ہے ''لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل (راکا، ایک ارامی لفظ کا مطلب ہے ''بے وقوف، خالی الذہن شخص'') کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم کا

سزاوار ہو گا"۔ اگر کوئی آپکو یا آپکے خاندان کو قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپکا غصہ ہونا واجب ہے اور، واجب ہے کہ آپ اپنے آپکو اور اپنے خاندان کی جسمانی دفاع سے حفاظت کریں۔

میں: "قتل" کا مطلب ہے کسی کی زندگی کو جائز وجہ یا مقصدِ انصاف کے بغیر لے لیا جائے۔ اپنے آپ کا دفاع کرنا قتل نہیں ہے۔

اے وی: پاسٹر، پھر یہ عمل ابتدائی مسیحیوں نے پہلے صدی عیسوی میں اپنی ایذا رسانی کے دوران کیوں نہیں کیا؟

میں: گزشتہ پورے دو ہزار سالوں کے دوران کئی مسیحی ہیں جنہوں نے اپنے گھر، اپنے پیاروں اور اپنی قوم کو بچایا ہے ۔ اگر یہ مسیحی نہ تھے جو نازیوں کے خلاف دوسری جنگِ عظیم کے دوران لڑ رہے تھے، گزرے ۷۰ سالوں میں دُنیا گہری تاریکی میں ڈوب چُکی تھی۔ یہ حوصلہ مند اور باعزت مردوں اور عورتوں نے اپنی جانیں دے دی کہ میں اور میرا خاندان حفاظت میں رہیں۔ طمانچہ کے لئے اپنا دوسرا گال پھیر دینے کا مطلب یہ نہیں کہ اپنے بچوں کے ساتھ زیادتی اور اُنکا سر قلم کرنے کی اجازت دے دیں۔

اے وی: پاسٹر، میں اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہوں کہ کوئی باپ ایسا نہیں کہ وہ نا اُمید اور بیٹھا رو تا رہے گا جب اُسکے سامنے اُسکی بیٹیوں کے ساتھ زیادتی ہو اور اُسکے بیٹوں کے سر قلم کئے جائیں۔ ایک باپ کچھ بھی کر گزرے گا اپنے بچوں اور خاندان کو بچانے کے لیے۔ لیکن میں ایمان رکھتا ہوں کہ باپ کا یہ عمل جذبات سے بھرا ہے اور یہ ایک خود بخود ہے بجائے کہ پہلے سوچے اور پھر عمل کرے۔ ایسے معاملوں اور مسئلوں کو عقیدہ کی بنیاد پر نہیں لیا جا سکتا بلکہ اِنکو معاملہ در معاملہ کی بنیاد پر پرکھا جانا چاہیے۔

میں: ایسی کوئی معاملہ در معاملہ کی بنیاد نہیں ہے جب آپ اپنے بچوں کو زیادتی اور سر قلم ہونے سے بچائیں۔ جب انصاف کی بات ہو تو غصہ بھی واجب ہوتا ہے۔ ارادتاً آپکے بچوں کے ساتھ زیادتی اور سر قلم کرنا اِس پر غصہ کرنا واجب ہے۔ حتیٰ کہ یسوع بھی غصہ ہوا۔

اے وی: میں تسلیم کرتا ہوں، پاسٹر، کہ ہمیں ایسے معاملات میں کُچھ کرنا پڑے گا۔

میں: میں آپ پر فخر کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی زندگی اپنے خاندان اور دوستوں کے لیے دے دی ہے۔

اے وی: کوئی بھی بیٹا یا باپ اپنے خاندان اور دوستوں کو بچانے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ کوئی انسان چُپ نہیں بیٹھے گا اور بُڑبڑائے گا "انتقام لینا میرا کام ہے" (رومیوں ۱۲:۱۹) جب چاقو اُسکی بیوی کی گردن پر ہو۔

میں: آمین۔ ہمیشہ خُداوند میں حوصلہ پاؤ۔ اے وی، اِدھر ایک آخری بات: اپنا دفاع کرنا انتقام لینا نہیں۔ انتقام لینے کیلئے قابو کرنے، سزا دینے، یا بدلہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن دفاع ہمیشہ حفاظت کا متلاشی ہوتا ہے۔

اے وی: سچ ہے، عام طور پر، ہم مسیحی جب ایذا رسانی کا شکار ہوتے ہیں اس آیت [یعنی، رومیوں ۱۹:۱۲] بائبل میں سے حوالہ دیتے ہیں، ہم دل میں ایمان کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ خُدا ہمیں اِس ایذا رسانی سے گزار رہا ہے اور کہ وہ بدلہ دے گا۔

میں: آمین، ہم کوئی نہیں ہیں کہ کسی کے گناہ کا بدلہ جو ہمارے خلاف ہے اُسکو دیں، لیکن ہم اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔

اے وی: سچ ہے، میں تسلیم کرتا ہوں جو آپ کا مطلب ہے۔

میں: میں خوش ہوں کہ ہم نے یہ گفت وشُنید کی۔

اے وی: میں بھی، پاسٹر، جب سے آپ نے کہا ہے میں نے نئے انداز میں سوچنا شروع کر دیا ہے۔ شکریہ، خُدا برکت دے۔

>>>>><<<<<

اِس موقع پر، اس آیت رومیوں ۱۹:۱۲ کو بیان کرنا اہم ہے اِس سے جُڑی پہلی آیت کیسا تھ:

جہاں تک ہو سکے تُم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ اے عزیزو! اپنا انتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ یہ لکھا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے۔ (رومیوں ۱۹:۱۲)

(تجزیہ کریں جو قوسین میں درج حوالہ کا) [استثنا ۳۲:۳۵، ۴۱:۳۲، ۴۳:۳۲]۔

جو پہلے بیان کیا گیا ہے اُسکو اور مضبوط و مربوط بناتے ہوئے پیدائش ۹:۵۔۶، یہ برابر اہم ہے کہ سمجھیں بعض اوقات خُدا انسانوں کو اپنے انتقام کے انڈیلنے کیلئے استعمال کرتا ہے:

"اور میں اپنی قوم بنی اسرائیل کے ہاتھ سے ادوم سے انتقام لوں گا اور وہ میرے غضب و قہر کے مطابق ادوم سے سلوک کریں گے اور میرے انتقام کو معلوم کریں گے خُداوند خُدا فرماتا ہے۔" (حزقی ایل ۱۴:۲۵)

توبہ اور معافی پر

ایک جہادی یا مجاہد (دونوں مترادف الفاظ ہیں) وہ عملی مسلمان جو شدت پسندی اور غیر شدت پسندی کے ساتھ عمل کرتا ہے تاکہ اپنے ایمان کا تحفّظ کرے اور اُسکے نظریات کو پھیلائے اپنی جان کی قیمت پر یا غیر مسلموں کی جان لے کر)۔ جہاد کی بنیاد (یعنی، نام نہاد پاک جنگ یا پاک جدوجہد) جو سارے قرآن (القرآن) میں ملتی ہے۔ جہاد ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے اور، اگرچہ وقفہ، معاہدہ اور جنگ بندی سے غیر مسلم سے اتفاق کرلیں، یہ محض وقتی طور پر ہوگا؛ مسلمانوں اور غیر مسلم کے درمیان کبھی امن نہیں رہ سکتا کیونکہ مسلمان اپنی دھوکہ دہی کے عقیدہ سے سمجھوتہ کرتے ہیں تاکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں (یعنی، تقیہ "ایذارسانی کا خوف"، اِضطرار "بے چینی"، کتمان "اسلامی قانون" اور حیال "مکار، حیلہ باز")۔

احتیاط سے کلامِ مقدّس کا پڑھنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ، اگرچہ بائبل مقدّس کا خُدا سب گناہوں سے نفرت کرتا ہے، وہ زیادہ تر نفرت کرتا ہے: (۱) اُن سے جو جھوٹے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں، (۲) جو معصوموں کا خون بہاتے ہیں، اور (۳) کُفر، جب دونوں ایک ہوں، خاص طور جب یہ تینوں عمل واقع ہوں کہ خُدا کا واجب غضب نازل ہو۔ بڑی بڑی مصیبت کے دور ان، خُدا کا غضب اُن سبھوں پر نازل ہوگا جو جھوٹے معبودوں کو ماننے، معصوموں کا خون بہانے، اور اُسکے خلاف کفر سے توبہ نہیں کریں گے، خُدا کے غضب کی شدت خاص کر اُن پر انڈیلی جائیگی جو معصوموں کا خون بہاتے ہیں تاکہ جھوٹے معبود اللہ کی کافرانہ اطاعت کریں۔

کسی بھی غیر نجات یافتہ کے گناہوں کی معافی کے بغیر توبہ نہیں ہوتی۔ اس لئے، مسیحیوں سے جہادیوں کو معافی کے پیغامات میں توبہ کی واضح پُکار شامل ہوتی ہے، وہ پیغامات چھوٹے پڑ جاتے ہیں۔ جہادیوں کو توبہ کی پُکار کے بغیر، اُنکو محبت اور معافی کے پیغامات کائناتی نجات کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ (یعنی، ہر کوئی نجات یافتہ ہے قطع نظر کہ وہ توبہ کرتے ہیں یا نہیں)۔ جہادیوں کے لیے تمام پیغامات جو محبت اور معافی پر مبنی ہیں خون کے پیغامات ہونے چاہیئں بتاتے ہوئے کہ جہادیوں کے سب خون بہانے سے اور مسیحی شہیدوں کے خون سے دونوں یسوع مسیح کے خون بہانے کی طاقت کے برابر نہیں ہوسکتے۔ مسیح کے خون بہائے بغیر، گناہوں سے معافی نہیں مل سکتی (دیکھیں عبرانیوں ۹:۲۲)۔ تاکہ جہادیوں کو نجات مل جائے، اُنکو یہ سیکھنا ضرور ہے کہ جب معصوموں کا خون بہایا جاتا ہے، مخالفوں کا خون (یعنی، قاتلوں کا) دراصل بائبل مقدّس کے خُدا کو ضرورت ہے جب تک مخالف کے گناہ ڈھانپے، ختم، اور مٹائے نہ جائیں جو

یسوع مسیح کے خون کی قربانی کے بدلہ سے اور مندرجہ ذیل الحاق سے(۱) یسوع مسیح کو شخصی طور پر بطور خُدا اور نجات دہندہ قبول کرنا اور(۲) مخالف کی توبہ سے ممکن نہ ہو۔

اگر آپ، قارئین، نجات کے خواہشمند ہیں، میں آپ کو دعوت دیتاہوں کہ اپنے دل میں ایمان رکھیں اور اپنے منُہ سے اقرار کریں اِس دُعا کو بآوازِ بلند دُہرائیں:

پیارے خُداوند یسوع، میں مانگتاہوں کہ میرے گناہوں کو معاف کر دے۔ مجھے افسوس ہے اپنے گناہوں پر اور میں اُن سے توبہ کرتاہوں۔ میں تُجھے خُداوند اور نجات دہندہ قبول کرتاہوں۔ میں جانتاہوں کہ تو خُداوند واحد حقیقی خالق خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے جو کہ بائبل مقدّس کا خُدا ہے۔ میں تُجھے اپنی روح، اپنے دل اور اپنے دماغ میں دعوت دیتا ہوں، اور میں مانگتاہوں کہ تو میری مدد کر کہ میں ہر دن تیرے لئے جیوں۔ میں تیرا شکر گزار رہوں گا کہ تو میری دُعائیں سنتا ہے، اور مُجھے اپنوں کی طرح قبول کرتاہے، اور میرے گناہوں کو اپنے بہائے ہوئے خون سے دھوتا ہے پیارے یسوع، میری مدد فرما کہ میں اپنی ساری زندگی صرف تُجھ پر ہی بھروسہ کروں۔ آمین

اپینڈکس اے۔(ضمیمہ الف)

Comparison Chart Except for the reverse order spelling, Arabic and Hebrew are written right to left.		موازناتی چارٹ ماسوائے اُلٹ ترتیب کے حروف کے عربی اور عبرانی میں دائیں سے بائیں لکھا جاتا ہے
Word لفظ	**Letters** حروف	**Explanation** وضاحت
محمد	dal-mem-he-mem میم۔حی۔میم۔دال	Arabic Spelling of Mohammed / Muhammed (no vowels) عربی میں محمد کے حروفِ تہیجی (حروفِ علت نہیں ہیں)
מחמד	dalet-mem-chet-mem ڈالٹ۔میم۔چیٹ۔میم	Common Hebrew Transliteration (no vowels) عام عبرانی نقل (حروفِ علت نہیں ہیں)
מהמד	dalet-mem-hey-mem ڈالٹ۔میم۔حے۔میم	Alternate Hebrew Transliteration (no vowels) متبادل عبرانی نقل (حروفِ علت نہیں ہیں)
מוחמד	dalet-mem-chet-waw-mem ڈالٹ۔میم۔چیٹ۔واؤ۔میم	Common Hebrew Transliteration عام عبرانی نقل
מוהמד	dalet-mem-hey-waw-mem ڈالٹ۔میم۔حے۔واؤ۔میم	Alternate Hebrew Transliteration متبادل عبرانی نقل
מוהאמיד	dalet-yod-mem-aleph-hey-waw-mem ڈالٹ۔یود۔میم۔الیف۔واؤ۔میم	Correct Order Transliteration (cryptographic spelling) حرفی و لفظی نقل کی درست ترتیب (رمز نویسی کے حروف تہجی)
דימאהום	mem(final)-waw-hey-aleph-mem-yod-dalet میم(موقوف)واؤ۔حے۔الیف میم۔یود۔ڈالٹ	Reverse Order Transliteration (cryptographic spelling) حرفی و لفظی نقل کی اُلٹ ترتیب (رمز نویسی کے حروف تہجی)

Table Six جدول 6

محمد کے نام کی نقلِ حرفی ولفظی

”٦٦٦“ کے متعلق ممکنہ سوالات کے جوابات

ا۔باب بعنوان ” کیسے یہ سب اکٹھا ہوتا ہے“(باب چہارم)، میں نے عبرانی میں محمد کے حروفِ تہجی کی حرفی و لفظی نقل دی ہے جو کہ جدول ایک میں درج ہیں۔ میں اس حرفی و لفظی نقل کو کیسے بیان کر سکتا ہوں جبکہ جدید عبرانی زبان میں اِسکے نام میں یود نہیں آتا؟

اگرچہ جدید عبرانی زبان میں اس نام میں یود نہیں آتا، یہ کہنا کہ وہ نام جو یوحنا رسول نے اپنی رویا میں دیکھا تھا تقریباً ۹۵ عیسوی میں، اور جسکی لسانی طور پر ”٦٦٦“ مکاشفہ ۱۸:۱۳ میں درج کیا گیا اپنے اندر یود نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ لکھنے میں حرف یود کی کافی مختلف حروفِ علتی کی خصوصیات موجود ہیں، کبھی وہ آواز میں لمبا انگلش کے ای کی طرح (بولنے میں لمبا)[جیسا کہ عبرانی زبان کے مردانہ ناموں کی جمع حالت میں استعمال ہوا ہے]اور، بسا اوقات، ”چھوٹا“ انگلش کے ای کی طرح (بولنے میں چھوٹا)۔(مزید برآں کہ یود کی حرفِ علت کی طرح کی خصوصیات ہیں، اُسکی حرفِ عام کی خصوصیات بھی موجود ہیں یا کبھی ساکن[بے آواز] بھی ہوتا ہے)۔

یقین کے لئے، زیرِ لفظ حرفِ علت اشارہ دیتا ہے کہ جدید عبرانی میں حرفِ علت کا اشارہ دیتا ہے جو کہ قدیم عبرانی کاتبوں اور نقول بنانے والوں کے ذریعے استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ لہٰذا، یہ معقول اور قابلِ دفاع ہے کہ یود کو ”محمد“ کے اندر شامل کیا جائے عبرانی کے چھٹے حرف کے طور پر۔ کیونکہ نام ”محمد“ قدیم عبرانی سے نہیں نکلا، جدید عبرانی درستگی سے خالصتاً لکھی ہوئی شکل پیش کرنے کی دعویدار نہیں ہو سکتی (ناہی، اس معاملہ کے لیے، کہ کیا جدید عبرانی درست طریقہ سے تمام صوتی تلفظ کو جو یود سے منسلک اور اُسکے کئی نقائص اور علاقائی شکلیں بنا سکتی ہے)۔ مزید برآں، جدید لفظی و حرفی نقل کرنے والے ہمیشہ اچھا فرض انجام نہیں دیتے؛ذرا سوچیں کہ جدید انگلش میں سولومون کا تلفظ قدیم عبرانی کے شولوموسے کتنا خوفناک طور پر مُختلف ہے۔ اختتام میں، یہ محض اتفاق نہیں کہ عبرانی کا حرف یود کا تعلق یونانی حرفِ علت آیوٹا(آئی چھوٹا، آئی بڑا) سے ہے، دونوں ہیں یود آواز سے شروع ہوئے ہیں۔

۲۔ میم عموماً اُسکی قدر جو اُسکے ساتھ منسلک ہے ۴۰ ہے۔ میں نے اِسکو ٦۰۰ کیوں دی؟

پہلے، جو میں نے جو کہ آخری میم ہے اُسکی قدر ٦۰۰ رکھتے ہوئے بیان کیا، نہ کہ پہلے میم کی اور نہ ہی ”درمیانی لفظ“میم،(یعنی، درمیان کا حرف) جسکی قدر ہمیشہ ۴۰ ہوتی ہے۔ جب میں چند سال پہلے شکاگو میں رہائش پذیر تھا، میں

آشر لائبریری میں ریسرچ کی جو کہ سپرٹس انسٹیٹیوٹ آف جیوش سٹڈیز میں ہے۔ وہاں پر مجھے کابلسٹک (یہودیوں کی قدیم روایات) ملی جس میں آخری میم کی اعدادی قدر ۶۰۰ تھی۔ بعد ازاں جسکی تصدیق کابلہ چارلس پونس کے ذریعے ہوئی

(کوئیسٹ بک، ویٹن، ۱۹۷۸، صفحہ ۳۳)

(ISBN 0-8356-0510-8)

جو کہ، اتفاقیہ طور پر، میں نے سپرٹس سے خریدی، یاد رہے، وہ مسیحی جن کو کابلزم (یہودی روایات، علم العداد) کو سیکھنے سے پرہیز سکھایا گیا ہے، مہربانی سے جانیں کہ عبرانی حروف اور اُنکی اعدادی قدریں جاننا ایک عام فعل ہے اور کابلزم (یہودی روایت، علم العداد) اور یہ فعل آزادی سے کابلزم سے شروع ہوا ہے۔

۳۔ کیوں میں نے محمد کا لفظ اُلٹ ترتیب میں لکھا ہے؟

یہ میرا ایمان ہے کہ محمد کا نام جو کہ یوحنا رسول کو رمز نویسی کی صورت میں دکھایا گیا (یعنی "چھپی ہوئی لکھائی") وہ اُلٹ ترتیب کی لکھائی تھی (کہنے میں کہ، حروف اُلٹ ترتیب میں) تاکہ الفاظ اور پیغاموں کو عام دھیان کرنے والوں سے چھپایا جاسکے، جو کہ خُدائے پاک روح کی مرضی سے تھا تاکہ اُس نام کو اعدادی طور پر "۶۶۶" مکاشفہ کی کتاب میں ظاہر کیا جائے۔

یہ کُفر کے یسوع مسیح (یشوع ہاما شیخ) خُدا کا اکلوتا بیٹا نہیں ہے اِسکے ساتھ خود مسّلط شدہ لعنت رکھتا ہے۔ کیونکہ محمد کا نام دائمی طور پر ناپاک ہے، لہٰذا، اُسکے ساتھ ابدی لعنت منسلک ہے، خُدا کے پاک روح نے پسند نہ کیا کہ "بولا" جائے یا بلاواسطہ پیغام پہنچایا جائے کہ نام کو یوحنا رسول کو رمز نویسی کے علاوہ نہ دکھایا گیا۔ (یہ ہے، ریاضی کا اُلٹ ترتیب کا صفر)۔ کیونکہ محمد کا لفظ بلا امتیاز بدی کو پیش کرتا ہے، اسلئے پاک روح اُسکو استعمال نہیں کرے گا یا نہیں بولے گا سوائے رمز نویسی کے انداز میں: پاک روح بے حد خالص ہے اور بہت زیادہ پاک ہے کہ وہ اس لفظ کو بولے یا استعمال کرے ماسوائے رمز نویسی کے طریقہ سے جیسا کہ اسکو مکاشفہ ۱۸:۱۳ میں استعمال کیا گیا ہے۔

۴۔ کیا کوئی فرق پڑتا ہے کہ عبرانی یا یہودی علم العداد سے اگر لفظ کی عبرانی شکل جو کہ انگلش کے حروف سے حرفی و لفظی نقل کی جائے؟

? מ "Mohammed" or "Muhammad" מ

نہیں، اگرچہ اسکا تلفظ، یا آواز لمبے "او" کی طرح ہے (چھوٹا تلفظ، "محمد" میں)اور "او" لمبا کی آواز دیتا ہے(دو صوتیہ لفظ "دوہرے او"، "محمد" میں)، عبرانی کے لفظی و حرفی نقل اشکال کا اس میں کوئی اعدادی قدروں کا فرق نہیں ہے

"Mohammed" and "Muhammad"

(بالکل، فراہم کی گئی ہیں کہ "واؤ" یا "و" وہیں موجود ہیں)۔یقین کے لیے،اس لفظ کی جدید عبرانی شکل، قطع نظر انگریزی لفظی و حرفی نقل کے (یا عبرانی لفظی و حرفی نقل، اس معاملہ کے لیے)ابھی تک "واؤ" یا "و" کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔ یہ فرق صرف حروفِ علت کے درمیان ایک نقطہ ہے یعنی "چھوٹا او" اور "لمبا او" انکی آوازیں اِن حروف کی نمایاں اعدادی قدروں کو تبدیل نہیں کرتیں("واؤ" کے معاملہ میں)۔اور زیادہ خاص طور پر، اگرچہ حرفِ علت کا نقطہ یا درجہ "چولیم" "محمد" کی حرفی و لفظی شکل میں استعمال ہو گا اور حرفِ علت کا نقطہ کا درجہ "شاورق" "محمد" کی حرفی و لفظی شکل میں استعمال ہو گا۔ اشارہ کیا گیا ہے "واؤ" یا "و" کے ساتھ جسکی دونوں صورتوں میں اعدادی قدر ۶ (چھ) ہے۔مزید تفصیل کے طور پر، "واؤ" "محمد" کے حروف میں حرفِ علت کے طور پر استعمال ہوا ہے اور اسی طرح کہ "واؤ" عبرانی حروفِ تہجی کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

dode/dodah (uncle/aunt) [H1730/H1733]
in Strong's Exhaustive Concordance of the Bible].

۵۔ محمد میں دوہرے "ایم" سے متعلق کیا؟ کیا یہ دوہرے حروف "میم" کی ضروت ہے جب یہ لفظ انگلش سے عبرانی میں حرفی و لفظی نقل کیا گیا؟

نہیں، انگلش یا دوسری زبانوں میں دوہرے حروف کا استعمال زیادہ رومن حروف میں متعارف کروایا گیا تا کہ ڈِکشنری بنانے والوں، کاتبوں، ناشران اور زبان دانوں کے لیے آسانی ہو جب وہ الفاظ کو دو حصّوں میں تقسیم کریں یا پھر جو تجزیہ کرنا چاہتے تھے تا کہ دو بنیادی حروفِ علت کا آپس میں تعلق بنائے رکھے(علتی آواز کے حروف ہمیشہ بنیادی طور پر علتی ہوتے ہیں قطع نظر کہ لکھائی میں علتی حروف یا نقطہ میں موجود ہیں یا نہیں)۔۶۔ کیا بائبل مقدّس میں کہیں محمد کا نام ملتا ہے؟

نہیں، ماسوائے مکاشفہ میں "۶۶۶" رمز نویسی کے طور پر جو کہ مکاشفہ ۱۸:۱۳ میں محمد کو پیش کرتی ہے، نام محمد بائبل مقدّس میں کہیں نہیں آیا۔

چند مسلمان جو عبرانی جانتے ہیں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ عبرانی لفظ ماچماد(واحد)اور ماچمادیم(جمع)
machmad (singular) and machmadim (plural)
[H4261 in Strong's Exhaustive Concordance of the Bible]
اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ نام محمد بائبل میں استعمال ہوا ہے۔

اسٹرانگ ڈکشنری کا نمبر	عبرانی واحد کا صیغہ	عبرانی جمع کا صیغہ
Strong's Number	**Hebrew Singular**	**Hebrew Plural**
H4261	מחמד	מחמדים
https://www.blueletterbible.org/lang/lexicon/lexicon.cfm?t=kjv&strongs=h4261		

Table Seven جدول 7

معلوماتی نقطہ نظر سے، عبرانی زبان کے الفاظ ماچماد اور ماچمادیم بائبل مقدّس میں پیارے، دلپسند، دلکش، قابلِ خواہش، پیارے، خوش کُن، اور خوش کرنے والے کے طور پر ترجمہ کئے گئے ہیں۔ جو کہ بائبل مقدّس درج ذیل ۱۳ تیراں آیات میں پایا گیا ہے:

۱۔ سلاطین ۲۰:۶؛ ۲۔ تواریخ ۳۶:۱۹، غزل الغزلات ۵:۱۶؛ یسعیاہ ۶۴:۱۱؛ نوحہ ۱:۱۰، ۱:۱۱، ۲:۴؛ حزقی ایل ۲۴:۱۶، ۲۴:۲۱، ۲۴:۲۵؛ ہوسیع ۹:۶؛ اور یوئیل ۳:۵۔

بہر حال، کیونکہ عبرانی لفظ ماچماد محمد کی درست لفظی و حرف نقل فراہم نہیں کرتا، لہٰذا ماچماد کو بائبل مقدّس میں محمد ہے اس کو ثابت کرنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ بد قسمتی سے، کچھ عام سی اُلجھن بنتی ہے، اگرچہ غلط ہے، محمد کی عبرانی لفظی و حرفی نقل جو "چیٹ" کو استعمال کرتی ہے بجائے "حے" جب "حے" عربی میں زیادہ درست حرفی و لفظی نقل دیتا ہے۔[سنیں کہ عربی میں یہ لفظ کیسے بولا جاتا ہے "حے" دھیما بولا جاتا ہے نہ کہ "چیٹ" سخت بولا جاتا ہے۔]۔ حیران کُن طور پر، جب جدید اسرائیلی جریدے امریکی باکسر محمد علی عبرانی میں حرفی و لفظی ترجمہ کیا، انہوں نے بھی "حے" استعمال کیا "چیٹ" کو استعمال نہیں کیا۔

اپینڈکس بی(ضمیمہ ب)

اسرائیل کی سات عیدیں

موجودہ مصنف اقرار کرتا کہ دوسرا طریقہ موجود ہے کہ چند عیدوں کا حساب لگایا جاسکے جنکا اشارہ مندرجہ ذیل میں دیا گیا ہے(جدول آٹھ)۔

تمام سات عیدیں جدول آٹھ میں بائبل مقدّس کے خُدا کی ذریعے دکھائی گئی ہیں محض اسرائیل کی مخصوصیت کے لیے نہیں بلکہ اخیر زمانہ کے واقعات کی ترتیب کی جانب بھی اشارہ کرتی ہے۔

عبرانی سال ۵۷۸۴ اور ۵۷۸۵ اور ۲۰۲۴ عیسوی جو کہ جدول آٹھ میں نمونہ کے طور پر استعمال کئے گئے ہیں تاکہ سالوں کا موازنہ کیا جاسکے۔

Feast Name	Duration	Hebrew Religious Calendar	Scriptural References	✓= already fulfilled
Passover Commemorates 10th Plague of Egypt)	1 Day (8 Days)	1st month 14th day 14 Nissan 5784 (Monday at Sundown April 22, 2024)v	Leviticus 23:4-6 Exodus 12:1-46 Mark 11 John 19:31-36 Joshua 5:10-12 Matt. 26:19-20, 26-30 John 1:29 1-Corinthians 5:7	The Shed Blood of Jesus Christ as our Passover Lamb (His Shed Blood commemorated by"the fruit of the vine" in communion) ✓
Unleavened Bread (Commemorates flight from Egypt)	7 Days	1st month 15th = 21st days 15-21 Nissan 5784 (Tuesday, April 23 to Monday, April 29, 2024	Exo.12:15-20, 34:39 Leviticus 23:5-8 Matthew 16:6 Mark 8:15 Psalm 16:10 Acts 2:22-31 Acts 13:34-37	Sinless Life of Jesus Christ and His Body Incorruptible in Death during Burial (His Broken Body Commemorated by broken bread in Communion) ✓
First Fruits -occurs in Spring-	1 Day (1st Sunday in Feast of Unleavened Bread)	1st month 19 Nissan 5784 (Sunday April 28, 2024)	Leviticus 23:10-11 Proverbs 3:9-10 Matthew 27:1,6 1 Corin. 15:12-23 1 Thes. 4:16-17 Matthew 27:53	Bodily Resurrection of Jesus Christ ✓
Harvest (Weeks) (Latter First Fruits) (Commemorates giving of 10 Commandments) -occurs in summer-	1 Day (7th Sunday after the Feast of First Fruits)	3rd month 9 Sivan 5784 (Sunday, June 16, 2024)	Leviticus 23:15-22 Acts 1:1, 1:13, 2:1-22 Deuteronomy 16:9-16	Pentecost (Birth of the Church by Holy Spirit) ✓
Trumpets (Rosh Hashanah) First day of Jewish civil new year	1 Day (1st Day of the Seventh Month)	7th month 1 Tishre 5785 (Wednesday at Sundown: October 2, 2024)	Leviticus 23:23-25 Numbers 29:1 Joshua 6:2-5 1-Thess.4:16-17 1-Corin.15:51-54	Rapture of Church (First step of a two-step Parousia) Not Yet Fulfilled
Atonement (Yom Kippur)	1 Day 10th Day of the Seventh Month)	7th month 10 Tishrei 5785 (Friday at Sundown: October 11, 2024)	Leviticus 16:1-34; 23:26-30 Zechariah 12:10; 13:1,6 Roman 11:26	2nd Coming (Advent) of Jesus Christ to deliver all Israel (Second step of a two-step Parousia) Not Yet Fulfilled
Tabernacles (Shelters) (Sukkot)	7 Days (15t - 21st Day of the Seventh Month)	7th month 15-21 Tishrei 5785 (Starts Wednesday at Sundown; October 16-23, 2024)	Leviticus 23:34-43 Zechariah 8:3; 14:9, 16-19 Ezekiel 37:26-27	Millennial Rule of Jesus Christ on Earth Not Yet Fulfilled

The Seven Feasts of Israel
Table Eight

عید کا نام	دورانیہ	عبرانی مذہبی کیلنڈر	کلام کے حوالہ جات	کاملیت ۔ پہلے سےپوری ہوگئی ✓
فسح کی عید مصر کی دسویں آفت کی یاد دلاتا ہے)	ایک دِن (آٹھ دِن)	پہلا مہینہ چودہ تاریخ ۱۴نیسان ۵۷۸۳ ۲۲اپرنل ۲۰۲۳	احبار 23:4-6 خروج 12:1-46 مرقس 11 یوحنا 19:31-36 یشوع 5:10-12 متی 26:19-20, 26-30 یوحنا 1:29 ۱کرنتھیوں 5:7	✓ یسوع مسیح کا خون بہانا بطور ہمارے برہ کے فدیہ (اُسکا خون بہانا انگوری رس سے اُسکی یادگاری ہوتی ہے جب پاک عشائیہ کے دوران
فطیری روٹی کی عید مصر سے روانگی کی یاد گاری ہے	سات دِن	پہلا مہینہ پندرھویں سے اکیسویں دن ۱۵۔۲۱ نیسان ۵۷۸۳ (منگل آپریل ۲۳ سے سوموار پریل ۲۹، ۲۰۲۳	خروج 12:15-20, 34:39 احبار 23:5-8 متی 16:6 مرقس 8:15 زبور 16:10 اعمال 2:22-31 اعمال 13:34-37	✓ یسوع مسیح کی گناہ سے پاک زندگی اور مدفن کے دوران اُسکا موت میں لافانی جسم (اُسکا ٹوٹا ہوا بدن ہمیں پاک عشائیہ میں روٹی توڑنے میں اسکی یاد دلاتا ہے)
پہلے پھلوں کی عید موسمِ بہار میں منائی جاتی ہے	ایک دن پہلا اتوار فطیری روٹی کی عید میں	پہلا مہینہ ۱۹ نیسان ۵۷۸۳ (اتوار اپریل ۲۸ ۲۰۲۳)	احبار 23:10-11 امثال 3:9-10 متی 27:1,6 ۱کرنتھیوں 15:12-23 ۱تھسلنیکیوں 4:16-17 متی 27:53	✓ یسوع مسیح کا جسمانی طور پر اٹھایا جانا
کٹائی کی عید(ہفتے) (پہلے پھلوں کی عید کے بعد) دس احکام کے دینے جانے کی یادگاری)	ایک دن (ساتواں اتوار پہلے پھلوں کی عید کے بعد)	تیسرا مہینہ ۹ سون ۵۷۸۳ (اتوار، جون ۱۶، ۲۰۲۳)	احبار 23:15-22 اعمال 1:1, 1:13, 2:1-22 استثنا 16:9-16	✓ پینتیکُست (پاک روح کے وسیلہ کلیسیا کی پیدائش)
نرسنگے (روش ہوشعنا) یہودی عوامی سال کا پہلا دِن	ایک دِن (ساتویں مہینہ کا پہلا دِن)	ساتواں مہینہ ۱تیشری ۵۷۸۵ (بدھ بوقت مغرب: اکتوبر ۲، ۲۰۲۳)	احبار 23:23-25 گنتی 29:1 یشوع 6:2-5 ۱تھسلینکیوں 4:16-17 ۱کرنتھیوں 15:51-54	کلیسیا کا وجدانی تبدل آمد کے دو قدموں میں سے پہلا قدم ابھی تک پوری نہیں ہوئی
یوم کفارہ	ایک دن (ساتویں مہینہ کا دسواں دِن)	ساتواں مہینہ ۱۰ تیشری ۵۷۸۵ اکتوبر ۱۱،۲۰۲۳	احبار 16:1-34; 23:26-30 زکریاہ 12:10; 13:1,6 رومیوں 11:26	یسوع مسیح کی آمدِثانی اسرائیل کی مخلصی کے لئے (دو قدموں میں سے دوسرا قدم) ابھی تک پوری نہیں ہوئی
خیمہ (جائے پناہ) (سکوت)	سات دن (ساتویں مہینہ کا ۱۵ویں سے ۲۱واں دن)	ساتواں مہینہ ۱۵۔۲۱تیشری ۵۷۸۵ بدھ کوبوقت مغرب شروع ہوتا ہے اکتوبر ۱۶۔۲۳، ۲۰۲۳)	احبار 23:34-43 زکریاہ 8:3; 14:9, 16-19 حزقیال 37:26-27	زمین پر یسوع مسیح کا ہزار سالہ دور ابھی تک پوری نہیں ہوئی

اسرائیل کی سات عیدیں
جدول 8

اپینڈکس سی(ضمیمہ ج)

حوالہ جات اور سفارشات

مسلمانوں کے ساتھ مباحثے کے دوران کیا یاد رکھنا ہے:

۱۔ مسیحی اور مسلمان کے درمیان حقیقی اکادمی بحث تب ہی ممکن ہے جب دونوں حصہ لینے والوں نے مکمل قرآن (القرآن) پڑھا ہو اور اسی طرح مکمل بائبل مقدّس کو پڑھا ہو۔ اگر نہیں، پھر حقیقی اکادمی مباحثہ اُنکے درمیان ممکن نہیں۔ یہ ایسے مباحثوں کو ناممکن بنا دیتا ہے اُن مسلمانوں کے لیے جنہوں نے بائبل مقدّس نہیں پڑھی اور اُن مسیحیوں کے لئے جنہوں نے قرآن(القرآن) نہیں پڑھا۔(حقیقی اکادمی مباحثہ کو کچھ اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے بطور "بامقصد، تعلیمی مباحثہ" جس میں متروکہ اور غیر متروکہ حوالہ جات جو کہ لکھے گئے دستاویز کی صورت میں ہوں جو کہ اپنے بنیادی ذاتی عقیدہ نظام اور ساتھ ساتھ دوسرے شخص کے بنیادی ذاتی عقیدہ کے نظام کو سمجھتا ہو ممکن ہے۔)۔ ظاہر ہے کہ مسیحی اور مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ بغیر اکادمی مباحثہ بات چیت نہیں کرسکتے، لیکن، اس صورت میں، اُنکو ایک دوسرے کے روحانی نظریات کے متعلق بولنا ہو گا اور ذاتی عقائد اور ذاتی تجربات کے متعلق گواہی کے طور پر جو کہ محض ذاتی ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ اُنکی "شخصیت" پر مبنی ہے۔ یقین کے لیے، بغیر دل چھو جانے والی شخصی گواہی جو یسوع مسیح پر زندگی بدل دینے والے ایمان سے ہے۔ حقیقی اکادمی مباحثہ اعلیٰ ظرف کی مشق کے گہرے گڑھے میں جاسکتی ہے۔

۲۔ یہ مغربی ممالک کے مسیحیوں کے لیے یاد رکھنا اہم ہے کہ کئی اسلامی ممالک میں خواندگی کی شرح بہت بلند ہے۔ شرح خواندگی خاص طور پر (۲۵ سے ۷۵ فیصد تک) مندرجہ ذیل ممالک میں بلند ہے: افغانستان، پاکستان، موریتانیہ، مراکو، یمن، سودان، دجیبوتی، الجیریا، مصر، عراق اور تیونس میں۔

۳۔ قرآن (القرآن) کا معبود سادہ طور وہی بائبل مقدّس کا خُدا نہیں ہے۔ قرآن (القرآن) مخالفِ مسیح کی روح کی تحریک سے لکھا گیا ہے جھوٹے نبی محمد کے ذریعے اور ایک شخص کے ذریعے لکھا گیا ہے اور محض ایک اکیلے شخص کے ذریعے۔ جبکہ بائبل مقدّس خُدا کے پاک روح کی تحریک سے لکھی گئی اور کئی لوگوں نے لکھی؛ اور اُس کے پیغام کا تسلسل اور تسلیمات انفرادی تصانیف اِسکے لکھاری اور اختیار کی تصدیق کرتے ہیں۔ تسلسل اور تسلیمات یہاں پر فراہم کئے گئے ہیں: (الف) بائبل مقدّس کے شجرہ کے ذریعے آدم سے یسوع مسیح تک؛ (ب) بائبل مقدّس کی

نبوتیں جو کہ یہودیوں کے مسیحا کی آمد سے متعلق ہیں(یسوع مسیح کی پہلی آمد، پیدائش)؛(ج)اُس تعلیم کے ذریعے جو ظاہر کریں کہ خُدا کو ایک بے داغ خون کی قربانی درکار ہے کہ گناہوں کی بخشش ہو، اور (د) صرف واحد اس ضرورت کا ممکن حل کا کامل ہونا یسوع مسیح کی مصلوبیت میں ہی پنہاں ہے۔

۴۔ اگرچہ عربی لفظ اللہ کوئی بدی کا لفظ نہیں ہے(اِسکا مطلب عربی میں "معبود" ہے)، ہاں اللہ بدی کو پیش کرتا ہے کیونکہ وہ پیش کرتا ہے:(ا) مخالفِ مسیح کی روح، (ب) شیطان، اور (ج) جھوٹا معبود(یعنی، غیر قوم کا معبود)۔ اللہ قرآن(القرآن) کے معبود کو پیش کرتا ہے اور نا کہ واحد حقیقی خُدائے خالق کو جو بائبل مقدّس کا خُدا ہے۔ اس لئے، یہودیوں اور مسیحیوں کو اس لفظ کو استعمال کرنے کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے کیونکہ اللہ بائبل مقدّس کے خُدا کو پیش نہیں کرتا۔ یہ سُننے والے اور پڑھنے والے کو غلط تاثر دیتا ہے کہ قرآن(القرآن) کا معبود بائبل مقدّس کا خُدا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح پرانے عہد نامہ میں لفظ بعل اکثر استعمال ہوا ہے بطور ایک خاص غیر معبود(بُت) کیا گیا ہے۔ اگرچہ عبرانی لفظ بعل غلط لفظ نہیں ہے(عبرانی میں اِسکا مطلب "مالک" ہے)، ہاں بعل نمائندگی کرتا ہے (الف) بدی کی، (ب) شیطان کی، اور (ج) جھوٹے معبود کی(یعنی، غیر قوم کے معبود کی) اور، اسلئے بائبل مقدّس کے خُدا کے نام کی مد میں استعمال نہیں ہوتا۔ یہ اللہ کے لئے درست ہے۔ اللہ شیطان کا نقلی نام ہے۔

۵۔ اسلامی ممالک میں رہنے والے مسیحیوں کو چاہیے (الف) اپنی علاقائی زبانوں میں "آسمانی باپ" کا استعمال کریں یا(ب) سادہ طریقہ سے کہیں "بائبل مقدّس کا خُدا" تاکہ یقین ہو جائے کہ پڑھنے اور سننے والا جانتا ہے کہ وہ قرآن(القرآن) کے معبود کے متعلق بات نہیں کر رہے۔ مسیحیوں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے کہ "خُدا کا اکلوتا بیٹا"، "نجات دہندہ" اور "خُداوند یسوع" کا استعمال کریں (دیکھیں جدول ۳) خاص کر جب وہ غیر اقوام کے ساتھ یسوع مسیح کی بات کرتے ہیں۔

۶۔ کئی، بیشتر نہیں، مسلمان اُس نظریہ کو جو جانوروں کی قربانی اندر ملتا ہے اُس کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے، یہ ممکن ہے کہ اس کو زیرِ عمل لایا جائے تاکہ اُن کو یسوع مسیح کے کردار بطور خُدا کا برّہ سمجھنے میں مدد ملے۔ (یعنی، واحد قابلِ قبول قربانی اُسکی بے داغ زندگی بطور خُدا کے اکلوتے بیٹے، جو، گرچہ گناہ سے آزمایا گیا، مگر گناہ نہیں کیا)۔

۷۔ مسلمان ایمان رکھتے ہیں:(الف) کہ خُدا کا کوئی اکلوتا بیٹا نہیں ہے (ب) کہ خُدا کو اکلوتے بیٹے کی ضرورت نہیں ہے، اور (ج) یہ کہنا شرک (کفر) ہے کہ خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ مسلمان یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہم سب خُدا کے بچے ہیں

اور، اس لئے، سب ہی "بیٹے یا فرزند" ہیں۔ مسیحی مسلمانوں کو سمجھا سکتے ہیں کہ اُس ضرورت کے متعلق جو خُدائے خالق کو مولودِ واحد کی بطور بے داغ برہّ ضرورت تھی تا کہ وہ دُنیا کے گناہوں کو اُٹھالے (یعنی، ہمارے اپنے انفرادی گناہ، اجتماعی طور پر)۔

۸۔ تمام حقیقی مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا ایک ہے۔ یہ القاب، "خُدا باپ"، "خُدا بیٹا"، اور "خُدا پاک روح" بسا اوقات مسلمانوں کو اُلجھن کا شکار کر دیتے ہے وہ اس انجام کو پہنچتے ہیں کہ مسیحی تین خُداؤں کو مانتے ہیں، جو کہ در حقیقت غلط ہے۔ تمام حقیقی مسیحی ایک خُدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں، جو کہ بائبل مقدّس کا خُدا ہے۔ حیران کُن طور پر، بعض حقیقی مسیحی بھی سوچتے ہیں کہ دوسرے حقیقی مسیحی تین خُداؤں پر ایمان رکھتے ہیں۔ بہر حال، جہالت، ظلمت، اُنکے غلط نتائج کی ذمہ دار ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں کہ وہ اُسی معبود کو مانتے ہیں جس کو مسیحی مانتے ہیں، وہ اپنے آبا ابرہام کو پُکارتے ہیں تا کہ اِس دعویٰ کو درست ثابت کرنے میں مدد ملے۔ بہر حال، اسلام کا معبود خُدا قادرِ مطلق سے مختلف معبود ہے۔ اللہ یہوواہ نہیں ہے۔ قرآن (القرآن) کا معبود شیطان ہے، جو کہ بائبل مقدّس کے خُدا کا دائمی مخالف ہے۔

۹۔ مسلمانوں کو سکھایا جاتا ہے کہ بائبل مقدّس تبدیل ہو چکی ہے، لیکن یہ حقیقت نہیں ہے۔ پُرانے عہد نامہ کی بے شمار نقول موجود ہیں جو قمران (یعنی، صحائفِ وادیٔ قمران) ہزاروں سال قبل پایا گیا ہے کہ پُرانے عہد نامہ کی درُستگی ثابت ہو سکے جو کہ آج بھی ہمارے پاس موجود ہے، اور بہت سے نئے عہد نامہ کے قدیم صحائف بھی پائے گئے ہیں جو کہ مستند مقام کو ثابت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا متنازعہ نقطہ جو "برنباس کی انجیل" کے نام سے مستند صحیفہ جانا جاتا ہے جبکہ یہ مستند نہیں ہے۔ ایسے دعویٰ کی کوئی تاریخی یا حقیقی بنیاد نہیں ہے۔ اگرچہ جھوٹی تصنیف "برنباس کا خط" موجود ہے، لیکن یہ "برنباس کی انجیل" نہیں ہے۔

۱۰۔ مسیحی مسلمانوں کو سمجھا سکتے ہیں خُدا کے فضل اور رحم پر زور دیتے ہوئے اور اُن گنہگاروں جو اپنے گناہوں کا اقرار کر چکے ہیں اور یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں (یعنی، اُسکی مصلوبیت پر جو خُدا کے حضور واحد قابلِ قبول قربانی جو گناہوں کی معافی کے لئے لازم ہے)۔ یہاں "پر" استعمال ہوا ہے "میں" کے تقابل میں، کیونکہ، مثال کے طور پر، اگرچہ محمد دراصل زندہ رہا اور، اس لیے، میں اُس "میں" ایمان رکھتا ہوں (یعنی، اُسکی وجودیت پر)، میں اپنی ابدی نجات اُس پر ایمان رکھ کر داؤ پر نہیں لگا سکتا اور میں اُس پر ایمان نہیں رکھتا کہ روزانہ وہ میری رہنمائی یا ہدایت

کرے۔۔ مسیحی یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اُنکی ہدایت خُدا کے پاک روح کے وسیلہ کرے۔(الف) جنہوں نے اپنا آپ خُدا کو دے دیا ہے تا کہ وہ ابدی نجات کا یقین پائیں اور مستقبل میں اُنکے جسم بحال ہو جائیں، اور (ب) وہ جو فی الوقت اپنے انفرادی بدن کو بطور "روح کی ہیکل" یا رہنے کی جگہ استعمال کر رہے ہیں۔

۱۱۔ کیونکہ مسلمانوں میں پاک روح مسکن پذیر نہیں ہوتا (باوجود کہ وہ کتنے ہی نرم مزاج، مہربان یا شائستہ کیوں نہ ہوں)، وہ محض مسیح اور مسیحیت کو سمجھ سکتے ہیں اگر خُدا انہیں توبہ کا فہم بذریعہ یسوع مسیح کے خون بہانے سے اُنکے گناہوں کی بخشش یعنی علمِ نجات کے وسیلہ سے عطا فرمائے۔ مسیحیوں کو دُعا کرنی چاہیے کہ علمِ نجات کے وسیلہ سے مسلمانوں کو خُدا توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے ساتھ ہی دُعا کرنی چاہیے کہ بائبل مقدّس کا خُدا اُنکی رہنمائی کرے (مسیحیوں کی) کہ وہ کیا کہیں، اور کس طرح بیان کریں، اور کب کہیں۔ مسیحیوں کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے کہ چند مسلمان محض اِس لئے مسلمان ہیں کیونکہ اُنکو بچپن ہی سے یہ نظامِ ایمان سکھایا گیا ہے اور انہوں نے تکنیکی اور مکمل طور پر شیطان کو ابھی تک اپنی زندگیاں نہیں دے دیں، اپنی آزاد مرضی کی پسند سے۔ میں نے لکھا "ابھی تک" کیونکہ وہ شیطان کی طرف مائل ہو کر اپنی زندگیوں کا بیڑا غرق کر لیں گے اگر وہ سننے کو ترک کریں گے۔ اور سمجھنے کو ترک کریں گے۔ اُس نجات کی خوشخبری کو ترک کریں گے جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہے اور صرف اُسی کے وسیلہ سے ہے۔

۱۲۔ مسیحیوں کو یہ بیان استعمال نہیں کرنا چاہیے کہ قرآن (القرآن) میں لکھا ہے جو بظاہر یسوع مسیح، مسیحیوں، مسیحیت، موسیٰ، یہودیوں، یہودیت، یا پُرانے عہدنامہ (یعنی، عبرانی تناخ) کے انبیا کو ثابت کرنے میں معاون لگتا ہے کہ مسلمانوں کو بیدار کرنے میں مدد و معاون ثابت ہو (یعنی، مسلمانوں کو سمجھانے کے لئے کہ نجات کی خوشخبری یسوع مسیح اور صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہے) ایسے بیانات کے بجائے جو اصل وجودیت کو ظاہر کرتے ہیں اُن لوگوں کی جن کا ذِکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح، مسیحیوں کو قرآن (القرآن) سے بیانات کو استعمال نہیں کرنا چاہیے جو کہ بظاہر بائبل مقدّس کی حقیقت سے ہم آہنگ ہیں۔ مجموعی طور پر، ایسی کاوشیں اِس دعویٰ کو درست ثابت کرنے میں مدد دیتی ہیں کہ قرآن (القرآن) پاک کلام ہے جبکہ یہ نہیں ہے۔ ایسے بیانات مسلمانوں کے نظریہ کو جائز قرار دیتے ہیں کہ قرآن (القرآن) واحد حقیقی خُدا کے ذریعہ لکھی گئی تھی۔ جس کو یہودیوں میں یہوواہ، (واحد الوجود، کائنات

کے مالک کے نام سے جانا جاتا ہے) اور مسیحیوں میں یشوع ہاما شیخ (یسوع مسیح، یا جیزس کرائسٹ)، جو کہ خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور ساتھ ہی ساتھ خُدائے مجسم ہے۔

۱۳۔ خُدا کا غضب (یعنی، اُسکا واجب غصہ) شیطان کے مظالم کی طرح نہیں ہے، شیطان کسی کی بھی جان، جذبات اور اچھی روحانیت کے خطرات کے خوف سے انسان کو دہشت زدہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر (الف) شیطان اس خوف سے دہشت زدہ کرتا ہے خُدا کے خلاف گناہوں کا مسیحیوں پر الزام لگا کر اور دوبارہ الزام لگا کر کہ یہ گناہ بخشے نہیں گئے حتیٰ کہ اگر انہوں نے اقرار بھی کر لیا ہے؛ اور کہ اُنکے گناہوں کی وجہ سے گنہگار ابدی طور پر خُدائے خالق سے جُدا کر دئے گئے ہیں۔ (ب) پوری دُنیا کے معاشی نظام پر مسّلط ہو کر شیطان لوگوں میں خوف پیدا کرتا ہے کہ اُنکو اپنی بنیادی ضروریات کے بغیر ہی رہنا پڑے گا یا جو ابھی وہ اعزاز سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں وہ باقی نہ رہے گا۔ (ج) شیطان مسیحیوں کو جسمانی بیماریوں سے خوفزدہ کرتا ہے اور جسمانی موت یا قتل کر دیئے جانے سے دہشت زدہ کرتا ہے۔ (یہ اسلئے نہیں کہ خُدا نے کسی قسم کی جسمانی معذوری کو اجازت دی ہے، یا حتیٰ کہ خُدا سے ملی ہے کہ خُدا نے چند مسیحیوں کو اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے ایمان کے وسیلہ سے شہید ہوں)۔ (د) شیطان لوگوں کو اُن کے امن اور خوشی کے چھین لئے جانے سے انتشار پیدا کر کے بھی دہشت زدہ کرتا ہے۔ شیطان تباہی، مصیبت اور دہشت گردی کے ذریعہ جنگ کا دیوتا ہے۔

۱۴۔ مسیحیوں کو مسلمانوں کو فلاحی انسانیت پسندی کا ثبوت دینے کی کوشش کرنی چاہیے کہ، بیک وقت، اُنکو یسوع مسیح کی نجات کی خوشخبری کے پیغام کو بھی متعارف کروانا چاہیے جو کہ یسوع مسیح اور صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہے۔ خوشخبری کے تعارف کے بغیر سب "اچھائی" کے کام "ایمان کے بغیر" ہیں کرنے والے کو عزت، جلال، تعریف تو دلوا سکتے ہیں لیکن بائبل مقدّس کے خُدا کو نہیں۔ بہر حال، اگرچہ مسیحیوں کو کوشش کرنا چاہیے کہ وہ یسوع مسیح کی انجیل کا بیج مسلمانوں میں بوئیں، مسیحیوں کو ضروری نہیں کہ اپنے موتی سوروں کے آگے ڈالیں اور مسیحیوں کو مسلمانوں کو ترک کر دینا چاہیے جب مسلمان کھلے عام یسوع مسیح کے انجیلی پیغام کو قبول نہ کریں کہ وہ بائبل مقدّس کے خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ (یسوع نے کہا ہے کہ اپنے جوتوں کی گرد جھاڑ لینا جب لوگ انجیل کا پیغام جو کہ نجات ہے اس کو قبول نہ کریں۔)

۱۵۔ حتیٰ الوسع اپنی قابلیت پر، مسیحیوں کو مسلمانوں کے اشتعال انگیزی یا انتقامی کاروائیوں کو بھڑکانہ نہیں چاہیے تاکہ (الف) وہ اس نقطہ کو ثابت کریں کہ اسلام کا خُدا دہشت گردی اور جنگ کا خُدا ہے یا (ب) یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ اچھے مسیحی ہیں کیونکہ وہ اپنی شہادت کے متلاشی ہیں۔ اگرچہ سچے مسیحیوں کی شہادتیں موجود ہیں، لیکن ہمیں خود سے اپنی شہادت کو تلاش نہیں کرنا ، بہر حال ہمیں اپنے آپ کو خُدا کو عزت اور جلال دینے کے لیے اپنی قربانی پیش کرنی چاہیے یا پھر دوسروں کی حفاظت کے لیے اپنی قربانی استعمال کرنی چاہیے۔

۱۶۔ مسیحیوں کو شہادت کا متلاشی نہیں ہونا کیونکہ شہادت کا منصب خُدا کی جانب سے منصوب ہے نا کہ فانیوں سے۔ مسلمانوں کے ذریعے مسیحیوں کا وحشیانہ طور پر سر قلم کیا جانا واقع ہوا ہے اور ہوتا رہے گا، اور مسیحیوں کو اس مُقدر کو قبول کرنا چاہیے اگر وہ اپنے آپ کو بغیر کسی سہارے کے اِس حالت میں پائیں۔ لیکن مسیحیوں کو خود سے بامقصد انداز میں اپنے آپ کو دق نہیں دینی چاہیے تاکہ فردوس میں اُسکا عظیم اجر پائیں۔ ایسی کاوشیں اُنکی خود سے بنائی گئی ہونگی نہ کہ خُدا کی طرف سے۔ یقین کے لئے، بہر حال، لیکن یہ بیان کرنا خود خدمتی نہیں ہوگا کہ کوئی نِڈر کا قتل ہوگیا اُس مرد یا عورت کے یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے وسیلہ سے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے اور اُسکا شخصی نجات دہندہ ہے۔

۱۷۔ مسیحیوں کو قبول کرلینا چاہیے کہ مسلمانوں میں خدمت کرنا ایک آہستہ آہستہ بتدریج عمل ہے اور کہ وہ سارے عمل میں بہت سی غلطیاں کرتے ہیں، خاص کر جب وہ اپنی جاہلیت، غرور اور خودسری پر بھروسہ کرتے ہیں۔ انہیں اپنی ہی غلطیوں سے سیکھنے کی ضرورت ہے، خُدا کے حضور معافی اور راستے کی سمت مانگنا، تاکہ آگے بڑھنے کے واسطے اور زیادہ موثر گواہی بنیں۔ سب لوگوں کے لیے موثر گواہی دینا یسوع مسیح کے پیار کے ساتھ شروع ہوتا ہے، مسلمانوں سمیت۔

۱۸۔ دُعا کریں کہ خُدا مسلمانوں کو توبہ کی توفیق عطا کرے فقط یسوع مسیح اور یسوع مسیح کی نجات کے علم کو فراہم کرکے۔ خاص کر اُن مسلمانوں کے لئے دُعا کریں جن میں اُنکا ایمانی نظام بچپن ہی سے اُن پر مسّلط کیا گیا ہے اور انہیں اپنی آزاد مرضی سے فیصلہ کرنے کا موقع نہیں ملا کہ وہ اپنا شخصی ایمان کہاں پر رکھیں۔ دُعا کریں کہ خُدا مسلمانوں اور مسیحیوں دونوں پر اسلامی عقیدہ کا ذریعہ کو ظاہر کرے۔ دُعا کریں کہ خُدا مسیحی ایمان کے ذریعہ (یعنی، مصلوب، زندہ، آسمان پر اُٹھایا گیا اور واپس آتا ہوا مسیح یسوع) مسلمانوں پر اور ساتھ ہی ساتھ برائے نام، یا آزاد فہم، مسیحیوں پر بھی

ظاہر کرے۔

۱۹۔ مسلمانوں کے سامنے یوحنا کی انجیل اور رسولوں کے اعمال کی کتاب بآوازِ بُلند پڑھیں۔

۲۰۔ زور دیں کہ بائبل مقدّس کا خُدا جو کہ محبت کا خُدا ہے اور جنگ سے دہشت گردی پھیلانے والا معبود نہیں ہے۔ اِس فرق کو خُدا کی راستبازی کی عدالت (یاالٰہی انصاف) بذریعہ اُسکے غضب بیان کریں کے جو شیطان کے ظلم جو وہ بذریعہ خوف اور دھمکی کرتا ہے مخالفت کریں۔ تسلیم کریں کہ، تاریخی طور پر، دونوں مسیحی اور مسلمان دہشت گردی، انتقام اور ایک دوسرے کے ساتھ زبردستی تبدیلی مذہب کے مجرم ہو چکے ہیں۔

(حقیقی تبدیلی مذہب کسی کی آزاد مرضی کا عمل ہے اور کبھی بھی زبردستی نہیں کیا جاسکتا)۔

۲۱۔ غور کریں کسطرح بآسانی ایک شخص کیسے منحرف ہو سکتا ہے کہ خُدا کون اور کیا ہے۔ کہ تمام قرآن (القرآن) ایک شخص کے ذریعہ لکھا گیا خو بخود اِسکو مشکوکیت کی سطح پر لے جاتا ہے بطور بائبل مقدّس کی مخالفت میں، جو کہ کئی لوگوں کے توسط سے لکھی گئی اور، شروع سے آخر تک، ابھی بھی اُن میں اہم اتحاد، تسلسل، اور کاملیت پائی جاتی ہے۔

۲۲۔ غور کریں کہ بائبل مقدّس وہ کام نہیں ہے جو انسانوں کے ذریعہ بگاڑا جاسکے جسکا مرقوم ہونا ہزاروں سال سے زیادہ عرصہ پر محیط ہے۔ قدیم عبرانی "وکیلوں" کے کردار (توریت کے مفتی) اور "کاتب" (تناخ کے لکھاری) کی مدد اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ پُرانا عہد نامہ بڑی درد مندی کے ساتھ بالکل درست طریقہ اور ٹھیک ٹھیک نقل کیا گیا ہے۔ غور کریں کہ بیشتر طومار ہزاروں سال بچے رہے تاکہ پُرانے عہد نامہ کی ہر انفرادی کتاب کی حقیقت کو ثابت کرنے میں مدد دیں اور ساتھ ہی ساتھ نئے عہد نامہ کی اناجیل اور خطوط بھی۔

۲۳۔ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بائبل مقدّس پڑھیں، پہلے پیدائش اور خروج اور پھر چاروں اناجیل (اناجیلِ چہار، یوحنا، متی، مرقس اور لوقا۔ اس ترتیب میں)۔

۲۴۔ خُدا کے تقاضے کی بات کریں جو کہ ایک بے داغ خون کی قربانی جو گناہوں کی معافی کے لیے اور کس انداز میں اُس نے یہ کامل خونی قربانی کو اپنے اکلوتے بیٹے کے وسیلہ سے، یشوع ہاماشیخ (یسوع مسیح، یا جیزس کرائسٹ) پیش کیا۔

۲۵۔ خُدا کی مہربانی پر بات کریں جسکا مظاہرہ اُس نے اپنے فضل (اُسکی طرف سے پانے کے ہم اہل نہیں) اور رحم (ہم اُس کے مستحق نہیں)۔ خُدا کے رحم کا مظاہرہ ہوا اُس موقع سے کہ ہم کو ہمارے گناہوں سے معافی ملی اور خُدا کا رحم ظاہر ہوا کہ ہم ابدی طور پر خُدا سے جُدا نہیں ہوئے، جسکے دراصل ہم سب مستحق ہیں۔

۲۶۔ بات کریں کہ کسطرح، جب ہم یسوع مسیح کی صلیب تک آتے ہیں، گناہ کے جُرم کا بوجھ، خُدا کی سزا (لعنت)، اور شرم ہم پر سے واضح طور پر ختم ہو جاتے ہیں اور پھر، اور صرف تب ہی، ہم اُس آزادی کو جیسا خُدا نے ہمیں جس کیلئے بنایا تھا حاصل کرتے ہیں۔

اپینڈکس ڈی (ضمیمہ د)

تدریسی ہدایات

یسوع مسیح کے قیمتی نام میں سلام جو کہ ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ ہے!

اسلام بائبل مقدّس کے طالبعلموں کی اُن صلاحیتوں سے کہ وہ اخیر زمانہ کے موقع کی ترجمانی کریں بہت نمایاں مطابقت رکھتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اُنکے لئے کہ وہ اپنے مسیحی ایمان پر مستحکم کھڑے رہیں جیسا کہ انکو ایذ رسانی اور ممکنہ موت کا بھی خدشہ اور سامنا ہے۔

یہ کورس بعنوان ''اسلام کی مخالفِ مسیح کی فطرت اور قرآن (القرآن)'' کا مقصد بحث و مباحثہ پر مبنی ہونا ہے۔ اگر آپ خط و کتاب کے ذریعے بات چیت کر رہے ہیں، پھر آپ اس بات کا یقین کر لیں کہ آپ بذریعہ ای میل، فون یا پوسٹ باقاعدگی اپنے سہولت کار یا اُستاد سے بات چیت کرتے ہیں۔ ہر چھوٹا گروپ مباحثے کی رہنمائی کر سکتا ہے اُن عنوانوں پر جو اِس کتاب میں دیئے گئے ہیں اور بیک وقت وہ خواتین و حضرات جو اُس کورس کو حاصل کر رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل مجوزہ عنوان ہیں جو کہ آپ کو ہفتہ وار بحث و مباحثہ کے لئے دیئے گئے جو اس کتاب کے حصّوں کے مطابق ہیں۔ اگر آپ نے خط و کتابت کے ذریعے اس کورس کو لے رہے ہیں، تو پھر آپ ایک مضمون اِن تمام اسائنمنٹس کے بارے میں لکھیں۔ (بارہویں اسائنمنٹ اُسکی اپنی ہدایت اُسی میں درج ہیں)۔

پیش لفظ

ا۔پوری مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کریں اور ہر باب کو نشان لگائیں ''متواتر بہ تاریخی انداز ''یا''نظریاتی تعلق'' سے پچھلے باب سے جُڑے ہوں۔ وجوہات بیان کریں ''متواتر بہ تاریخی انداز'' یا ''نظریاتی تعلق''جو اُسکا پچھلے باب سے ہے۔

۲۔موجودہ باب کی انفرادی تقسیم، مکاشفہ کی کتاب کو منقسم بنیاد پر منظم کریں اسکے کئی پہروں کے واضح امتیازات پر کریں۔

باب اوّل: تعارف

۳۔موقعوں کی تاریخ کیاہے، خاص کر گزری چند دہائیوں میں، جس سے ظاہر ہوا ہے کہ اسلام دُنیاکا نفرت اور عدم برداشت کا مذہب ہے نا کہ امن اور محبت کا مذہب؟

باب دوم: اضحاق اور اسماعیل

۴۔(الف)اپنی بائبل کی فرہنگ استعمال کرتے ہوئے، اضحاق اور اسماعیل کے فرزندوں کو مباحثہ میں لائیں۔(ب)ایک فہرست کو ترتیب دیں اُن تمام آیات کی جو اضحاق اور اسماعیل کا حوالہ دیتی ہیں۔(ج) عید الضحیٰ کے معنی دریافت کریں اور بحث کریں کہ یہ کس طرح اس کا تعلق بائبل مقدّس کی سچائی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کا ہے۔

باب سوم: یسوع اور محمد

۵۔کلامِ مقدس کو استعمال کرتے ہوئے (بائبل مقدّس ہی خُدا کا حقیقی کلام ہے)، بحث کریں کہ کیوں نام نہاد''خاتم النبین'' (یعنی، محمد) (الف)اس کی بائبل مقدّس کی پیشن گوئی کے پوراہونے کی ضرورت نہیں ہے، اور (ب) ضرورت اِس امر کی ہے کہ مسیحیوں کی طرف سے اس کو ردّ کیا جائے۔

باب چہارم: یہ سب کیسے اکٹھا ہوتا ہے

۶۔(الف)''عام مخالفِ مسیح'' اور''خاص مخالفِ مسیح'' میں کیا فرق ہے؟(ب)اخیر زمانہ کے مخالفِ مسیح کی کیاعام خصوصیات ہیں؟(ج) بیرونی ذرائع استعمال کرتے ہوئے(یعنی لائبریری ریسرچ، عبرانی انٹرنیٹ ویب سائیٹس،

علاقائی اُستاد، وغیرہ کی رائے) ریسرچ کریں کہ عبرانی زبان میں کیسے لکھے جاتے ہیں اور انکو چھ عدد مثالوں سے واضح کریں۔۔(کئی ویب سائیٹس اور شائع شدہ کتابیں اس مضمون پر موجود ہیں)(د)بحث کریں کہ آخری مخالفِ مسیح کی خصوصیات ایڈولف ہٹلر سے ملتی جلتی اور جُداگانہ ہوں گی۔(ر)بیان کریں کہ، صفر، رمز نگاری، کوڈ میں لکھنا، رمز نویسی، جگہ کی تبدیلی والا صفر، اُلٹ ترتیب میں صفر، عددی متبادل صفر، اور ریاضیاتی صفر کیا ہوتے ہیں۔

باب پنجم: نبوت زیرِ نظریہ اسلام

۷۔(الف)موجودہ حقیقی مسیحیوں کے لئے پُرانے اور نئے عہدنامہ کی نبوتوں کی اہمیت کے بارے میں بحث کریں (ب)۔ بائبل مقدس کی اُن خاص نبوتوں کی اہمیت کے بارے میں بحث کریں جو مکاشفاتی (الہامی) ہیں۔(ج) موازنہ کریں اور تقابلی جائزہ لیں اُن حیوانوں کا جو مکاشفہ باب ۱۷ اور باب ۱۳ میں ہیں۔

باب ششم: شدید افسوس

۸۔اُن شدید افسوس پر بحث کریں جنکا تعلق پانچویں، چھٹے اور ساتویں نرسنگوں سے ہے۔

باب ہفتم: مخالفِ مسیح کے حوالہ سے وضاحتیں

۹۔(الف)بائبل مقدس کے مطابق بولتے ہوئے، ہم کیسے جانیں گے کہ اخیر زمانہ کا مخالفِ مسیح ظاہر ہو چکا ہے؟(ب)کیا یہ ممکن ہے کہ مخالفِ مسیح پہلے ہی سے طاقت میں آچکا ہے؟(ج)مخالفِ مسیح کا کردار کیوں لازمی ہے سمجھنے کے لیے کہ بڑی مصیبت کیا ہے؟

(اپنے بیان کی مضبوطی کے لئے بائبل مقدّس کی خاص آیات کا استعمال کریں)۔

باب ہشتم: وقت کی بھرپوری

۱۰۔ بحث کریں (الف) آزاد مرضی اور تقدیر (ب) خُدا کی خالص مرضی اور اُسکا کامل وقت، اور (ج) اپینڈکس بی میں دیئے گئے نظریہ کو استعمال کرتے ہوئے اسرائیل کی سات عیدوں کا مسیحی کلیسیا کے مابین تعلق بیان کریں۔

باب نہم: انسانی تنازعہ

۱۱۔ افادیت پر بحث کریں "دوسرا گال پھیر دینا" تاکہ اپنے آپ کی اور اپنے پیاروں کو فانی جنگوں کی صورت میں بدی سے بچایا جاسکے۔

اسائنمنٹ ۱۲

۱۲۔ اِسکی بنیاد پر کہ کتنے طالب علم اس کورس کو لے رہے ہیں، سہولت کار یا اُستاد کو چاہیے کہ قرآن (القرآن) کے صفحوں کو تقسیم کرے تاکہ ہر طالب علم کے حصہ میں برابر صفحے آئیں۔ اور پھر ہر طالب علم کو ضرور ہے کہ مجوزہ صفحات کا بغور مطالعہ کرے تاکہ قرآن میں سے کم از کم (۳۰) آیات ڈھونڈیں جو بائبل مقدس کے منافی (برعکس) ہیں۔ بعد ازاں طالب علموں کی جماعت کئی ہفتے لیتی ہے جو کہ اِس کتاب پر بحث کرنے کے لیے ضروری ہیں، پھر ہر طالب علم سے رپورٹ ملے (الف) اُنکے انفرادی مجوزہ قرآن کے حصے (حصص) کی، (ب) وہ منافی باتیں جو انہوں نے بائبل مقدس کے برعکس پائیں، اور (ج) وہ کیوں منافی یا برعکس ہیں۔ اگر طالب علم یہ کورس خط و کتابت کے ذریعے لے رہے ہیں، ہر طالب علم کا فرض ہو گا کہ وہ قرآن میں سے کہیں سے بھی تیس (۳۰) آیات نکالے جو کہ بائبل مقدّس کے برعکس یا منافی ہیں۔ تمام طالب علم کو اپنی تلاش کی گئی چیزیں نویں جدول کی شکل میں پیش کرنا چاہیئں:

Surah and Verse in the Qur'an قرآن کی سورۃ اور آیۃ	Refutational Bible Citations بائبل کے تردیدی حوالہ جات	Contradiction(s) تضادات
Surah 6.032 سورۃ۶_۰۳۲	John 16:33 یوحنا۱۶:۳۳	The Qur'an teaches that "the present life is nothing but a sport and a diversion" for the followers of Allah, but the Bible teaches that "in the world (the followers of Jesus) shall have tribulation." قرآن سکھاتا ہے کہ ''موجودہ زندگی کچھ نہیں مگر کھیل اور منتقلی ہے اللہ کے ماننے والوں کے لیے لیکن بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ اِس دنیا میں (یسوع کے پیروکاروں کو) اذیت سہنا ہوگی

Answer Format for Assignment Twelve
بارھویں مشق کا جوابی خاکہ
Table Nine جدول 9

آخر میں، اگر اُستاد کے پاس وقت ہو، اُن کو چاہیئے کہ ایسے مباحثوں کا انعقاد کرے جس میں بحث کی جائے کہ کیسے مسیحیوں کو مسلمانوں میں بیداری لاسکتے ہیں(اپینڈکس سی اور دیگر ذرائع استعمال کرتے ہوئے)۔اُستاد کو چاہیے کہ وہ طالب علموں سے وہ فہرست طلب کرے جو دُنیا بھر کے موجودہ موقعوں کا تعلق بیان کرے کہ شیطان اسلام کو کیسے استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ پوری دُنیا پر قابض ہو سکے۔

یہ غیر رسمی، مباحثہ پر مبنی جماعت ہونی چاہیے، کمرہ جماعت میں حصہ لینا اور ہر طالب علم کا تجزیہ ضروری ہونا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ ہر طالب علم کا ریسرچ کا درجہ اور زبانی پیشکش بھی ہونی چاہیے(یا اسائنمنٹ کی مد میں لکھے ہوئے جوابات اگر کورس خط و کتابت کے ذریعے لیا گیا ہے)۔

پس نوشت

وہ لوگ جو فکر کرتے ہیں کہ نیوکلیائی ہتھیار ایک دن شدت پسند مسلمانوں کے ہاتھ آجائیں گے اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اسلام کا شدید ترین بم پہلے ہی سے گرایا جاچکا ہے: وہ اُس دِن گراجب محمد پیدا ہوا تھا۔

وہ جو شائد سوچتے ہیں کہ کتاب محض عول فول ہے، میں اِسکو اس مسحور کُن فتح کے کورس سے ختم کروں گا۔

یسوع مسیح ہمیشہ فتح مند رہتا ہے

اور اُسکے پیروکار ہمیشہ اُسکی فتح کا ہی نعرہ مارتے ہیں!

کیوں نہ خُدا کی کتاب (بائبل مقدّس) پڑھیں تا کہ آپ خود جان جائیں کہ یہ سب کیسے ختم ہو گا؟

کتابیات از مصنف

جیسا میں دیکھتا ہوں: حقیقت میں خُدا کی فطرت

As I See It: The Nature of Reality by God

از قلم ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی) کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ، کاپی رائٹ ۲۰۱۵
ISBN 978-0615590615.

خُدا، ہماری کائناتی ذات: قاعدہ برائے مسیحی مابعد الطبعیات

God, Our Universal Self: A Primer for Future Christian Metaphysics

از قلم ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی) کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ، کاپی رائٹ ۲۰۱۴
ISBN 978-0985772857

علم الاعضا کی الٰہی مابعد الطعبیات

Divine Metaphysics of Human Anatomy

از قلم ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی) کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ، کاپی رائٹ ۲۰۱۸
ISBN 978-0985772819

ہیلو ۳۰۵۰ عیسوی سے!

Hello from 3050 AD!

از قلم ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی) کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ، کاپی رائٹ ۲۰۱۹
ISBN 978-0996222402

قرآن (القرآن) مخالفِ مسیح کی گواہی

The Koran (al-Qur'an): Testimony of Antichrist

از قلم ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی) کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ، کاپی رائٹ ۲۰۲۰
ISBN 978-0985772833

ذہین ارتقا

Intelligent Evolution

از قلم ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی) کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ، کاپی رائٹ ۲۰۲۰

مسیحی تناظر سے نفسیات کی حیاتیات

The Biology of Psychism from a Christian Perspective

از قلم ریورنڈ جوزف ایڈم پیئرسن (پی ایچ ڈی) کرائسٹ ایونجلیکل بائبل انسٹیٹیوٹ، کاپی رائٹ ۲۰۲۰

ISBN 978-0996222464

ڈاکٹر جوزف ایڈم پیئرسن کی کتابوں کے مُفت پی ڈی ایف اور موبائل ایڈیشن کیلئے
مندرجہ ذیل ویب سائٹس کھولیں

http://www.christevangelicalbibleinstitute.com
http://www.dr-joseph-adam-pearson.com

مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر جوزف ایڈم پیئرسن کالج اور یونیورسٹی کے اُستاد ہیں جنکا کلاس روم اور ایڈمنسٹریشن میں چالیس سال سے زائد تجربہ ہے۔ڈاکٹر پیئرسن بیس سال سے زائد عرصہ سے کرائسٹ ایونجیلیکل بائبل انسٹیوٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور بین الاقوامی صدر ہیں۔اس کتاب کی جدید اشاعت (۲۰۲۰)، وہ ابھی بھی سمندر پار متعدد کیمپسز انڈیا پاکستان، فلپین، اور تنزانیہ میں چلا رہے ہیں۔

فی الوقت، ڈاکٹر پیئرسن اپنا بیشتر وقت مسیحی نصاب کے قومی اور بین الاقوامی سطح پر بڑھوتری، ڈیزائننگ، اورمنّظم کرنے میں سرف کرتے ہیں۔اور وہ خُدا کا کلام سُنانے، سکھانے اور بین الاقوامی کروسیڈز کا انعقاد کرنے میں رہنمائی کرتے ہیں ساتھ ہی ساتھ پاسٹر گروپ ٹریننگ جو بین الاقوامی سطح پر ہوتی ہے بھی منعقد کرتے ہیں۔

اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے دوران،ڈاکٹر پیئرسن نے بطور سینئر پاسٹر ہیلنگ واٹر منسٹریز،ٹیمپے،ایریزونا میں بطور ہدایتی ڈین میسا کمیونٹی کالج، میسا ایریزونا میں بھی خدمات سرانجام دیں ہیں۔یہاں پر وہ بانی ہدایتی ڈین تھے اُسکے ماؤنٹین کیمپس کے ساتھ ہی ساتھ اُسکے ملحقہ کیمپس کے ڈائریکٹر کے طور بھی خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر پیئرسن بیچلر آف سائنس بیالوجی کی ڈگری کے حامل ہیں جو انہوں نے لویولا یونیورسٹی (شکاگو)، سے حاصل کی بیالوجی میں ماسٹر آف سائنس کی ڈگری بھی لویولا یونیورسٹی (شکاگو)، سے حاصل کی اور پی ایچ ڈی کریکیولم (نصاب) اور تدریس ہمہ زبانوں، تعلیم، لنگوئسٹک میں اسپیشلائزیشن کی، سیاق وسباق کے تجزیہ نگار بھی ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی سے کی۔ انہوں نے ڈاکٹریٹ کی مزید کورس ورک کو بھی یونیورسٹی آف شکاگو اور یونیورسٹی آف اِلونیئس میڈیکل سینٹر سے حاصل کی۔

ڈاکٹر پیئرسن یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جب ہم نجات پالیتے ہیں اور اُسی وقت ہم مخصوص بھی ہو جاتے ہیں، اپنی انفرادی زندگیوں اور کاموں کے لیے بطور نوکریوں کے لئے ایک ''درخواست'' جو کہ ہم نے زمین پر یسوع مسیح کے ہزار سالہ دور کے لئے دی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر پیئرسن کا عظیم ترین حدف ہے کہ ایک وقف شدہ مسیحی اُستاد میں سے ایک بنا جو اُن وقتوں میں تعلیم دیں گے۔

آپ ڈاکٹر پیئرسن سے رابطہ کرسکتے ہیں مندرجہ ذیل ای میل پر:
drjosephadampearson@gmail.com اور drjpearson@aol.com

زیرِ صفحہ نوٹس(فٹ نوٹس)

Online Koran (al-Qur´an):
http://corpus.quran.com/translation.jsp?chapter=1&verse=1
Online Bible:
https://www.blueletterbible.org/

[1] From *The Koran Interpreted*, by A. J. Arberry, Volume I والیم, Macmillan Publishing Co., Inc., New York, 1955, page 85صفحہ.

[2] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, page 44صفحہ . [brackets mineقوسین]

[3] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, pages 334-335صفحات. [brackets mineقوسین]

[4] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, page 83صفحہ .

[5] Ibid., ایضاًVolume IIوالیم, page 36صفحہ . [brackets mineقوسین]

[6] *Time*,ایضاً April 16, 1979, page 49صفحہ .

[7] From *Islam*, by Alfred Guillame, Penguin Books Inc., Baltimore, 1956, pages 61-62صفحات .

[8] Arberry, A. J. Op cit. Volume Iوالیم, Surah X, page 232صفحہ . Surah 10.063- .064سورۃ)

[9] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, Surah VIسورۃ, page 152صفحہ . (Surah 6.032سورۃ)

[10] Ibid. ایضاًVolume IIوالیم, Surah LXVIIسورۃ, page 290صفحہ . (Surah 67.002سورۃ)

[11] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, Surah XIسورۃ, page 243صفحہ .[brackets mineقوسین] (Surah 11.034سورۃ)

[12] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, Surah XIVسورۃ, page 274صفحہ [brackets mineقوسین]; see alsoVolume IIوالیم: Surah XXXVسورۃ, page 139صفحہ; Surah XXXIXسورۃ, page 168 صفحہ and Surah XLII, page 197صفحہ . (Surahs 14.004; 35.008; 39.023; 42.044 سورتیں)

[13] Ibid., ایضاًVolume IIوالیم, Surah XXIسورۃ, page 19صفحہ . (Surah 21.035)

[14] Ibid., ایضاًVolume IIوالیم, Surah XXIVسورۃ, page 46صفحہ . [brackets mineقوسین] (Surah 24.002سرورۃ)

[15] Ibid., ایضاًVolume IIوالیم, Surah LXXVIIIسورۃ, page 321صفحہ . (Surah 78.031-.034سورۃ)

[16] Ibid., ایضاًVolume IIوالیم, Surah XXXVIسورۃ, page 147صفحہ . (Surah 36.055-.056سورۃ)

[17] Ibid., ایضاًVolume IIوالیم, Surah LXIسورۃ, page 274صفحہ . [brackets mineقوسین]

[18] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, page 125صفحہ .

[19] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, page 140صفحہ .

[20] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, page 125صفحہ .

[21] Ibid., ایضاًVolume Iوالیم, page 210صفحہ .

[22] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 233 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[23] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 315 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[24] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 338 صفحہ .
[25] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 43 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[26] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 56 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[27] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 156 صفحہ .
[28] Ibid., ایضاً|Volume II, page 204 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[29] Ibid. ایضاً
[30] See also حوالہ جات دیکھیں Mark 3:11, 5:7 مرقس, and Luke 4:41, 8:28 لوقا
[31] Arberry, A. J. Op cit. Volume I والیم, page 135 صفحہ.
[32] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 102 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[33] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 229 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[34] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, Surah V, page 142 صفحہ ; Volume II والیم, Surah XXIV سورۃ, page 53 صفحہ.
[35] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 51 صفحہ .
[36] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 53 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[37] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 54 صفحہ.
[38] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 57 صفحہ .
[39] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 75 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[40] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 133 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[41] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 201 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[42] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 205 صفحہ .
[43] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 207 صفحہ .
[44] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 210 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[45] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 211 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[46] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 222 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[47] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 196 صفحہ .
[48] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 220 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[49] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 229 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[50] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 266 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[51] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 288 صفحہ .
[52] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 224 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[53] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 106 صفحہ .
[54] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 134 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[55] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 170 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[56] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 177 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[57] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 246 صفحہ .
[58] Ibid., ایضاً|Volume II والیم, page 279 صفحہ . [brackets mine قوسین]
[59] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 123 صفحہ .
[60] Ibid., ایضاً|Volume I والیم, page 147 صفحہ. [brackets mine قوسین]